کتاب عجیب و غریب مسمّیٰ

۱۳ ۳ ھ

ملفوظ العجیب است

مؤلفہ

جناب مولوی محمد عبد الکریم صاحب ساکن
موضع تار ضلع اندور المتخلص بہ طالب خادم حضرت
شاہ غلام جیلانی صاحب قبلہ قادری مدظلہ

بفرمائش

جناب صاحب علی صاحب برادر دینی مصنف

بہ دار الطبع فنون واقع پتھر گھٹی حیدر آباد دکن طبع شد





بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد ہے خلّاقِ اکبر کے لئے
وہ خدا ہے ذات جسکی بے زوال
وہ نبیؐ ہے جو حبیب اللہ کا
وہ خدا ہے پاک جس کی شان ہے
ہے خدا نور اور نبیؐ نورِ خدا
ہی خلاصہ یہہ ہے تمہید کا
دور جب پردہ دوئی کا ہوگیا
آپ ہے مجنون کہین لیلی کہین
آپ حامد آپ ہے محمود ہے
ہے کہین طالب کہین مطلوب ہے
آپ ہی ناظر ہے اور منظور ہے
ذرّے ذرّے مین وجودِ ذات ہے
آب اور قطرہ صفت اور ذات ہے
شمع کا رشتہ ہے دام دم زنی
بے نشان ہے جب نشان حمد و نعت

نعت ہے حضرت پیمبر کے لیے
بے چگونہ بے نمونہ بے مثال
قاصد و مقصود الا اللہ کا
وہ نبیؐ لولاک جس کی شان ہے
ہے وہ ناظر اور یہ منظورِ حب
کہل گیا عقدہ یہان توحید
ورد ذاکر کو تو ئی کا ہوگیا
آپ ہے وامق کہین عذرا کہین
آپ قاصد آپ ہے مقصود ہے
ہے کہین راغب کہین مرغوب ہے
آپ ہے ذاکر ہے اور مذکور ہے
انفس و آفاق بود ذات
موج اور دریا صفت اور ذات
یہان نہین اصلا مقامِ دم
ختم کرتا ہون بیانِ حمد و

ہون درود دین اور علا بیشمار
سرور عالم پہ تا روز شمار

اور اون کے آل و اصحاب پر
اور حضرت کے تمام احباب پر

رمز وحدت کو عیان کرتا ہون مین
حال کچھ اپنا بیان کرتا ہون مین

سبب تصنیف مثنوی

مثنوی کی جو یہ مجھے تسلیم ہے
خاص فیض حضرت تعلیم ہے

ہی یہہ سب حضرت کی صحبت کا اثر
ورنہ یہہ فیضان اور مین بے خبر

دل جو چاہتا وہی چاہتا ہون مین
دل جو کہتا ہے وہی کہتا ہون مین

دل سے جو باتین سنا کرتا ہون مین
خامہ فرسائی کیا کرتا ہون مین

ایک دن دل نے کہا مجھکو عزیز
کس تصور مین ہے تو اے بے تمیز

پیر و مرشد کی حضوری مین رہا
کیا ہوا حاصل کہ دوری مین رہا

ہے اگر واقف تو ہو واقف بیان
کرنا ختم بندی سقف بیان

کچھ تو حالات اور عادات آپکے
کچھ تو ظاہر کر کمالات آپ کے

اس لیے اب کچھ بیان کرتا ہون مین
امر پنہان کو عیان کرتا ہون مین

سرگذشت اپنی بیان کرتا ہون مین
کیون نہان رکھون عیان کرتا ہون مین

سرگذشت مصنف

شکر ہے اللہ کا اے دوستو
دل لگا کر ماجرا میرا سنو

مین وہابی نام کو مشہور تھا
اور تمیز نیک و بد سے دور تھا

تہا لکھا قسمت مین جس قدر
عمر اک گذری رہا مین بے خبر

پر بہلائی تھے مری منظور رب
ہو گیا مدک کو آنے کا سبب

گلشن آباد اس کا ہے تازہ لقب
اور وہان کے رہنے والی گل ہین سب

قصبہ سرکار ہے گلزار ہے
راحت جان نزہت انظار ہے

ہے وہ گلشن کی بہت دلکش ہوا
خوش فضا ہے خوش نما ہے خوش ہوا

جو وہاں چڑھتا ہے گر جاتا نہیں	جو وہاں آتا ہے پھر جاتا نہیں
عالم رؤیا کی کیفیت سنو	پیش آیا جو سبب ہے مومنو

کیفیت رؤیت

دیکھا میں اک رات یہ رؤیا عجیب	کہ ہوئی غفلت سی بیداری عجیب
تھی رسن اک مشرق و مغرب بندھی	یا فرشتوں کی لگی ہاتھوں سے تھی
تھی ہزاروں مرد واں پکڑے ہوئے	مشرق سے تا غرب تھے لپٹے ہوئے
میں بھی جا پکڑا اوسے مضبوط تر	اک تماشا آگیا مجھ کو نظر
آسمان سے آفتاب اور ماہتاب	آئے اور لپٹے رسن سے بیحجاب
اور گرے آکر زمین پر ناگہان	ہو گئے بیہوش سارے لے گمان
پر تھے مردم وہ رسن تھامے ہوئے	دیکھتا تھا کہ آنکھیں کھل گئی
جو طرف دیکھا نہ دیکھا وہ ظہور	وہ تجلی وہ اوجالا اور وہ نور
ہو گیا بیدار جب میں خواب سے	تھا پریشان جی دل بیتاب سے
وہ تماشا تو نظر آیا نہیں	پھر تماشا دوسرا بھایا نہیں
تھی جو وہ حبل المتین کبریا	دل گواہی مجکو بیعت کی دیا
تھا وہ رحمت کا بشارا اے پسر	تھا وہ بیعت کا اشارہ اے پسر
اب سنو احوال بیعت طالبو	پیر و مرشد کی ہدایت طالبو
پیر کے اوصاف کرتا ہوں بیان	بے تصنع صاف کرتا ہوں بیان
اس بیان سے ہے یہہ میرا مدعا	تا ہو سب کو خواہش راہ خدا
اور مرشد پیر و مرشد کے ملیں	میں جو لکھا ہوں وہ آنکھوں دیکھی ہیں
حالتوں سے آپ کی واقف ہوئیں	مرشد موصوف کا واصف ہوں میں
شاہد احوال و ہدایت باز ہوں	طالب از خدا ہم راز ہوں
مختصر احوال سن لو طالبو	صفت یہہ ہوتی ہیں چن لو طالبو

در سپاس فیض اساس حضرت پیر و مرشد مدظلہٗ

پیر و مرشد سالکِ راہِ خدا ‏— شاہ جیلانی دُرِ بحرِ صفا
شیخ کامل صاحبِ شرع و طریق ‏— معتقد ہیں جن سے وہ دونوں فریق
غنچۂ وحدت ہیں میرے راہبر ‏— گلشنِ کثرت ہیں میرے راہبر
حسن حال اُنکا ہے ہمدوش نقاب ‏— ابر میں پوشیدہ ہو جون آفتاب
حالت اُن کی غیریت سے دور ہے ‏— علنیت ہر حال میں منظور ہے
حال اون کا خلق پر ظاہر نہیں ‏— کوئی اُن کے حال سے ماہر نہیں
چشم ہے بیدار دل ہشیار ہے ‏— ہر جگہہ ہر وقت ذکرِ یار ہے
اللہ اللہ عارفِ کامل ہیں وہ ‏— اللہ اللہ سالکِ واصل ہیں وہ
جن کے دیکھے سے خدا آتا ہی یاد ‏— جان و دل کا مدعا آتا ہے یاد
ہیں تصوف میں وہ عالی مقام ‏— ہیں محقق اور صوفی لا کلام
سلسلہ ہے قادریہ آپ کا ‏— حق پرستی ہے رویّہ آپ کا
پیر و مرشد ہیں میرے روشن ضمیر ‏— عاصیون اور بیکسون کے دستگیر
پیر و مرشد ہیں میرے دریائی فیض ‏— رہنمائے ہر دمِ جویائے فیض
رہنمائے گمرہان قطب زمان ‏— سالکِ مجذوب ظاہر اور نہان
آپ کا فیضان ہے ایسا بسیط ‏— نور ہے خورشید کا جیسا محیط
ذی معارف ذی کرم ذی حوصلہ ‏— عارفِ باللہ و عالی حوصلہ
رات دن ذکرِ خدا کرتے ہیں آپ ‏— دل کے کامون میں رہا کرتے ہیں آپ
جو خیالات آپ کے ہیں اور ہیں ‏— وہ جو حالات آپ کے ہیں اور ہیں
گرچہ وہ کرتے ہیں دنیا کے کلام ‏— پر خدا کے ساتھہ ہیں سب اُنکے کام
مثنوی مولوی معنوی ‏— دیکھہ لو دیتی گواہی ہے قوی
ہان خیالاتیکہ دام اولیاست ‏— عکس مہرویان بستان خداست

لوگ جب آتے ہین خدمتمین تمام
باتین کرتے ہین خدا کی راہ کے
ہے بیان مین اون کے تقریر اور حدیث
جب غزل لکھتے ہین دل کے حال پر
شوق سے آتی ہین جو حضرت کے پاس
چھوڑ اُن قدمون کو جا سکتے نہین
جس جگے تشریف لاتے ہین جناب
ہے سدا یا نور کا جلوہ وہان
جس جگے آتے ہین اقدام آپ کے
ذکر سے معمور ہوتی ہے زمین
فخر کرتی ہے زمین دور پر ؛ ؛
ہوتا ہے رحمت کا اس جا پر نزول
ہے موثر آپ کا ایسا کلام ؛
حق ہے تحریک و توقف آپ کا
معرفت کیشی بہت ہے آپ مین
عاقبت اندیش خیر اندیش ہین
مخزن فطرت ہین میرے رہنما ؛
ذی مروت ہین مرے روشن ضمیر
اور سخاوت آپ کی مشہور ہے
خسرو ملک ولایت آپ ہین ؛
زہد و تقوی اور وظائف نام ہے
گرچہ دل لاکھون ہین یہ دل اور ہے

اون کے بر لاتے ہین سب دل کی مرام
اور اذکار اولیا اللہ کے
ہے زبان پر اونکی تفسیر اور حدیث
جی فدا ہوتا ہے اونکی قال پر
بھول جاتی ہین وہ اپنی بھوک پیاس
حرف رخصت منہ پہ لا سکتے نہین
وہ جگے ہوتی ہے ایسی فیضیاب
ہے عیان کہہ طور کا جلوہ وہان
ایک رونق ہے برستی اس جگے
نور سے معمور ہوتی ہے زمین ؛
ہین کہ ہون اب جلسے ذکر داد گر
مشک ہو جاتی وہان کی خاک دہول
ہے اثر کرتا دلون مین لا کلام ؛
اور رہا نہ ہے تصرف آپ کا
وحدت اندیشی بہت ہے آپ مین
شاہ معنے صورت درویش ہین
معدن حکمت ہین میرے رہنما
ذی قتوت ہین مرے روشن ہو
جمع کر رکہنا تو کو سون دور ہے
مظہر کشف و کرامت آپ ہین ؛
دید سے اور دم سے دل سے کام ہے
راستہ یہہ اور منزل اور ہے

از رہِ علمِ حقیقت حاصلی ‏— آپ کی مشہور تر ہے فاضلی
خوش مزاج و خوش دل و خوش رنگ ہین — پر یہہ سب ہین معرفت کے ڈھنگ ہین
آپ ہین ہے علم کا جوہر عجیب — غور سے دیکھا ہون ہین رکھ قریب
کوئی جاہل آکرے گر جاہلی — شکر سے کرتا ہے حاصل خوش دلی
سن کے حضرت سے لطافت کے کلام — چھوڑ دیتا ہے جہالت کے کلام

حکایت

ایک نے حضرت سے آنکر ار کی — حجت اس کی جان کو بیزار کی
پوچھنا اس کا بھی کچھہ بیجا تھا — پر مسائل تھی کہ وہ سمجھا نتھا
اس کی فہمایش کئے ہر طرح سے — اور جواب اس کو دئیے ہر طرح سے
تھا جو کج فہمی سے وہ بیزنگ دل — اہل محفل ہوگئے سب تنگ دل
کچھہ سمجھتا ہی نہ تھا مردِ جہول — دل ہوئی سب اہل محفل کے ملول
دو گھڑی سے پانچ تک تفہیم تھے — کیا مزاجِ حضرت تسلیم تھے
کج مزاجی سے نہ رنجیدہ ہوئے — حلم کے میزان ہین سنجیدہ رہے
اہل محفل ہوگئے مجبور جب — عرض یون کرنے لگے حضرت سے سب
عصر کا نزدیک عرصہ آگیا — ناشتے کا وقت بھی جاتا رہا
پر جو کج بحثی کے فہمایش ہین تھے — ہان چلا کہتے مگر اٹھتے نہ تھے
باوجود اسکی کہ وہ جاہل مزاج — چھوڑ کر بیٹھا تھا اپنے کام و کاج
وقت حضرت کا لحاظ اوسکو نہ تھا — تنگ ہٹ دہرمی سے لوگون کو کیا
آخرش کچھہ دن رہا باقی عزیز — جب کہین پیدا ہوا اس کو تمیز
اپنی کج بحثی پہ قائل ہوگیا — اور قدسوسی پہ مائل ہوگیا
اہل محفل حیرت آگین ہوگئے — کیونکہ تھا یہ حلم حکمت کے لئے

حکم حضرت کا کیا وہ کام آج
کہ ہوا جاہل کا خیر انجام آج

ورنہ تھا حجت سے ایمان کو زوال
پر رکھا محفوظ فضل ذوالجلال

اور عبادت آپ کی مشہور ہے
کہ خدا والون کا یہہ دستور ہے

کوئی جب بیمار ہو جاوے جہان
آپ خود لطف لاتے ہین وہان

بے تسلی کے سخن کرتے نہین
فکر و غم مین مرتہن کرتے نہین

ہہ کے خوش بیمار کہتے کہ آج
ہو گیا میرا صحیح سالم مزاج

مختصر حضرت کے یہ عادات ہین
کیا لکھون مین جس قدر حالات ہین

حق تعالے جیسے جب رحمت کیا
الغرض حضرت سے مین بیعت کیا

ایک مدت تھا مین آشفتہ نفس
ایک دن دل نے کہا اے بوالہوس

موت ہی آگی خبرداری نہین
کون ہے تو اپنی ہشیاری نہین

اعتبار زندگی موہوم ہے
بے وفائی عمر کے معلوم ہے

نیند مین غفلت کے کہا سوتا ہے تو
وقت کو کیون رایگان کہوتا ہے تو

فکر کا کیا تجھہ کو مرنا ہے نہین
پیر پایا پر خدا پایا نہین

پیر بانی سے ہے یہ دل کی مراد
تا ہو طالب واصل رب العباد

گو وسیلہ تو نے پیدا کر لیا
پہر رہا اللہ سے نا آشنا

خیر اب بہی کچھہ تو اپنی فکر کر
سیکھہ مرشد سے خدا کا ذکر کر

دل کے کہنے پر ہی گمراہی رہے
پہر رہا دل کو خلش جاری وہے

ہو گئی توفیق حق جب دستگیر
خواب مین لطف لائے پہرے پیر

پہرے مولا میرے ہادی میرے پیر
یون کہے ارشاد اے غفلت پذیر

کچھہ تصوف دیکھہ لے پیری سے تو
بیخبر پہرتا ہے کیون اپنے سے تو

شوق سے اجزا حضور ستانکی دیکھہ
جلوہ کیا کیا ہین ترے جانان کی دیکھہ

ہوئے واقف علم حق دانی سے ہو
تا عمل اس رہ کا آسانتے سے ہو

اور سوا اس کے جو غزلین وہ جناب — جس کا ہر ہر شعر ہے لب لباب

لکھہ کے دیتی تہی کہ خوش آواز سے — مین پڑہون واقف بہی ہون تا راز سے

پوچہی مطلب اسکا مجھہ سے جب حضور — کیا ہے یہ سرمایۂ لطف و سرور

مین کہا واقف نہین کیا بات ہے — کچھہ سمجھہ سکتا نہین ہیہات ہے

آپ نے اس وقت منگوایا کتاب — جو حضورستان ہے تصنیف جناب

فضل حق سے جو سبق جاری ہوا — دل مین میرے ذکر حق جاری ہوا

پہر تو مین مست شراب شوق تہا — عاشقانہ دل مین میرے ذوق تہا

پیر و مرشد کی وہ بتلانے کے لیے — شوق سے اللہ کو پانی کے لیے

رہبر راہ محبت ہو گئے — دل سی غفلت کی سیاہی دہو گئے

پیر میرے جان اور ایمان ہین — جن پہ ہم سو جان سے قربان ہین

رنج تہا جو حق سے دوری کا ملا — لطف مجکو اس حضوری کا ملا

آفت و رنج و بلا سہتا رہا — پر حضوری مین سدا رہتا رہا

گرچہ مدت میری بیکاری سے ہے — آسمانون سے بلا جاری ہے

پر قدم مین پیر کے چہوڑا نہین — رنج حضوری سے کبہی موڑا نہین

کیا کہون کیا عشق ہے کیا بات ہے — کہ حضوری چہوڑنا سکرات ہے

جب مین گلشن مین رہا اور گل ہوا — بوی گل پہ دل مرا بلبل ہوا

آشنا سے آشنائی کے رنگ — رہزنون سے راہ مین پیکار و جنگ

دیکھتا تہا شوق بڑہتا تہا مرا — نفس پہلو سے اکہڑتا تہا مرا

جبکہ مین یہہ حال سے واقف ہوا — پیر کے حالات کا واصف ہوا

پہنچا جب مین منزل مقصود کو — اور کیا نابود اپنے بود کو

تاکتے پہرنے لگے رہزن مجھے — کوہ و صحرا سا دکہا مسکن مجھے

سیکڑون جب وسوسے آنے لگے — صورتین وحشت کی بتلانے لگے

رہزنِ نفسی تہا بجے جنگ و جدال ‏ پر نہ آیا ملک ایمان مین زوال

پیر و مرشد کی رہی جب مدد ‏ ہوگئے سب وسوسے بیہودہ رد

شکر کرتا ہون شکایت سے گذر ‏ با خبر ہون جب سے ہون مین بیخبر

ذائقہ توحید کا ہات آگیا ‏ راستہ امید کا ہات آگیا

بندہ محرم و محرم ہوگیا ‏ دور دل سے رنج اور غم ہوگیا

خرقہ عادات جناب مرشد سے ‏ کشتی دریائے سیر سر ہدے

اپنی آنکھون سے جو کچھ دیکھا ہون مین ‏ اور سنا ہون اور جو سنتا ہون مین

طالبو لکھتا ہون رغبت سے سنو ‏ شوق سے دل سے محبت سے سنو

تصرفات و تائیدات حضرت پیر و مرشد مدظلہ العالی

حکایت

آیا جب اس سال مین ماہ صیام ‏ پڑ گیا تہا تفرقہ در خاص و عام

آسمان پہ تھی نظر سب کے محیط ‏ ابر ہوا تہا چو طرف بادل محیط

اس لیے دیکھا نہین کوئی ہلال ‏ پیر میرے مولائے فرخندہ خصال

روزہ رکھے اور کہے روزہ رکھو ‏ نفل کی نیت رکھو شک دل سے دہو

نفل کی گو لیجئے نیت کی ضرور ‏ کل خبر آوے گی رویت کی ضرور

ہم بہی اور سب معتقد روزہ رکھے ‏ اہل بستی شک کئے اور رکہے ہے

دیکھئے اہل دلون کی آگہے ‏ غرہ ماہ مبارک تھا وہ بے

دو پہر گذرے پہ آئی یہہ خبر ‏ کہ ہلال ماہ صوم آیا نظر

اعتقادا اس امر مین درخواست ہے ‏ حضرت دل کی گواہی راست ہے

پیر و مرشد کے تصرف کو سنو ‏ دیکھئے روشن ضمیری مومنو

عید ذیحجہ جو گذری حال مین ‏ تہا ہلال اسکا بہی قیل و قال مین

پیر کو انتیسوین تہی ابر تہا ‏ سب نے عرفہ پنجشنبہ پر رکہا

بر ہمارے رہنمائے جستجو ‏ چارشنبہ کو کہین عرفہ کرو

اور روزہ بہار کہو حج آج سے | کہ تہم تاریخ دیج آج سے ہے نہ

لوگ سب طعنے کیے ثنا کی ہوئی | بے خبر تھے اس لیے ثنا کی ہوئی

پیر و مرشد کے محلہ والے سب | اور خادم اور مرید اہل طلب

حاکم کے موجب حسن انتظام | چارشنبہ کو کیے عرفہ تمام

وہ گئے سب جن کو تہا ظن مزید | عرفہ پنجشنبہ کو اور جمعہ کو عید

بعد اکناف و جوانب سے خبر | اور بلدہ سے ہوئی یون منتشر

پیر کو روئیت سہ نو کی ہوئے | اور گواہی ایک سے سو کی ہوئے

سب گئے ہر جا بتا کید الکید | چارشنبہ عرفہ پنجشنبہ کو عید

ہر طرف سے لوگ آئی اور کہے | پنجشنبہ کو تو ہم خطبہ کیے

سن کے یہہ ثنا کی جو تہی نادم ہوئے | شاد و خرم آپ کے خادم ہوئے

یہہ تصرف یہہ کرامت دیکھیے | اہل باطن کی ہدایت دیکھیے

جلوہ فیضان ہوئے آپ ہین | جان کرانجان ہوئے آپ ہین

لطف دنیا آپ ہین دین آپ ہین | خود نمائی مین خدا بین آپ ہین

یہہ مجازی ہے رسائی آپ کی | ہے حقیقی خودنمائی آپ کی

طالب خادم جو لکہا حال ہے | حالتین پچہلی نہین فی الحال ہے

ہین جو لکہتا ہون یہ ملفوظ العجیب | مدعا ہے لوگ ہون بیعت نصیب

خوش نصیبو دولت بیدار ہے | نور ہے اور فیض کا دربار ہے

پیر و مرشد سے مری بیعت کرو | مفت حاصل دین کی دولت کرو

یہہ زمانہ اور یہ دولت دیکھیے | دین و دنیا کی حلاوت دیکھیے

حکایت

ایک ہین یعقوب صاحب پیر مرد | صاحب عزت ہین پابند پیر مرد

خوش طبیعت خوش مزاج و خوش نہاد | پیر و مرشد سے ہے اون کو اعتقاد

پاک دل ہین صاف سینہ نیک خو
منشی صاحب عبد رزاق العزیز
صاحب علم وعمل ہین حق شناس
باہمہ حال نکو فال نکو ؛
پیر و مرشد پاس اک دن آگئے
پیر و مرشد اسم تھے بتلا رہے
وہ سنے طالب اجازت کی ہوے
پس اس عرصہ مین ضرورت کیلئے
یاد کرتے راہ لے جانے لگے
پر قضارا ایک جملہ اسم کا ؛
بس یہی تکرار کرنے کرگئے تن
اسپہ جملہ جو کہ تھا بھولا ہوا ؛
جوش دل سے اور عقیدے سے تمام
دیکھنے کیا ہین کہ از فیضان ہو ؛
جملے جو بھولے تھی وہ سکھلا دئے
جب پلٹ کر آئے مرید کہ وہ سعید
اور طالب سے بھی وہ ظاہر کیے
اللہ اللہ دیکھیے کیا بات ہے
ہیں شاالله جو خدا کے دوست ہین ؛
مثنوی مین لکھے ہین مولانا روم
صد ہزار اندر ہزاران یک تن اند
بد دلون کی دا ایسا نہین اور ہین ؛

واقعہ انکا عجیب ہے سنو ؛
ذی مروت ذی فتوت ذی تمیز
نیک نیت نیک دل فطرت اساس
نکتہ بین ہین نکتہ دان ہین نکتہ گو ؛
استجازت کوئی اسما کے لیے ؛
اتنے مین یعقوب صاحب آگئے
پیر و مرشد نے اجازت دی دے
سنگا ریڈی پیٹھ کو راہی ہوے
جی مین لذت اوسکی وہ پانے لگے
اس قدر بھولے کہ یاد آتا نہ تھا
طے کئے راہ مسافت ۳ گروہ
یاد آیا کچھہ نہ ان کو ملا
پیر و مرشد کو پکارے لیکے نام
پیر و مرشد آکھڑے ہین روبرو ؛
جب وہ سیکھے پیر و مرشد گم ہوئے ؛
منشی صاحب کو سنائی خوش نوید
اور دل کو سب کے مستاثر کیے ؛
جو نہ سمجھے اس پہ بھی ہیہات ہے
نور باطن مین ہین ظاہر پوست ہین
تو سمجھہ اس کو اگر ہو دے فہوم
ملن دہان این دلق پوشان من اند
با خدا لوگون کی یار ہین اور ہین

حکایت

پیر بھائی میرے سید مرتضیٰ
ہوگئے یکبار بیمار وبا

جب قریب المرگ حالت ہوگئی
پیر و مرشد کی بشارت ہوگئی

پوچھے لوگ ان سے کہو کیا حال ہے
وہ کہے فی الحال اچھا حال ہے

روبرو جب صورت دلدار ہو
کیون نہ اوس کا غم سے بیڑا پار ہو

کیون اسے ہوگی پریشانی بھلا
کب رہیگی اس کی حیرانی بھلا

لوگ پوچھے کون وہ دلدار ہے
جو اس آفت مین تمہارا یار ہے

کون ہے کہیے مددگار آپ کا
ایسی سخت آفت مین غمخوار آپکا

وہ کہا ہین پیر و مرشد روبرو
دیکھہ لو تم کو بھی ہے گر آرزو

واہ کیسی خوش مری تقدیر ہے
پیر کی مدنظر تصویر ہے

ہوگئی تائید میرے پیر کے
فکر کچھہ مجکو نہین تدبیر کے

خوف کچھہ مجھہ کو نہین ڈرتا نہین
پیر کی تائید سے مرتا نہین

سب پریشان اور وہ خوشنود ہے
پیر و مرشد روبرو موجود تھے

شکر ہے اللہ کا صحت ہوئے
سننے والون کو بہت حیرت ہوئے

سید ک اور اندور گرچہ دور تھے
پر تصرف کا یہی دستور ہے

طالبو تائید حضرت دیکھیے
اور غلامون کی حمایت دیکھیے

پیر و مرشد جن کے ہون صاحب کمال
کیون نا مرید ان کے نہون فرخندہ فال

حکایت

پیر و مرشد سے سنا ہون ایک دن
دل مرید دلی ہوا جس سے مطمئن

ایک دختر خوش لقا نا کدخدا
خوش نہاد و پارسا و باحیا

پیر و مرشد سے اسی تہا اعتقاد
دیکھیے اب رحمت رب العباد

سب قضارا ہوگئے بیمار ون
ہلنے چلنے سے رہے ناچار وہ

ہوگئے دختر جو معذور المزاج
ہوگئے سارے معالج لاعلاج

ایک دن حالت ہوئی اُس کی تباہ
دیکھیے اب پیر و مرشد کی پناہ

ہوگئے بے ہوش جب اپنے میں وہ
دیکھے نادر واقعہ سپنے میں وہ

باتیں کرتے تھی وہ آہ سرد سے
کہ ابھی صاحب کو شفا درد سے

ہوگئے بیدار وہ صحت کے ساتھ
لوگ پوچھی اس سے کیوں حیرت کے ساتھ

کون تھا تو کس سے کرتے تھے کلام
آرزو مندوں کو مبتلا اُس کا نام

وہ کہے آیا خدا تھا میرے پاس
کر رہی تھی میں اُسی سے التماس

وہ کہا اچھا کیا میں تجھکو اب
میں ہوں شافی میں ہوں کافی میں ہوں رب

سب کہے پیارے زبان کو کھول تو
کیسا تھا اللہ ہم سے بول تو

پیر و مرشد کے لئے وہ نام کو
تھا خدا ویسا ہے سن لو ہو بہو

آن واحد میں شفا مجھ کو دیا
سن لیا رحمت سے میری التجا

ہے یہاں باریک نکتہ طالبو
جس سے رہ جاتا ہے سکتہ طالبو

پارسائی معتقد کو دیکھیے
پیر و مرشد کی مدد کو دیکھیے

حکایت

عائشہ بی نام ہے اک پارسا
نیک نیت نیک طینت باخدا

ایک دن مجھ سے سنے اوصاف پیر
پارسا کا دل ہوا جس سے اسیر

خرقہ عادات آپ کے ظاہر کیا
پارسا کے دل سے شک باہر کیا

پھر طریقت اور شریعت کا بیان
ہوچکا جب عائشہ بی پر عیان

ہوگئے پھر اُن کو الفت پیر سے
اور کہی اس طور پھر دل گیر سے

کب قدمبوسی بجا لاؤں گی میں
کس طرح سے پیر کو پاؤں گی میں

میں کہا رکھو خدا پر تم نظر
شوق کی رہ سے نہ ہووی گم نظر

وقت آجائے گا جب چاہے خدا
ہوویگا حاصل تمہارا مدعا

سن کہے ہمرہ مجھے لیجائیے
بھائی اپنے پیر سے ملوائیے

تم مجھے سید ک کو لیجانا ضرور
ورنہ یہان تک پیر کو لانا ضرور

ہین کہا دل کو پریشان مت کرو
وقت لا دے خدا بیعت کرو

یا تمہارا شوق وہان لیجاوے گا
یا یہان پر پیر کو بلوائے گا

اللہ اللہ اشتیاق ایسا تو ہو
جان کو رنج فراق ایسا تو ہو

سنیے اب حسن عقیدت کا بیان
شوق بتلاتا ہے کیا کیا خوبیان

شوق سے انسان ہوتا ہے ملک
شوق سے منقاد ہوتا ہے فلک

عشق سے کہہ طور ٹکڑے ہوگیا
عشق سے تھی خیر موسی صاعقا

عشق کی دنیا مین نیرنگ اور ہین
عشق کے رنگ اور ہین ڈھنگ اور ہین

حق کو ہوتی ہے محبت عشق سے
مرد ہو جاتی ہے عورت عشق سے

عشق سے ہوتا ہے انسان سرخرو
عشق بر لاتا ہے دل کی آرزو

واہ کیا عورت کے خوش تقدیر سے
دیکھیے کی عشق کی تاثیر سے

تھی جو عورت ارزو مین ذوق مین
یون ہی گذرا اک مہینا شوق مین

پیر و مرشد کی کرامت دیکھیے
یہہ عنایت یہہ ہدایت دیکھیے

خواب مین یکرات دیکھے پیر کو
دے دعائین اپنی خوش تقدیر کو

شوق سے لائے قدمبوسی بجا
عرض کی اے میرے مولا مرحبا

مرشدا بیعت مین مجکو لیجیے
اک نظر رحمت کی مجھپر کیجیے

یون ہوا ارشاد حضرت کا نہین
اب نہین لیتا ہون بیعت مین تجھے

پر یہہ دیتا ہون خدا سے مین نوید
چند دن کے بعد تم ہوگے مرید

ہوگئے تم پر رحمت رب العباد
جلد اپنے دل کی پاؤگے مراد

پیر کے وعدے کا تھا بس انتظار
الغرض چندے رہی وہ بیقرار

پھر دوبارا خواب مین آئی ہین پیر
چہرۂ پر نور بتلائے ہین پیر

وقت آیا ہو گئی عورت مُرید — شوق سے کر لے سعادت کو خرید

بعد بیعت اس کے ماموں نے کہا — نذر دے حضرت کو کچھہ اے پارسا

الغرض دی نذر اس نے پیر کو — آفرین کرنے لگے تقدیر کو

دل مین اپنے اسقدر شادان ہوے — خوش دلی سے آنکھہ اوسکی کھل گئے

جب ہوئی تسکین دل بیتاب کو — من وعن اوسنے بیان کی خواب کو

ہین مبارک باد دے کر یون کہا — تم ہین میری ہوئین اے پارسا

زندگی مین جب یہہ کچھہ تائید ہے — اس سے بڑہ کر شرع مین امید ہے

پیر و مرشد سے کہا بیعت کا حال — کی جو حاصل پارسائی خوشخصال

گوش فرما کر یہہ حالت یون کہے — خوش نصیبون کے نتیجے ہین بھلے

کیا تصرف ہے کہ مردانِ خدا — لیتے ہین بیعت تن ممکن سے آ

صاحب نسبت جو ہوتے ہین بشر — یہ کرشمے ان سے آتے ہین نظر

اک ولی کا تذکرہ یاد آگیا — یاد اب حضرت کا ارشاد آگیا

یون کہے اک روز پیر باشکوہ — ہین سفینہ مین لکھے داراشکوہ

حکایت

اک بزرگ دہن کو از چند سال — تھی تلاشِ مرشد صاحب کمال

ہر کوئی ان کو نظر آتا نہ تھا — صاحبِ دل کا نہ ملتا تھا پتا

ایک شب مایوس ہو رونے لگے — آنسوؤن سے اپنا منہ دہونے لگے

عرض کرتے تھے کہ اے مولا مرے — تجھہ سے ہے فریاد میری داد دے

پیر کامل کوئی ہاتھہ آتا نہین — شوق سینے مین مرے جاتا نہین

ہو گیا مجبور مین تقدیر سے تب — تو مجھے یارب ملا دے پیر سے

سو گئے روتے ہوئے وہ خستہ حال — ہو گیا فی الحال فضلِ ذوالجلال

کہتے صدیق اکبر خواب مین — پائی وہ تسکین دل بیتاب مین

دستگیری سے مرید ان کو کیے — مہربانی سے خلافت بھی دیئے

خرقہ پہنا کے ہوئی رخصت جناب — ہوگئی بیدار آنکھہ اُن کی شتاب

دیکھتے کیا ہین کہ خرقہ ہے دہرا — نور سے آیا نظر سینہ بھرا

جو مرید انکا ہوا الصدیق سے — ان کے منزل اور مقامات اوبین

گرچہ وہ سب مین ہین اور سب سے الگ — پر نہین رہتے کبھی رب سے الگ

حکایت

پیر و مرشد کے بہتیجے خیر خواہ — نام ان کا ہے حسینی بادشاہ

دس برس سے سخت وہ بیمار تھے — یعنی دق سے بہت لاچار تھے

وہ نہ تھا دق مگر سکرات تھا — دل پریشان رنج سے دن رات تھا

شب گذرتی تھی تو بیخوابی کے ساتھ — دن گذرتا تھا تو بیتابی کے ساتھ

گو معالج تھے مسیحا اور طبیب — پر شفا ہوتی نہ تھی اُن کی نصیب

گو بہت سا وہ کئے برباد زر — پر نہین پائی وہ ذرہ بھی اثر

اتنا تھا پیر و مرشد باکمال — جب یہ آباد آئی اور دیکھے وہ حال

دو مہینے تک گئے فکر مزاج — پر اثر بخشا نہین کوئی علاج

پیر و مرشد عزم سیر کے جب کیے — تب حسینی بادشاہ ایسا کہے

مین بھی تھوڑی دور آتا ہون ضرور — آپ کے ہمراہ اے میرے حضور

آپ نے فرمایا چلئے خوب ہے — سیر ہی تفریح دل مطلوب ہے

پہلے وہ اسباب تحت و بر جو تھا — باغ کو عالم علیخان کے گیا

جب روانہ کارخانہ ہوگیا — اور زنانہ بھی روانہ ہوگیا

پیر و مرشد اور حسینی بادشاہ — مستعد بیٹھے تھے گویا با براہ

یک بیک دق کی شدت ہوگئی — زیر و بالا ساری فرحت ہوگئے

وہ گئے اب سیر آنا ہے محال — پیر و مرشد کو ہوا رنج و ملال

کچھہ دوا دے کر کہی کہاؤ چلو — اب سواری اپنی منگواؤ چلو

انشاء اللہ شدت ضیق النفس — تم کو دیوے گی نہین تکلیف بس

وہ دوا کہا کر چلے ہو کر سوار — پر نہ شدت سے ہوا سینہ پہ بار

شکر ہے وہ باغ وہ ٹہنڈی ہوا — شب کو حق محفوظ شدت سے رکہا

نیند آئی اور سویرا ہو گیا ٭ دوا — بے خوشی کے رنج کچھہ دل پر نتہا

طالبو اللہ والون سے ملو — دیکہو منزل راہ والون سے ملو

سب نے یہہ جانا دوا تاثیر کے — پر حقیقت مین مدد تہی پیر کی

جس کو اس حالت کا حاصل چاہیے — عارف حق واقف دل چاہیے

یہ نکچھہ تعلیج اور تدبیر ہے — پر زبان فیض کی تاثیر ہے

حکایت

نام صدر الدین صاحب ایک مرد — نیک نیت نیک باطن نیک مرد

سو کی مین نزدیک اور مرد مشن — تہی تلاش پیران کو رات دن

شوق کی زنجیر مین ہو کر اسیر — پیر صد سالہ سے ہے جو پائے پیر

ہے مری فریاد اے فریاد رس — داد میرے شوق کی دے داد رس

پہر خالی ہو گیا بندہ ہتہ ا — سامنے آنکہون کے پہرتی ہے قضا

شوق کا یارب اثر پایا نہین — پیر کو ڈہونڈا مگر پایا نہین

سلسلہ مین غوث الاعظم کے مجہے — اے میرے اللہ رسائی دے مجہے

گلشن قدرت کے گل پیرونکی پیر — غوث الاعظم ہین جو کل پیرونکے پیر

سلسلہ مین اُن کے کر مجکو نیک — تا مدد سے خاتمہ میرا ہو ٹہیک

پہر ہوئے غوث الورا سے ملتجی — اے رئیس الاولیا نور نبی

سید امحبوب سبحانی ہین آپ — سرورا عشق ربانی ہین آپ

پیر خالی ہو گیا بے پیر ہین — موت آئی کیا کرون تدبیر مین

اشک سے منہ دہوتی سوگئے
آرزو سے روتے روتے سوگئے

پیرو مرشد خواب مین تشریف لا
یون کہا اے مستمندِ بے نوا

کیا تمہین بیعت کی اب ہے آرزو
ہان کہی اور آگے بیٹھے رو برو

ہاتہہ بڑہا تہہ اپنا رکہہ دیئے ہوے
مہربانی سے مرید اُن کو کیے

حالت بیعت مین آئی اک ندا
گہومتی تہی دست بیعت مین سدا

صبح اوٹہہ کر پیرو مرشد کے حضور
آے اور بولے کہ ای میرے حضور

مقصد دل آپ سے پایا ہون مین
اس لئے خدمت مین اب آیا ہون مین

خواب کی حالت مفصل عرض کی
اور زبان سے خواہش دل عرض کی

بیعت عینی تو مین نے کرچکا
بیعتِ رسمی بہی فرماؤ ادا

پہر تو وہ جملے سنائے پیر کو
اور سمجھے خواب کی تعبیر کو

یاد تم رکہو کہ وہ جملہ ہے یہہ
فیض محبوب اور فضل اللہ ہے یہ

سُبحانَ الّذی یُخرِجُ من بین قلوب والنّاصیۃ

بیعت رسمی کئے پہر وہ ادا
مرحبا صد مرحبا صد مرحبا

آہ وزاری کا نتیجہ دیکھیے
یہہ کرشما ہے عجیب دیکھیے

فیض باطن دیکھیے کیا فیض ہے
فیض مرشد کا خدا کا فیض ہے

طالبو طالب کی یہہ ہے التجا
سلسلہ مین آؤ اور پاؤ مزا

اک حکایت اور بہی آئی ہے یاد
جس کے سننے سے ہو پیدا اعتقاد

دل مرید دن کے اگر ہوجا ہین سست
ہوویگا اُنکا عقیدہ ہے درست

حکایت

ایک عباس علی تہے پیر مرد
کرلنے بیعت کی تہی وہ تدبیر مرد

پیرو مرشد سے عقیدہ تہا کمال
بیعت اور شجرہ سی ہوجاؤن نہال

پیر زمانہ کے وجوہاتون سے وہ ... وقت فرصت کہو دئی تا تہو نہی
ہو گئے بیمار سخت اور گم ہوے ... تہی وہ بیہوشی کہ بکم و صم تہے
حلق سے پانی اترنا تہا محال ... دیکہے گہر والون نے اونکا جب حال
تہا بتجے انکے جو ہین اک احمد علی ... پیر و مرشد پاس آکر عرض کے
میری ماموکو تہی بیعت کی ہوس ... کہیلتا ہے اب تو سینہ مین نفس
فیض دل سے مستفید انکو کرد ... لاؤ تشریف اور مرید اون کو کرد
جب بہت اصرار اور زاری کئے ... پیر و مرشد آئی دیکہے ادب کہے
ہوش تک بہی تو نہین باقی رہا ... بیعت ایسے حال مین کب ہے روا
خیر اب خالق پہ ان کو چہوڑ دو ... رشتہ امید دل مت توڑ دو
یہہ کہے اور ہاتہہ مین لیکر عصا ... اٹہہ کہڑے تہے کہ ہوا شور و بکا
جو دہرا ہے شربت وقت اخیر ... لب لگا کر تو پلا دو دستگر
ان کی خاطر سے وہ شربت لب لگا ... تہہ مین اوس کے تہوش کے ڈالی ذرا
جب وہ قطرہ حلق کے نیچے ہوا ... وہ پیالہ بہر کے شربت لے گیا
سرخ آنکہین ہو گئین پلٹا نظر ... پیر کی صورت کو دیکہا آنکہہ بہر
اور پڑہا کلمہ کیا پہر بند لب ... تہے یہ فیض دستگیر اور فضل رب
یہہ جو فیضِ مرحمت ایجاد ہے ... لو مریدون کو مبارک باد ہے
یہہ عنایت یہ ہدایت دیکہیے ... دوستانِ حق کے طاقت دیکہلے
شک اگر پیدا کسے کے دل مین ہو ... مثنوی معنوی مین دیکہہ لو
اولیا را ہست قدرت از الہ ... تیر جستہ را بگرداند ز راہ

تتمہ

دوستو ہو جائیے جلدی مرید ... تم کو دیتا ہون مین فرخندہ نوید
عمر غفلت مین جو کرتے ہو بسر ... موت ہے سر پر نہین تم کو خبر

عذر بیعت کے بلے کرتے ہو کیون
دوستو بے پیر ہو مرتے ہو کیون

جان جب تک ہے کرے انسان سعی
ہوتا ہے بے پیر کا شیطان پیر

خضر کا قصہ جو فرمایا خدا
پیر بانی کا بتایا راستہ

رستگاری کو ہے حیلہ پیر کا
کام آتا ہے وسیلہ پیر کا

پیر بے توفیق حق ملتا نہین
غنچہ بے باد صبا کھلتا نہین

رب سچا ہے تو لشکر کیا کر سکے
پاؤن اس کوچہ مین کیونکر دہر سکے

نقل اک سننے کو کرتا ہون پدید
عذر خواہان کے لئے ہے مستفید

حکایت

ایک ہمسایہ تہے میری شیخ امام
تہا زبان پر ان کی اکثر یہہ کلام

گر فراغت دے مجھے رب المجید
ہوونگا مین سال آیندہ مرید

تہا کلام ان کا یہی ہر ایک سال
پر نتہا قسمت مین انکی نیک سال

موت آئی سر پہ حسرت لیگئے
ساتہہ اپنے نقد غفلت لیگئے

ہو گئے بیمار غفلت مین لیسے
چہوڑ کر گہر دار غربت مین بسے

دوستو ہشیار رہنا خوب ہے
عمر غفلت مین نہ کہونا خوب ہے

مرشد کامل کو ڈہونڈو شوق سے
راستہ اللہ کا لو شوق سے

یاد رکہو گر تمنا دل کی ہے
یہ نشانی مرشد کامل کی ہے

وہ شریعت سے رہے آراستہ
اور طریقت سے رہے پیراستہ

ان سے تم بیعت کرو گر مرد ہو
بر خلاف ان کے جو ہین الٹے بجو

صاحب علم و عمل ہوون بے ریا
ذی فنون ذی مروت ذی وفا

رات دن ذکر خدا کرتے رہین
دل کا آئینہ صفا کرتے رہین

ہون رضا جوئی خدا شام و سحر
بیخبر خود سے خدا سے باخبر

جن مین یہہ اوصاف ہووین بے نظیر
[illegible]

مثنوی مین ہین لکہی مولانا روم ۔ سولوی معنوی ہے صاحب علوم

ای لیا ابلیس آدم روی ہست ۔ پس بہر دستی نباید داد دست

جو خدا والون کے ہوتے ہین مرید ۔ نزع مین تائید ہوتی ہے ید ید

حکایت

تہی مری دینی بہن اک پارسا ۔ ہو گئے بیمار اور آئی قضا

چار دن تک بند تہا باب دہان ۔ پانچوین دن کہولی کلمے سے زبان

یاد کی گرمی سے ٹہنڈا دم ہوا ۔ ہے بیعت کی برکت مرحبا

تہا یہہ اکثر قول محبوب الہ ۔ خوب ہے بابا مریدی نیک راہ

یہہ مریدی کا نتیجہ دیکہئے ۔ پیر و مرشد کا کرشمہ دیکہئے

دوستو دل سے سنو تازہ نوید ۔ تا عقیدت سے ہون مومن مستفید

اولیا اللہ کی کیا شان ہے ۔ عقل سب کی اسمین حیران ہے

حکایت

ایک عمو بی ہے عورت نیک بخت ۔ چہہ مہینے سے ہی وہ بیمار سخت

بڑہتا جاتا تہا دوا سے وہ مرض ۔ آگئی آیاس تن پر اغرض

زندگانی سے ہوئی مایوس وہ ۔ اور یون کرنے لگے افسوس وہ

عالم طفلی سے مجکو شوق تہا ۔ دل مین بیعت کا نہایت ذوق تہا

باوجود خواہش دلی بن مرید ۔ نا ہوئی پائی مین ابتک مرید

اب تو حالت اور ہی کچہہ ہو گئی ۔ جاگتی تقدیر میری سو گئی

پیر و مرشد سے تہا اوسکو اعتقاد ۔ حق تعالی عطا دل کی مراد

پیر و مرشد کو بلا کر یون کہے ۔ مدعا کو پیش لاکر یون کہے

ہای کیا وقت اب لایا خدا ۔ شوق میری دل کا دل مین رہگیا

آرزو کا گل ابہی کہلتا نہین ۔ وای تقدیر مدعا ملتا نہین

مبتلا ہون ہین بلا ہین مرشدا
پیر و مرشد انکو بیعت ہین سلئے
پنجشنبہ کو جو بیعت کی ادا
سانحہ سنئے کہ حیرت خیز ہے
قدرت حق کا تماشا دیکھیئے
حال لکھتا ہون کما ہی دیکھیئے
صبح یکشنبہ قضارا الغرض
جان کندن کی ہوئی شدت فزون
پیر و مرشد کو جو پہونچی خبر
دیکھ کر سکرات ہین غمگین کو
پڑہتے پڑہتے آئے جب ثالث سین
پیر و مرشد کی وہ صورت دیکھ کر
سن یہ کلمہ پیر و مرشد نے کہا
شاہ جیلانی فرخندہ صفات
تہی جو یہ حالت نہ تہا می تو کا ذکر
مژدہ باد اے طالبان خوش نصیب
اللہ اللہ بول کر ہنسنے لگے
دیکھ کر کس کو تو ہنستے ہے کہو
لائے ہین تشریف شاہ انبیا
مظہر دین اور دنیا آئے ہین
کیا مرے پیارے رسول اللہ ہین
محفل میں نور خاصان خدا

پڑہون بیعت کے ولا ہین مرشدا
فیض محبوبی سے رحمت ہین لیے
پانچ دن گذرے کہ اتوار آگیا
غافلون کو بلکہ عبرت خیز ہے
رحمت حق کا تماشا دیکھیئے
فیض محبوب الہی دیکھیئے
نزع کی حالت کو مبتلا مرض
ہوگیا سختی سے چہرہ نیلگون
لیگئے لطف حضرت ان کے گھر
پڑہنے لاگے سورہ یسین کو
رنگ بدلے پارسائے نیک دین
کلمہ طیب پڑہے وہ خوش سیر
مرحبا صد مرحبا صد مرحبا
پھر کئے تعلیم ذکر اسم ذات
وہ بہی کرنے لاگے اللہ ہو کا ذکر
سننے کے قابل ہے اب حال عجیب
پیر و مرشد نے جو استغفار کے
پھر تو وہ آغاز کی یہہ گفتگو
نور حق جل وعلا صلی علے
سو تو عرش معلے آئے ہین
عارف با اللہ سب ہمراہ ہین
دیکھتی ہون ہے یہ احسان خدا

ستیا صاحب یعنی بادشاہ
لائے ہین زلف عنان کبریا
یہہ جو باتین کر چکی وہ پارسا
یا حبیب اللہ شاہ دو جہان
یا حبیب اللہ کرو میری مدد
دادرس ہین آپ میری داد دیجے
جان کندن مین ہون مین ای نور ذات
تہی تمنا پیر کے دل مین مرے
مل گئی بیعت جو تہی بیعت کے در
اے حبیبا مین ابہی آتی نہین
پیر دمرشد کی قسم دیتی ہون مین
قابض ارواح سے فرمائیے
جب یہہ زاری کر چکی وہ پارسا
قابض ارواح سے فرمادئے
تا یہہ بیچاری کی سنکر التجا
سن یہہ جب یہ قابض ارواح کا
حکم حضرت کا خدا کا حکم جان
یون ہوا ارشاد ای شیدای پیر
مرشد کامل کو تو پیدا اسکئے
گر نہوتی تو مرید اے ستی
ہم جو آئے ہین یہان از حکم رب
اب اگرچہ ہو گئی رد بلا

ہین مریدون کے جو دولت پناہ
آفتاب آسمان کبریا
کرنے لاگے یون دعائے مدعا
مردم چشم نگاہ دو جہان
یارسول اللہ کرو میری مدد
ای مرے فریادرس فریاد ہے
نزع سے دلوائیے مجکو نجات
آرزو تاثیر کے دل مین مرے
مر رہون مین اب پیر کی خدمت سے دور
رائگان دنیا سے مین جاتی نہین
آسرا اب آپ کا تہتی ہون مین
جا ہی بہیجے کا مژدہ لائیے
سرور عالم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
جاو اللہ سے کہو اس کے لئے
چند روزہ زندگی بخشے خدا
طوعا و کرہا فروتر ہو گیا
کر گئے پرواز سوئے آسمان
ہم ہین مجبور اور خدا ہے دستگیر
اور اپنے پیر پہ شیدا ہوست
یہہ ہماری صورتین کب دیکہتے
ہے تری حسن عقیدت کا سبب
پیر پرستی تو ہے گی پارسا

حق تعالے کو اگر منظور ہے
دل جو چاہے وہ غذا کھانا ضرور
جب تلک باتین یہہ کچہہ ہوتی ہے
بعدہٗ پوچھی کہ اے رحمت نصیب
پھر مین آتا ہون کہے وہ پارسا
تین بار ایسا ہے پوچھے وہ کہے
ہو گیا مسدود جب وہ فتح باب
لیکنے تایقہ سب عالے و قار
سب نے پوچھا شکل عزرائیل کی
سے کہ یا یک آنکھہ تہی اور ہاتھ تہے
نزع سے جب فارغ البالی ہوئے
اٹھہ کے بیٹھے شکر اللہ کا
تہی کئی دن سے جو گردن جھک گئے
خود بخود گردن کے منکی اٹھہ گئے
صبح دم دیکھے تو بے فکر و علاج
دوستو حسن عقیدت دیکھئے
اولیا اللہ کی دیکھو مدد
اور ہوا دیدار حضرت کا نصیب
سنو ہر اس عورت کی ہین فرخندہ لے
دیکھی اک ردیہ مین پیش از واقعہ
واقعہ ہونے کے آگے آٹھہ روز
خواب مین ہین پیر و مرشد نے کہا

زندگی ہے کہ نہین کچہہ دوست
خود دوا ہو جائے گی اسے نا صبور
پیر و مرشد بہی وہان بیٹھے رہے
ظہر کا وقت آگیا ہے عنقریب
ہین حبیب اللہ یہان رونق فزا
ہین ابہی رونق فزا حضرت نبی
استجازت سے انہی پھر
ہو گیا بیمار کے جی کو قرار
تہی کہو کیسی وہ حیرت
کشمکش کرتی وہ پھر کے ساتہہ
کیا لکہون جیسے کہ خوشحالی تہے
دم زبان پر تہا رسول اللہ کا
زور کرنے پر بہی وہ اٹہتی نہ تہے
ساری تکلیفین بدن کے اٹہ گئے
عارضہ کم ہو گیا خوش تہا مزاج
اور مریدی کی یہ برکت دیکھئے
قابض ارواح کو کی مسترد
اور لقا حامی امت کا نصیب
نام اسماعیل صاحب انکا ہے
جو ہوا عورت پہ انکی حادثہ
مجہسے اگر یون کہی بادر دو شور
میری عورت کو نہین ہوتی شفا

سخت ہے بیمار اور لاچار ہے
سنکی یون فرمای میرے رہنما
سخت حالت ایک دن ہوجایگی
مین کہا تعبیر اُن سے زود تر ہو
دوستو دیکھو کرشمہ پیر کا
غوث الاعظم کا مری ارشاد ہے
نور ہے مشرق مین ای میرے مرید
تو اگر تنگا دکہی دہا یون گا مین
مین کہ حامی رات اور دن ہون ترا
دیکھہ تو میری مدد سکرات مین
قبر مین بہی دیکھہ تو تائید کو
سلسلہ جو غوثیہ ہے خوب ہے
سلسلہ جب آپ کا ہاتہہ آگیا
یہان مریدون کے مددگار آپ ہین
شاہ جیلانی رئیس الاولیا
کیا عجب ہے گر مددگار آپ ہون
آپ کے ادنی غلام اے طالبو
ملک کرلیتے ہین مگر بینا ہے کون
دوستو اب دور تم غفلت کرو
دین و دنیا کا مزا بیعت مین ہے
پیر کے اب ہاتھہ مین تم ہاتھہ دو
پیر کا ہے ہاتھہ ہاتھہ اللہ کا

کچھہ سخن باقی پہ اللہ یار ہے
فکر کیون کرتے ہو تم ہوگی شفا
پھر شفا عورت تمہاری پالئے گی
وہ ہوئی اوس وقت پر خوشنود تر
اور نتیجہ خواب کی تعبیر کا
یہ مریدون کو مبارکباد ہے
مین رہون مغرب مین سن یہ نوید
دامن رحمت مین تجکو لون گا مین
تو سمجھ لے مین معاون ہون ترا
کام مین آؤن گا ہر آفات مین
حشر مین بہی مجھ سے رکھہ امید کو
کیونکہ غوث اللہ کا محبوب ہے
دو جہان کا مدعا ہاتھہ آگیا
وہان مریدون کے مددگار آپ ہین
نور چشم افتخار انبیا
اور مریدون کی نگہدار آپ ہون
کر گئے ایسے ہین کام اے طالبو
اب بہی ہین صاحب نظر بینا کون
ڈہونڈ ہو کامل کو بیعت کرو
لطف دیدار خدا بیعت مین ہے
دوستو اللہ سے بیعت کرو
پیر کا ہے ساتھہ ساتھہ اللہ کا

جس قدر رکھیے گا دلسی اعتقاد ۔ آپ سے پائیگا وہ دل کی مراد

گر ہوس ہے عاقبت ہو ٹھیک ٹھیک ۔ سلسلہ مین غوث کے ہو تو شریک

سلسلہ مین غوث کے آجائیے ۔ دین و دنیا کی حلاوت پائیے

دوستو یہ ناز بیعت دیکھیے ۔ ناز برداری حضرت دیکھیے

جس طرح ماباپ پر کرتے ہین ناز ۔ اس طرح حضرت پہ کی وہ بانیاز

آپ نے بھی ناز برداری کیے ۔ دیکھئے کیا کچھ مددگاری کیے

پیرومرشد کی طفیل اے دوستو ۔ آگئی رحمت کی سیل اے دوستو

کاملون کے جو کہ ہوتی ہین مرید ۔ سفت کرتے ہین سعادت کو خرید

ہی ہنسی ہے جن کو دوری چاہیے ۔ پیرومرشد کی حضوری چاہیے

ہے یہان افضال باری آئیے ۔ فیض کے چشمے ہین جاری آئیے

ایک حکایت اور لکھتا ہون عجیب ۔ سنئے اسکو دوستان خوش نصیب

حکایت

ایک ہین زوجہ علی مرد ضعیف ۔ متقی ہین باخدا ہین اور شریف

سیرۂ الطاف مولاے کریم ۔ گلشن آباد انکا مسکن ہے قدیم

وہ قضارا ہو گئے بیمار سخت ۔ فکر صحت سے ہوئی ناچار سخت

ہوش کے پرواز طائر ہو گئے ۔ موت کے آثار ظاہر ہو گئے

آیا جب ہنگام فضل ذوالجلال ۔ آگیا دل مین مریدی کا خیال

یاس کی صورت کی ہر دم تھی جو دید ۔ ہو گئی وہ پیرومرشد کے مرید

روح جب مجبور درسان ہو گئے ۔ نزع کی حالت نمایان ہو گئے

الغرض سامان مہیا ہو گیا ۔ قبر کا تکفین کا تجہیز کا

تھی اسی تدبیر مین سب شم نصیب ۔ آگیا بس وقت مغرب عنقریب

سب کے سب تھے اچھے باسوز و گداز ۔ پیرومرشد بھی اوتھے پھر نماز

باہر آئے اور ان ہو نکلے ۔ باندہے رکعت سنت ادا و سنت دی
دیکھہ وہ حالت جو تھا دل بے قلق ۔ پیر و مرشد کو ہوا الہام حق
شربت رُمان دی بیمار کو ۔ کھینچ لے دامن سے گل کے خار کو
فرض مین مصروف تھے بس سن لئے ۔ وسوسہ دل کا سمجھہ کر رد کئے
در قیام و در سجود و در رکوع ۔ ہو گیا الہام بے در بے شروع
شربت رمان پلادے بے ہراس ۔ دے شفا شاید اسی سے رب ناس
پیر و مرشد پھر وہ خطرہ رد کئے ۔ رد بہر چند المقصد سے گئے
پھر ہوا الہام حق کا ناگزیر ۔ تو سمجھہ گئے شربت وقت آخیر
پھر تو اثر تھا جو الہام خدا ۔ آخرش دل آپ کا راضی ہوا
فرض سے فارغ ہوئے جب ہما ۔ شربت رمان کا شیشہ منگا
تھوڑا سا شربت جو پہونچا جناب ۔ استراحت کا ہوا بس فتح باب
اپنی ہے سکرات سے پائی نجات ۔ شربت رُمان تھا یا آب حیات
دست و پا مین روح ساری ہو گئے ۔ صحت انکو فضل باری ہو گئے
جب نظر یہ حالت عبرت کئے ۔ پیر و مرشد سے بہت بیعت کئے
سو منو دیکھو خداوالون کی رنگ ۔ کس طرح تلاتے ہین قدرت کے سنگ
وہ مریدی اور یہ رحمت دیکھئے ۔ اہل نسبت کی کرامت دیکھئے

حکایت

ایک قاسم بیگ تھے مرد سعید ۔ پیر و مرشد کی تھے وہ صادق مرید
شوق انکو خود شناسی کا ہوا ۔ کون ہون مین کیا ہون پہچانون ذرا
اللہ اللہ وہ جو خوش تقدیر تھے ۔ پیر و مرشد کی حضوری مین رہے
ہو گئے فیضان حق سے فیض یاب ۔ دل کی آنکھون سے گیا غفلت کا خواب
غنچۂ وحدت کا عقدہ کھل گیا ۔ رمز کثرت کا معمہ کھل گیا

عوام غافل جو دوری میں رہے — دو مہینے تک حضوری میں رہے
شغل دیدار کا تہا شغل — اور حضورستان سے تہا ولولہ
خوش دلی سے ولولے سے ذوق سے — پڑھتے دو نور سالہ شوق سے
تہا جو دل انکا سعادت مستحق — پیر و مرشد سے وہ پاتے رمز حق
واقف اسرار جب ہونے لگے — بیخودی میں وہ خودی کہونے لگے
دل جو انکی صورت سے باب تہا — دم بدم وحدت کا فتح باب تہا
غیبت سے عینیت میں آ گئے — اور ہی کچھ کیفیت میں آ گئے
آپ تہے اور تہی حضوری پیر کے — شرع سے بڑھ کر تہی دوری پیر کے
دو مہینے تک رہے وہ وطن میں — آ گئے ان کے جدا ہونے کے دن
پیر و مرشد آ گئے مکان کو — وہاں تن خاکی قفس تہا جان کو
عشق جب کرتا ہے جان و دل خرید — دوستو ورد جدائی ہے شدید
وصل سے بہتر ہے جدائی نیستی — ہے دکہاتی آشنائی نیستی
یہ فنا فی اللہ کا ہے مرتبہ — سالکان راہ کا ہے مرتبہ
شوق والو دل کے کانوں سے ذرا — خادم کامل کا سنئے ماجرا
جب قضارا ہو گئے بیمار وہ — اور معالج سے ہوئے ناچار وہ
جہد جس سے ہو گئے مجبور وہ — کرتے دنیا کے جہگڑے دور وہ
اپنی عورت کو بلا کر یوں کہے — ہم ہیں رخصت یار غم دل پر لیے
تہ ذرا بہی تو فکر بہر خدا — اور نہ کر مجہہ کو پریشان پارسا
پیر و مرشد کے بشارت ہو گئے — فیض باطن سے ہدایت ہو گئے
دار فانی سے سفر کرتے ہیں ہم — کوچہ تن سے گذر کرتے ہیں ہم
دور ہو محبوب دل اب خوب ہے — کیونکہ مجکو اور کچھ مطلوب ہے
سنکے وہ عورت ہوئی جب ملتجی — ذکر میں حق کی رہا ان کو سرور

پھر وہ عورت کو بلا کر یون کہے ۔ بادشاہ صاحب کو بلوا لیجئے

بادشاہ صاحب اگرچہ تھے طبیب ۔ طالب مولی تہی پردہ خوش نصیب

استغنا خالص تھے اور ہمدرد تھے ۔ آئے قاسم بیگ اُن سے یون کہے

دار دنیا سی سفر سیرہ ہے آج ۔ غوث میرا راہبر میرا ہے آج

عرض اک تم سے ہی اس مہانکی ۔ کون سی تاریخ ہے شعبان کی

وہ کہو ہے دو کے تاریخ آج ۔ سنکے یہہ کہنے لگے وہ خوش مزاج

آج ہے وہ روز آیا مرحبا ۔ عرس دادا پیر کے ہے پیر کا

شاہد معروف جن کا نام ہے ۔ مجکو اس کعبہ کا اب احرام ہے

بعدہ شجرہ پڑھوا اُنسی کہے ۔ پڑھتے وہ تھے اور سنتے یہ ہے

شجرہ چھاتی سے لگای ذوق بیت ۔ انکھ سے آنسو بہائے شوق مین

پیر و مرشد ہوا ابھی رد لق فنا ۔ یون کئے ارشاد ای مرد خدا

کیا تو مرنے سے پریشان دل ہوا ۔ کیون مرے ارشاد سے غافل ہوا

اس لئے مین پوچھتا ہون آپ سے ۔ وقت ہے کچھہ صلح مین لون آپ سے

پیر سے حاصل جو دو ارشاد ہین ۔ دل پہ میرے نقش ہین اور یاد ہین

نفی اور اثبات ہے ارشاد پیر ۔ ورد اسم ذات ہے ارشاد پیر

آپ کو تبلا دیا بالتفصیل مین ۔ روح کو کس سے کرون تحلیل مین

وہ کہے کہیجے گا الا اللہ سے ۔ وہ کہے کرتا ہون مین اللہ سے

لیکے نام غوث فخر سلسلہ ۔ اور اسم ذات کو ہو سے ملا

ذکر کرتے کرتے دم آخر ہوا ۔ اللہ اللہ باقی اللہ رہ گیا

ذکر مین جب وہ محقق ہو گئے ۔ اللہ اللہ بولتے حق ہو گئے

دو بیتو ہو جو ذرا دل سے لگو ۔ پیر و مرشد کی غلامون کا یہ طور

ذرہ ذرہ ہے وہان کا آفتاب ۔ ہے جہان ذرہ جہان کا آفتاب

شان مرشد کی ہے کیا شان خدا ۔ فیض مرشد کا ہے فیضان خدا

فیض طالب اہل نسبت دیکھئے ۔ اور حضوری کی یہہ برکت دیکھئے

پیر و مرشد کی کرامت دیکھئے ۔ وقت آخر مین ہدایت دیکھئے

طالبو تمکو اگر کچھہ شوق ہے ۔ اور خدا ملنے کا دل کو ذوق ہے

پیر و مرشد سے مرے بیعت کرو ۔ تھوڑی مدت آپ کی خدمت کرو

یہہ حضوری گر تمہین منظور ہے ۔ کچھہ نہین اللہ تم سے دور ہے

حق کی اور باطل کی جب ہوگی تمیز ۔ پھر تو کہلاؤگے تم حق کے عزیز

آشیانون کی نکتے ہے فضا ۔ شاہ بازو ہین جلوہ دیکھو مزا

طالبو طالب کو مطلب مل گیا ۔ عبدیت مین جلوۂ رب مل گیا

ہین تصرف پیر کے صد ہا عزیز ۔ حوصلہ مجھہ مین نہین ہون بے تمیز

جو تصرف آپ کے لکھا ہون مین ۔ یہہ بھی ہے تائید ورنہ کیا ہون مین

ایک شمہ ہین یہ حالات آپ کے ۔ ہین بہت ایسے کمالات آپ کے

مختصر ہے خوش مطالب مثنوی ۔ ختم اب کرتا ہے طالب مثنوی

مانگتا ہون مین دعا اللہ سے ۔ تا لگا رکھے وہ اپنی راہ سے

مناجات

یا الٰہی یا الٰہی یا کریم ۔ یا کریم و یا رؤف و یا رحیم

دو جہان مین دادرس میرا ہے کون ۔ بے ترے فریاد رس میرا ہے کون

تجھہ سے ہے فریاد میری داد گر ۔ دے کرم سے داد میری داد گر

کس قدر احسان ہے مجھہ پر ترا ۔ پیر و مرشد سے دیا مجھکو ملا

کر دعا مقبول میری اے مجیب ۔ حرمت ارواح محبوب و حبیب

پیر و مرشد سے مجھے مت دور کر ۔ یہہ حضوری تو مری منظور کر

پیر و مرشد سے مجھے دوری نہ ہو ۔ نور کی طالب کو مہجوری نہو

گلشن آباد ای خدا آباد رکھ | مین ہون بلبل گل سے مجھکو شاد رکھ

کھول میرے آرزو کا گل کریم | بار ہے مبارک ہین یہہ عبد الکریم

تو ہے جب رزاق اور روزی رسان | بھیجدی یارب مری روزی یہان

دی مجھے روزی تو ایسے یا غفور | پیر سے اپنی نہین ہو جاؤن دور

فکر روزی سے نہ دوری مین رہون | پیر و مرشد کی حضوری مین رہون

زنگ غفلت دل سے میرے دور کر | حق شناسی سے مجھے مسرور کر

سینہ میرا مصدر اسرار کر | دل کو میرے مظہر انوار کر

یا الٰہی کوئی غم حائل نہو | ذکر سے دل ایک دم غافل نہو

یاد مین تیری ہمیشہ مین رہون | [illegible]

تجکو غفلت سے پریشانی نہو | [illegible] دل کو [illegible] نہو

نفس کے [illegible] سے محفوظ رکھ | یاد مین تیری مجھے محفوظ رکھ

پیر و مرشد کو مرے خوشنود رکھ | شادی کو آپ کی [illegible]

عمر اُن کے دراز کے لیے نیاز | دولت عقبیٰ سے کر تو سرفراز

نذر سے ہمیشہ شاد رکھ | آل اور اولاد کو آباد رکھ

فیض جاری آپ کا دائم رہے | [illegible] سایہ آپ کا قائم رہے

خاتمہ نیکی عاقبت محمود کر | یہہ دعا مقبول اے معبود کر

حرمت خیر الورا اے مستطاب | یہ دعا طالب کی کر تو مستجاب

مثنوی کو دیکھ خوش ہو رہنما | شکر ہے مقطع میرا طالب رکھا

پیر و مرشد جب مجھے طالب کہا | طالب المولی کرے مجھکو خدا

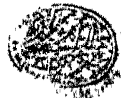
ختم یہ کرتا ہون ملفوظ العجیب | خاتمہ کر خیر اے میرے مجیب

مثنوی آغاز جب طالب کیا | تیرا سے بر تھا برس وہ تیسرا

دل سے سال ابتدا یجد و کہ	مادہ تاریخ آغاز	بولا ہاتف گلشن [illegible] احمد
سال ختم مثنوی فکر رسا	تاریخ ختم	دی ندا اگلا ابد [illegible]

بہ برکت پیر جان [illegible]

فہرست مضامین کتاب ہدایۃ القضاۃ



کتاب لاجواب

ہدایۃ القضاۃ

جس مین رواجی مسائل مفتی بہا مسلمہ سرکار نظام

یعنے

نکاح طلاق فسخ وغیرہ جو معاملات ازدواج مین بکار آمد اور مفید عام ہین
نہایت کوشش کے ساتھ معتبر کتب فقہ سے لکہے گئے جسکے فوائد فہرست کتاب سے ظاہر ہین

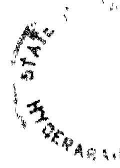
جناب مولوی قاضی احمد محی الدین صاحب قاضی ضلع بیڑ

کے تصنیف سے واسطے

رفاہ عام علی الخصوص عہدہ داران دار القضا اور نائبین دار القضا اور
وکلا عدالت دیوانی اور امیدواران امتحان وکالت و طالبین مسائل فہمیدہ و شائقین

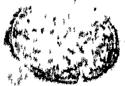
شرع متین کے

مطبع محبوب شاہی واقع حیدرآباد دکن محلہ افضلگنج مین طبع ہوئی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ الطیبین واصحابہ الطاہرین
وبعد حمد و نعت کے بیچارہ و ہیچمیرز مبتلائے سیئات ابو البرکات محمد قطب اللہ المعروف بہ قاضی احمد محی الدین
بن غلام محمد عرف قاضی محمد رکن الدین بن قاضی محمد شکر اللہ قاضی سرکار بلدہ صوبہ خجستہ بنیاد اورنگ آباد
غفر اللہ لہ ولوالدیہ معروض پرداز ہے کہ جب نہایت مہذب وہی قوم مانی جاتی ہے جو خدا کے کتاب منزل
یعنی قرآن مجید پر تعمیل اور احکام الٰہی کا امتثال پورے طور سے کرے۔ اور دنیا کے تمام قوموں میں سے
وہی لوگ عالی ہمت اور پورے خیر اندیش تصور کئے جاتے ہیں جنہوں نے خدا کے بھیجے ہوئے قانون
شریعت کو عمدہ اور نیک نیتی اور سچے ارادہ کے ساتھ عمل میں لایا ہو خصوص ہماری سرکار نظام
میں جو (اسلامی سلطنت کے ابقا اور ہمیشہ سے قانون شریعت کے اجرا کی ساعی و مددگار ہے)
اس احکام شرعیہ کے اجرا کا اہتمام پیش از پیش کیا گیا چنانچہ طریقہ معدلت کے بنیاد جمانے کے لئے اور خلائق
کو کامل اطمینان اور یقین دلانے کے لئے شرعی معاملات مثل نکاح اور طلاق وغیرہ کے عدالت
دار القضا سے متعلق کرا دی تاکہ ان شرعی معاملات کا تصفیہ قانون شریعت کے موافق اس محکمہ
میں ہوا کرے لہذا اس خیر خواہ کو نہایت کا خیال ایک جوش کے ساتھ پیدا ہوا کہ ان شرعی معاملات
مرقوم الصدر کا ایک ایسا مختصر ضابطہ باستنباط مسائل شرعی تیار کیا جائے کہ جس سے وہ ضابطہ
باسانی کارروائی اور کارپردازی میں ان معاملات شرعی کے کام آوے اس لئے
عاجز نے اس ضابطہ کو اردو زبان میں مرتب کرکے اس کا نام ہدایت القضاۃ
رکھا صاحبان فہم و ذکا و حضرات ذو المجد والاعتلا سے امید ہے کہ احقر کے سہو و نسیان سے
درگذر کر کے نظر اصلاح سے ملاحظہ فرماویں گے۔



قاضی احمد محی الدین

نکاح کے معاملات کا بیان

تعریف نکاح

نکاح ایک معاملہ ہی جو متعلق ہو عورت کے اوس حصہ بدن سے جو مخصوص ہی (قصداً) روبرو دو گواہون کے (ساتھہ صلاحیت عاقدین کے)

تصریح نکاح مین بھی مثل بیع کے ایجاب و قبول ضروری ہی لیکن اتنا فرق ہی کہ وہان صرف ایجاب و قبول سے معاملہ تمام ہوجاتا ہے اور یہان بدون دو گواہ کے یہہ معاملہ تمام نہین ہوسکتا کیونکہ جسپر عقد ہوتا ہی وہ عورت کا بدن پنہانی ہی اور اوسکا بدلہ مہر ہی اور بدن پنہانی ایسی چیز نہین کہ اوسپر قبضہ مہر دینے والیکا اسطور سے ہوسکے جیسا شے مبیعہ پر مشتری کا قبضہ ہوسکتا ہے لہذا شارع نے بمنزلہ اوس قبضہ کے دو گواہ قرار دئے کہ وہ قایم مقام قبضہ کے ہون قصداً اسکے لفظ سے یہہ فائدہ ہوا کہ جو شخص باندی کو خرید کرتا ہی اگرچہ اوس سے مثل عورت منکوحہ کے صحبت کرنی جایز ہے لیکن وہان معاملہ قصداً اوس کے ذات سے ہی نہ کہ اوس کے عضو مخصوص سے بلکہ یہہ جواز ضمن ملک اوس کے ذات کے مشتری کو حاصل ہوگئی اور صلاحیت متعاقدین سے یہہ مراد ہی کہ عاقدین مین کوئی مانع درست کا نہو۔

مسئلہ ۱ نکاح کرنا واسطے صیانت نفس کے زنا سے واجب ہی۔

تصریح اگر کوئی شخص حالت اعتدال مین ہو یعنے روٹی کپڑا دینے کی اوسکو طاقت ہو اور خواہش نفسانی پیدا ہو اگر شدت شہوت نہو تو نکاح کرنا سنت موکدہ ہی۔ اور اگر شہوت کی شدت سے زنا مین مبتلا ہونیکا خوف ہو تو واجب ہی اور اگر یہہ اندیشہ ہو کہ حق نفقہ وغیرہ پورا ادا نہوسکیگا تو منع ہے دیکھئے فتاوے عالمگیریہ جلد اول صفحہ (۹۷) مطبوعہ احمدی۔

مسئلہ ۲ حر انسان کو چار عورتون سے نکاح کرنا ایک عقد یا متفرق عقدون مین جایز ہی

تصریح آزاد مرد مجاز ہے کہ چار عورتون تک نکاح کرے خواہ وہ تمام عورتین حرہ ہون یا باندیان یا بعض اونمین سے حرہ اور بعض باندیان لیکن حرہ پر باندی سے نکاح نہین کرسکتا دیکھئے ہدایہ مطبوعہ مصطفائی صفحہ (۲۹۱) جلدین اولین۔

مسئلہ ۳ نکاح منعقد نہین ہوتا تاوقتیکہ اوسکے شرائط وارکان ادا نہون

تصریح اگر زید نے بکر کو صرف اپنی بیٹی دینے کا وعدہ کیا تہا یا اس مضمون کو قلمبند کراکے حوالہ کیا تہا یا باعتبار خواستگاری کے منسوب کردیا تہا یا اپنی بیٹی کو بعوض زر نقد کے نکاح

کر دینے کے غرض سے بکر کے حوالہ کر دیا اور اوس نے اوسپر کچھہ تعمیل نہین کیا تو ان تمام صورتون مین
عقد نکاح لازم نہین ہوتا اور نہ ایسے نکاح کا وعدہ شرعاً قابل نفاذ ہی اور نہ کا عقد معاہدہ نکاح کے بابت
موثر یا قابل تعمیل ہو سکتی ہی اور نہ خواستگاری کا شرعاً کوئی اعتبار ہی دیکھئے دستور القضات اور فتاوی قاضیخان

مسئلہ ۵ تعلیق بالشرط سے نکاح صحیح نہین ہو سکتا۔

توضیح ہندہ نے کسی مرد سے یون کہی کہ مین تجھہ سے نکاح کرتی ہون بشرطیکہ میرا باپ راضی ہو۔ تو نکاح صحیح نہو گا۔ دیکھئے غایۃ الاوطار صفحہ (۲۳) جلد دوسری مطبوعہ نولکشور

مسئلہ ۶ نکاح کرنا عورت زانیہ حاملہ کے ساتھہ جائز ہے۔

توضیح اگر کوئی عورت زنا سے حاملہ ہو تو اوس کے ساتھہ نکاح کرنا جائز ہی لیکن شوہر کو تا وضع حمل اوسکے ساتھہ مصاحبت نہ کرنی چاہئے اگر وہ مرد غیر زانی ہو (دیکھئے ہدایہ مجتبائی صفحہ (۲۹۲) بجلدین اولین) اگر زانیہ حاملہ سے زانی مرد نے نکاح کیا تو اوسکو اوسکے ساتھہ قبل وضع حمل کے بھی وطی کرنا باتفاق حضرت حنفی اور شافعی کے حلال ہی (دیکھو غایۃ الاوطار صفحہ (۲۰) جلد ۲)

مسئلہ ۷ نکاح اوس حاملہ کا باطل ہے جسکا حمل ثابت النسب معلوم ہو۔

توضیح اگر کوئی عورت (معلوم النسب حمل) رکھتی ہو یعنی اوسکو وطی ملک نکاح یا ملک یمین سے ہو اگر وہ عدت مین کیون نہو اوسکے ساتھہ نکاح جائز نہین اسواسطے کہ اوسکا نسب ثابت ہو اور اگر حمل کا زوجی سے ہو یا لونڈی کے لیے مالک سے ہو اور اوسکا اقرار کرتا ہو اور اگر اقرار نہ کرے تو نکاح حاملہ سے درست ہی (دیکھئے غایۃ الاوطار صفحہ (۲۰) جلد دوسری)

مسئلہ ۸ نکاح حنفی مذہب والیکا رافضی اور معتزلہ کے ساتھہ نا جائز ہی۔

توضیح رافضی اور معتزلہ مثل اہل کتاب کے ہین سنی عورت کا نکاح اون سے درست نہین ہی لیکن اہل سنت کو اونکے عورتون کے ساتھہ نکاح کرنا درست ہی کیونکہ علامہ خیر الدین رملی رحمہ نے اون کو از قبیل اہل کتاب قرار دیا ہے اور یہی قول اعدل الاقوال ہے اسواسطے کہ رافضیون کے کفر مین شک نہین بسبب اونکے اعتقاد کفریات کے (دیکھئے غایۃ الاوطار صفحہ ۱۸ و ۱۹ جلد ۲ —

رافضی رافضی بیاے نسبتی منسوب برافضہ ماخوذ ہی رفض سے جسکا معنی لغت مین چھوڑنا ہی وہ ایک فرقہ ہی فرق اہل اسلام سے جنہون نے زید بن علی بن حسین کو بعد اونکے بیعت کرنیکے چھوڑ دیا ہے لہذا اس لقب سے ملقب ہوئے —

معتزلہ ایک فرقہ ہی اہل اسلام سے جو قرآن مجید کو مخلوق کہتے ہین اور قیامت

مین دیدار الٰہی کے منکر ہین اور عباد کو خالق اپنے افعال کے جانتے ہین وغیر ذلک من القبایح۔

مسئلہ ۸ جب عورت اور مرد باہم اسلام لاوین تو اون کے درمیان وہی نکاح ثابت رکہا جاویگا جو حالت کفر مین تہا گو وہ نکاح ہمارے اصول کے خلاف ہوا ہو

تصریح کافرون مین بدون گواہون کے نکاح کرتے ہین اور عدت مین بہی اون کے نزدیک نکاح درست ہی جب اون زوجین مین قبل اسلام لانیکے ایسا نکاح منعقد ہوگیا تہا اور بعد زوجین نے ملکر اسلام لائے تو وہ زوجین اوسی نکاح پر ثابت رکہے جاوینگے (دیکہیے ہدایہ صفحہ ۳۲۴ جلدین اولین مطبوعہ مصطفائی) اور اگر صرف زوجہ نے اسلام لائی تو قاضی اوسکے مرد کو اسلام لانیکے لئے حکم کرے اگر اسلام لایا تو وہ عورت اوسیکی ہی اور اگر انکار کیا اسلام لانے سے تو قاضی اون دونون مین تفریق کرادے اور حضرت امام ابوحنیفہ و محمد رح کے نزدیک یہہ تفریق طلاق ہوجاویگی (دیکہیے ہدایہ صفحہ ۳۲۶ جلدین اولین) اور اگر زوجین ملکر اسلام لاوین اور وہ دونون محارم ہون تو بعد اسلام لانیکے بعد تفریق کرادیجاویگی (دیکہیے ہدایہ صفحہ ۳۲۵ جلدین اولین۔

مسئلہ ۹ مرتدہ عورت کے نکاح کی دوبارہ تجدید ہونی چاہیے۔

تصریح اگر عورت نکاح ٹوٹ جانیکے غرض سے ایسے کلمات کفر زبان پر لائے جن سے نکاح ٹوٹ جاتا ہی تو قاضی کو ضرور ہی کہ اوسکو بجبر مسلمان کرکے اوسکا نکاح اوسکے پہلے ہی شوہر کے ساتھہ تہوڑے مہر پر مثلاً ایکدینار پر زبردستی سے کرادے اگر اوسکا مرد راضی ہوا اور درصورت عدم رضا اوسکے اور کسی شخص کے ساتھہ اوسکا نکاح کرادیا جاے۔ (دیکہیے غایۃ الاوطار صفحہ ۵۷ جلد ۲)

مسئلہ ۱۰ ولی طمع کے غرض سے عورت کو اوسکے کفو مین نکاح کرنیسے مانع اور مزاحم نہین ہوسکتا۔

تصریح زینب کا بہائی زید جو فاسق اور بیباک ہی اگر طمع کے غرض سے اس بات پر راضی نہوتا ہو کہ زینب کا نکاح اپنے قبیلہ اور قوم مین کسیکے ساتھہ کردے تو شرعاً قاضی نافذ الحکم مجاز ہی کہ بلا مزاحمت زید کے زینب کا نکاح اوسکے قومی شخص کے ساتھہ زینب کے رضامندیکا پر پڑہادے (دیکہیے فتاوے شیبانی)

مسئلہ ۱۱ گونگا اپنے اشارہ معہودہ سے نکاح کراسکتا ہی۔

تصریح ایک گونگے شخص نے اپنے بالغہ لڑکیکا نکاح اپنے معہودہ اشارہ سے کردیا ہو اور وہ لڑکی راضی ہوگئی تو وہ نکاح نافذ ہوسکتا ہی۔ دیکہیے عقود دریہ صفحہ ۱۹ جلد اول مطبوعہ مصر

مسئلہ ۱۲ زوج زوجہ کے بہن کو بعد وفات زوجہ کے نکاح کر سکتا ہی گو ایک ہی روز زوجہ کے وفات پر گذرا ہو۔

تصریح عورت کے مرنے سے مرد پر عدت لازم نہین آتی بخلاف مرد کے مرنے سے عورت پر عدت لازم ہوتی ہی۔ دیکھیے عقود دریہ صفحہ ۳۰ جلد اول مطبوعہ مصر

مسئلہ ۱۳ جن لڑکیونکا ولی قاضی ہو تو قاضی اون لڑکیونکا نکاح اپنے ساتھ یا اپنے بیٹے کے ساتھ نہین کرا سکتا۔

تصریح جب نابالغ یا مجنون لڑکیان لاوارث ہو جائین تو اونکے نکاح کرا دینے کی ولایت قاضی کو ہوجاتی ہی۔ تو اب قاضی ولایۃً اون لڑکیون کا نکاح اپنے ذات یا اپنے بیٹے کے ساتھ نہین کرا سکتا۔ کیونکہ قاضی کا تصرف درحقیقت حکم ہی اور قاضی کو اپنے ذات یا بیٹے کے لئے حکم نہین جائز ہی برخلاف دوسرے اولیا کے۔ دیکھیے فتاوی

مسئلہ ۱۴ قاضی وغیرہ لاوارث کے نکاح مین اجرت نہین لے سکتا

تصریح قاضی جیسے بچون کے نکاح مین اجرت نہین لے سکتا کہ جنکا نکاح کر دینا قاضی پر ولایۃً واجب ہی جیسے صغیر اور مجنون لاوارث کا نکاح اور جن بچون کا نکاح کر دینا واجب نہو جیسے وارث دار کا نکاح اوس حالت مین قاضی کو اجرت کا لینا شرعًا و حکمًا حلال ہے دیکھیے فتاوی قنیہ اور فتاوی خلاصہ اور فتاوی فیض الکرکی۔

مسئلہ ۱۵ مرد اپنی منکوحہ کو بغیر رضا اوسکے وطن اصلی سے باہر نہین لیجا سکتا اگرچہ اوسکا مہر بھی ادا کر چکا ہو۔

دیکھیے رد المحتار جلد ۲ صفحہ ۳۷۰ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی۔

مسئلہ ۱۶ شیطی صغیر لڑکیونکا نکاح بدون بالغ ہونے اور رضامندی اون کے فرضی ہولے کے نکاح کرا دینے سے منعقد نہین ہو سکتا

تصریح شریعت مطہرہ نے غلام باندی کو صرف بوجہ کفر و لحوق دار الحرب اور غلبہ مسلمانون کے اونپر مال قرار دیکر بزمن کمال ذلت و خواری صحت خرید و فروخت کا حکم فرمایا پس سوا ایسے غلام باندی یا اون کے اولاد کے جو کسی قسم کا حق آزادگی اونہین حاصل نہین ہی خرید و فروخت جائز نہین کیونکہ فی الحقیقت وہ حر ہین اور ایسے حر کو بیچکر پیسا کہانا حرام ہی کہ تمام کتب فقہ مین اوسکی تصریح ہی اور جو حکم جواز بیع حر کا بعض حواشیات مین محیط

سے بروایت امام محمد رح بہ حالت قحط وتحمصہ کے مفہوم ہوتا ہی وہ صرف بخوف تلف جان وبضرورت بچانے نفس کے ہلاکت سے ہی یعنی اگر کوئی شخص بسبب قحط یا بباعث کسی اور ضرورت کے جان کے تلف کا خوف کرتا ہی تو اوسکو جایز ہی کہ اپنے آپ کو یا اولاد کو فروخت کر کر اون کے پیسے سے قوت لایموت وسد رمق کرے۔ اور جو اباحت وحلت کہ بوجہ ضرورت پیدا ہوتی ہی بعد رفع ضرورت کے وہ حکم باقی نہین رہا کرتا جیسا کہ میتہ کو مخمصہ مین کہانیکی اجازت ہی لیکن بعد رفع خوف ہلاکت کے وہ اسپر حرام ہوجاتا ہی اسیطرح اگر کسی نے اپنی ذات یا اولاد کو فروخت کر کر کچھہ پیسہ جمع کیا تہا کہ ایسے مین اوسکی وہ شدت رفع ہوگئی تو وہ باقی پیسا اوسکو اپنے صرف مین لانا جایز نہین بلکہ اوسکے مالک کو دریافت کر کے حوالہ کرنا ضرور ہی۔ الحاصل جواز بیع ایسے مضطر کا محض حیلہ ہی حفظ نفس کے لئے نہین مرتب ہوسکتے ہین اوسپر احکام ملک جواز استمتاع وغیرہ کے اور جو روایت امام محمد رح سے کہ بعض حواشیات مین محیط سے جواز وطی ایسے مبیعہ کی سمجھی جاتی ہے وہ محض واسطے رفع حد زنا کے ہی اوسکو درحقیقت وطی پر شبہ سمجھنا چاہئے کہ جواز بیع کے ضمن مین حلت استمتاع کا شبہ پیدا ہونے سے وہ حد ساقط ہوگئی جب اس تمام تقریر سے یہہ بات ثابت ہوئی کہ قحط کے لونڈی غلام پر کوئی حکم بیع کا نافذ نہین ہوتا ہی تو مولی اوسکا درحقیقت مولی نہوا اور کوئی اقتدار اوسکو اوس کے ذات پر نہین رہا تو بغیر رضا اونکے ذات کے مولی نبات کے نفاذ نکاح مین مستبد نہین ہوسکتا

مسئلہ زوجہ اپنے زوج کے مفقود ہوجانے سے دوسرا نکاح کرسکتی ہی

تصریح مفقود اوسکو کہتے ہین کہ وہ چلا گیا ہو اور اوسکا مرنا اور جینا معلوم نہو اور اوس کے غائب بے خبر ہوجانے پر وقت ولادت سے اوس غائب کے نو دسال گذر گئے ہون۔ یا اوس کے فقدان مین اتنا انتظار کیا گیا ہو کہ اس مفقود کے جیسے ہم عمر لوگ سب مرگئے ہون اور زوجہ کے درخواست کے بعد حاکم دارالقضا نے اوس کے موت کا حکم دیا ہو اور وقت حکم سے موت کے چار مہینے دس دن ایام عدت وفات تمام ہوچکے ہون تب اوسکو بنا بر مذہب حضرت امام اعظم کے دوسرا نکاح کرنا جایز ہے اور اگر نکاح کے بعد زوج اول آگیا تو زوجہ کو زوج ثانی سے پہر واپس نہین لے سکتا۔ اور امام مالک رح نے فرمایا ہی کہ جب زوج کے مفقود ہی پر چار سال گذر جائین تو قاضی درمیان زوجین کے تفریق کرا دے اور وہ عورت عدت وفات بیٹہہ جاوے اوسکے بعد جہان چاہے

کرلے - اور امام شافعی رح کو بھی مذہب قدیم مین امام مالک کے قول سے اتفاق ہے اور
امام احمد حنبل اوس کے فقدان کے حالت پر حکم دیتے ہین یعنے اگر اوس حالت سے
اوسکا مرنا پایا جاتا ہو تو اوسے مرا تصور کرنا چاہیئے ورنہ نہین مثلاً کوئی شخص لڑائی کے
دو صفوں مین گم ہوا یا جہاز ٹوٹ گیا یا ایسے نزدیک کے کام کو گیا کہ بالکل جلد ہی سے
لوٹ کر آسکتا تھا نہ آیا تو ایسے صورتوں مین بعد چار برس کے اوسکی جورو عدت موت بیٹھ
سکتی ہے ورنہ تاریخ پیدایش سے نوے سال گذرنیکے بعد صاحب جامع الرموز کہتا ہے کہ مواضع ضرورت
مین امام مالک کے قول پر فتوے ہے صاحب نہر الفایق وغیرہ نے اعتراض کیا ہے کہ ہمین
کوئی سبب نہین ہے کہ امام مالک کے مذہب پر حکم کرین کس لیئے کہ حاکم مالکی المذہب کیطرف
رجوع ہونا ممکن ہے علامہ ابن عابدین شامی کہتے ہین کہ کلام اس مین ہے کہ جس جگہ ضرورت متحقق
ہو اور وہان مالکی المذہب نہو تو حنفی اس مسئلہ پر حکم دیسکتا ہے - دیکھئے مسئلہ کو در المختار مطبوعہ مجتبائی
دہلی جلد (۳) صفحہ (۳۰۲) اور فتاوے عالمگیریہ اور ہدایہ کے باب المفقود مین -

مسئلہ ۱۸ نکاح موقت اور متعہ دونون باطل ہین -

تصریح نکاح موقت اوسکو کہتے ہین کہ مرد عورت سے اشہاد دو شاہد کے
وقت معین مثلاً دس دن کے لیئے نکاح کرے ایسا نکاح ہرگز صحیح نہین دیکھئے ہدایہ صفحہ ۲۹۲ و ۲۹۳
اور نکاح متعہ اوسکو کہتے ہین کہ مرد عورت کو کسی مقدار معین مال سے ایک مدت معین تک اپنے پاس
رکھے اور متمتع ہووے اور اسمین ایجاب و قبول شرط ہے اس سے واضح ہوا کہ فرق درمیان نکاح
موقت اور نکاح متعہ کے شہادت کے تحقق و عدم تحقق کا ہے اور جمہور امت کا اسپر اتفاق
ہے کہ یہ نکاح جنگ خیبر اور جنگ مکہ مین جایز ہوا تھا پھر اوسکو جناب سرور کائنات صلعم نے
ابداً حرام فرمایا دیکھئے صحیح بخاری اور صحیح مسلم

بحث تنقیحات

قاضی کو چاہیئے کہ انعقاد نکاح کے قبل حسب ذیل تنقیحات قایم کرے
تنقیح اول تم لوگ جو درمیان متعاقدین کے نکاح ہی
کرانا چاہتے ہو دیانتہً بیان کرو کہ عاقدین سے تمہارا کیا رشتہ
تصریح اکثر ایسا ہوتا ہے کہ صرف اجازت انعقاد نکاح کے حاصل کرنیکے لیئے
اجنبی لوگ حاضر ہو کر پروانگی انعقاد نکاح کی حاصل کرتے ہین اور اصل وکیل متعاقدین

مجلس نکاح مین حاضر نہین رہتے لہذا حاکم دار القضا کو اصل اولیاء متعاقدین کے استرضا کا علم حاصل نہین ہوتا حالانکہ اولیاء متعاقدین کے رضامندی کا علم حاکم دار القضار کو ہونا نہایت ضروریات سے ہے پس چاہیئے کہ اولیاء متعاقدین اصالتًا یا وکالتًا حاضر ہوکر نکاح کی اجازت کی درخواست پیش کرین تا کہ آیندہ کوئی ولی الفقاء نکاح کے بعد اپنی عدم رضامندی کا انکار نہ کر سکے۔

تنقیح دوم۔ تم جو بہ قرابت اپنی ظاہر کرتے ہو تمہارے سوائے اور بھی کوئی متعاقدین کے رشتہ دار ہین۔

تشریح۔ اس تنقیح کی اسلئے ضرورت ہے کہ ولی قریب جس کو صغار کے نکاح کرا دینے کا حق ہے بخوبی تشخیص ہو جاوے اور ولی قریب کے ہوتے ہوے ولی بعید کو خود رائے سے نکاح کرا دینیکا موقع نہ ملے۔

ولی۔ شرع مین اوس کو کہتے ہین جو بالغ اور عاقل اور وارث ہو اگرچہ فاسق ہو بنا بر مذہب صحیح کے بشرطیکہ حرمت کھونے والا نہو۔

پھر ولایت حسب ذیل چار سببون سے ترتیب وار ثابت ہوتی ہے یعنے پہلے سبب کے اولیاء موجود ہوتے ہین تو دوسرے اور کسی قسم کے اولیاء کو حق نہین ایسا ہی دوسرے تیسرے چوتھے مین بھی ترتیب سمجھی جاوے۔

سبب اوّل۔ ولایت نسبی جو عصبات کو حاصل ہے۔

سبب دوم۔ ولایت ملکی جو مالک کو بہ نسبت اپنے لونڈی غلام کے حاصل ہے

سبب سوم۔ ولایت اعتاق جو آزاد کنندہ کو بہ نسبت آزاد شدہ کے حاصل ہے

سبب چہارم۔ ولایت امامت جو حاکم یا قاضی وقت کو بہ نسبت صغار لاوارث کے حاصل ہے۔

(پھر عصبات کے ولایت مین حسب ذیل ترتیب متحقق ہے)

عصبات مین سے اول بیٹے کو ولایت حاصل ہے اور بر تقدیر نہونے اوسکے پوترے اور وہ نہ ہونے پر پرپوترے وغیرہ کو نیچے تک حاصل ہے بعدہٗ باپ کو اور وہ نہو تو اوس کے دادا کو اور وہ بھی نہو تو پڑدادا کو اور اسی طرح اوپر تک بعدہٗ حقیقی بہائی۔ بعدہٗ پدری بہائی۔ بعدہٗ حقیقی بہائی کا بیٹا۔ بعدہٗ پدری بہائی کا بیٹا اسی طرح نیچے تک۔ پہر سگا چچا۔ پہر سوتیلا چچا باپ کے طرف سے پہر سگے

چچا کا بیٹا - پھر سوتیلے چچا کا بیٹا اسی طرح نیچے تک پھر باپ کا سگا چچا - پھر باپ کا سوتیلا چچا - پھر باپ کا سگا چچیرا بھائی پھر باپ کا سوتیلا چچیرا بھائی باپ کے طرفسے پھر اسی طرح اولاد اون کی بعدہٗ والدہ بعدہٗ سگی بہن بعدہٗ سوتیلی بہن باپ کیطرف سے پھر والدہ کی اولاد پھر ذوی الارحام بعدہ حاکم بعد قاضی اگر حاکم نے اوس کو توقیع مین نکاح کرانے کی اجازت دیا ہو - اس ترتیب ولایت کے بیان کرنے سے صرف یہی غرض ہے کہ ان اولیا مین سے جو قریب تر ہین اون کے بغیر رضا کے بعید کے نکاح کرانے سے نکاح جایز نہ ہوگا ہان اگر ولی قریب صغیر یا مجنون یا مملوک یا تین شبانہ روز کی مسافت پر ہو تو اوس بعید کو نکاح کرا دینے کا حق حاصل ہو جاتا ہے اور بعد نکاح کے ولی قریب اوس نکاح کو جو اوسکی غیبت کی وجہ سے ہوا ہے منسوخ نہین کرا سکتا - دیکھئے نہایۃ الاوطار صفحہ (۳۵) -

(ولایت کے حسب ذیل دو قسم ہین)

قسم اول - ولایت استحبابی -

تصریح - حرہ بالغہ عاقلہ کا نکاح عام اس سے کہ وہ بکر ہو یا ثیبہ بغیر ولی کے اپنے کفو مین صحیح ہے لیکن ولی کی حضوری ایسی حال مین مستحب ہے کیونکہ سید الائمہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ و حضرت ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے صحت اس نکاح کی اجازت ولی پر موقوف نہین رکھا اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس طرف رجوع فرمایا ہے لہذا ولی کا ہونا ایسے نکاح کے لئے ضروری نہین ہے دیکھئے ہدایہ صفحہ (۲۹۳) جلدین اولین

قسم دوم - ولایت زیر دستی -

تصریح - نابالغ لڑکی او مجنونہ اور باندی جو اپنے ذات سے تصرفات کا اقتدار نہین رکھتے اون کا نکاح اولیا اور مالک کی اجازت پر منحصر او موقوف ہے دیکھئے غایۃ الاوطار صفحہ (۲۴) جلد (۲)

مسئلہ ۱۹ نکاح بسبب صریح نقصان اور ولی فاسق اور وصی کے انعقاد سے منعقد نہین ہو سکتا -

تصریح - اگر چچا اپنی صغیرہ بھتیجی کا نکاح اپنے بیٹے کے ساتھ صریح نقصان سے یا کسی غیر کفو کے ساتھ کرا دے یا کوئی ایسا ولی بے باک اور بد تدبیر عام اس سے کہ وہ ولی باپ ہے یا دادا اور اس کا فسق معروف ہو اور وہ اپنی ولایت سے نکاح کرا دے - یا کسی شخص نے کسی اجنبی کو مرتے وقت اپنی یتیم کے نکاح کرانیکی وصیت کیا ہو اور ایسا وصی اپنی وصی ہونیکے راہ سے نکاح کر دے تو ہرگز صحیح نہین دیکھئے عقود دریہ صفحہ (۳۶) جلد اول مطبوعہ مصر او غایۃ الاوطار صفحہ (۱۳) جلد (۲)

وصی - اوس کو کہتے ہین کہ کسی نابالغ کی جایداد وغیرہ کی اصلاح کے لئے کوئی سرپرست مقرر کیا جاوے عام ہے اوس سے کہ وہ اوسکا رشتہ دار ہو یا نہ ہو۔

تنقیح سوم - آپس مین دولہ اور دولہن کے نسبی کیا ناتا ہے

تصریح - اللہ جل شانہ نے سات ناتے سے حرمت نسبی ثابت فرمایا ہے۔ ماں بیٹی بہن - پہوپی - خالہ - بہتیجی - بہانجی -

مان - سے عرف شرع مین وہ سب عورتین مراد ہین کہ جس کے طرف اُس عاقد کا نسب منتہی ہو خواہ ماں کیطرف سے خواہ باپ کے طرف سے جیسا کہ نانی پرنانی دادی پردادی یہہ سب ماں کی حرمت مین داخل ہین۔

بیٹی - سے وہ تمام عورتین مقصود ہین کہ جس کا نسب انسان کے طرف خواہ بواسطہ یا بغیر واسطہ منتہی ہو جیسا کہ بیٹی پوتی یا نواسی پرنواسی وغیرہ یہہ سب بیٹی کی حرمت مین داخل ہین

بہن حقیقی اور علاتی اور اخیافی بہن مراد ہین اور یہہ سب بہن کی حرمت مین داخل ہین

پہوپی - پہوپی سے اوس مرد کی بہن مراد ہے جس کے جانب انسان کا نسب منتہی ہو خواہ باپ کی پہوپی ہو یا دادا کی اسی طرح نانا کی بہن یہہ سب پہوپی کی حرمت مین داخل ہین

خالہ - یعنی جس عورت کیطرف انسان کا نسب منتہی ہو اوسکی بہن خالہ ہے خواہ ماں کی بہن حقیقی یا علاتی یا اخیافی ہو نانی یا پرنانی کی بہن یہہ سب خالائین مرد پر حرام ہین۔

بہتیجی - خواہ عینی بہائی کی بیٹی ہو یا علاتی یا اخیافی کی یہہ سب بہتیجیان حرمت بہتیجی کے داخل ہین۔

بہانجی - خواہ حقیقی ہو یا علاتی ہو یا اخیافی یہہ سب بہانجیان حرمت مین بہانجی کی داخل ہین

یہہ تمام عورتین مسبوق الذکر جو نمبر (۱) سے نمبر (۷) تک ذکر کئے گئے وہ عورتین ہین کہ نکاح کبہی اور کسی وجہ سے نکاح درست نہین بلکہ اون کو محرمات ابدیہ کہتے ہین۔

تنقیح چہارم - کیا دولہ دولہن نے ڈہائی سال کی عمر مین یکدوسرے کی ماں یا یکدوسرے کے مرضعہ کا - (طرفین سے یا یکطرفہ) دودہ پیئے ہین

تصریح - چونکہ عورتین نسب کی جہت سے حرام ہین وہ تمام رضاع کیوجہ سے بہی حرام ہو جاتے ہین لہذا اس تنقیح کی ضرورت ہوئی اور دریافت کرنا پڑا تاکہ مرضعہ کی ماں - اور بیٹی اور اوسکی بہن اور خالہ اور بہتیجی - اور بہانجی - اور پہوپی یہہ سب حرام سمجھی جائین اور انکے درمیان نکاح نہ ہونے پاے۔

چند صورتیں [illegible] خلاف نسب کے حسب ذیل الیسی ہین جنمین نکاح
حلال ہے

(حلال ہے [illegible] پوتے کی مان)

اوسکی پہلی صورت [illegible] پوتے کی رضاعی مان مثلاً زید کا بیٹا محمود [illegible]
اور محمود کا بیٹا خالد [illegible] اگر خالد کو ایک اجنبیہ عورت کریمہ نے دودھ پلایا تو زید کو کریمہ سے نکاح
کرنا حلال ہے برخلاف نسب کے پوتے کی مان [illegible] دادا کو حلال نہین اسواسطے کہ خالد
کی مان زوجہ ہے محمود کی تو بہو ہوئی زید کی

اوسکی دوسری صورت یہہ کہ رضاعی پوتے کی نسبی مان اسطرح سے کہ اپنی
مثال مین محمود کی زوجہ نے بکر کو دودھ پلایا تو زید کو بکر کی نسبی مان سے نکاح درست ہے

اوسکی تیسری صورت یہہ کہ رضاعی پوتے کی رضاعی مان مثلاً بکر کو
زوجہ محمود کے سواے اگر [illegible] نے دودھ پلایا ہو تو [illegible] زید کو حلال ہے

اوسکی چوتھی صورت یہہ کہ نسبی بیٹے کی رضاعی نانی مثلاً [illegible] بیٹے
عبد اللہ کو حمیدہ نے دودھ پلایا تو حمیدہ کی مان [illegible] نانی ہوئی عبد اللہ کی [illegible] زید کو حلال
ہے برخلاف نسب کے عبد اللہ کی نانی نسبی [illegible] زید کی [illegible]

اوسکی پانچوین صورت یہہ کہ رضاعی بیٹے کی نسبی یا رضاعی نانی مثلاً
زید کا بیٹا ہے رضاعی خالد اور اس کا نام [illegible] کی نانی نسبی ہو یا رضاعی زید کو حلال ہے

(حلال ہے بہن کی مان)

اوسکی پہلی صورت یہہ کہ مان رضاعی ہو اور بہن نسبی مثلاً زید کی سگی بہن
کو فاطمہ نے دودھ پلایا تو زید کو فاطمہ سے نکاح درست ہے

اوس کی دوسری صورت یہہ کہ بہن رضاعی ہو اور اوسکی مان نسبی
جیسے زید کی رضاعی بہن رشیدہ ہے تو زید پر رشیدہ کی مان نسبی حلال ہے

اوس کی تیسری صورت یہہ کہ مان بھی رضاعی ہو اور بہن بھی رضاعی چنانچہ
مثال مذکور مین رشیدہ کی رضاعی مان زید پر حلال ہے

(حلال ہے بیٹے کی بہن)

اوسکی پہلی صورت یہہ کہ بہن رضاعی اور بیٹا نسبی ہو چنانچہ زید کا بیٹا ہے

خالد اور اوس کی رضاعی بہن ہو فریدہ یعنے خالد اور فریدہ ایک اجنبی عورت کا دودہ پیا تو زید کو فریدہ حلال ہے۔

اوس کی دوسری صورت یہہ کہ بیٹا رضاعی ہو اور بہن نسبی جیسے زید کا بیٹا احمد ہو رضاعی اور احمد کی بہن نسبی رحیمہ ہو تو زید پر رحیمہ حلال ہے۔

اوس کی تیسری صورت یہہ کہ بیٹا بہی رضاعی اور اوسکی بہن بہی رضاعی جیسی کہ مثال سابق مین احمد کی بہن رضاعی زید پر حلال ہو۔

(حلال ہے بہائی کی مان)

اسکی بہی تین صورتین ہین چنانچہ اوسکی تفصیل بہن کی مان مین مذکور ہو چکی ہے

(حلال ہے ماموں کی مان)

اوس کی پہلی صورت یہہ کہ زید کے ماموں نسبی کو دودہ پلایا اجنبیہ نے تو زید کو ماموں کی دائی حلال ہو۔

اوس کی دوسری صورت یہہ کہ زید کے رضاعی ماموں کی نسبی مان زید کو حلال ہے۔

اوس کی تیسری صورت یہہ کہ زید کے رضاعی ماموں کی رضاعی مان زید پر حلال ہو اور اگر ماموں اور اوسکی مان دونوں نسبی ہوں تو حلال نہین اسواسطے کہ ماموں کی مان یا سگی نانی ہو یا نانا کی منکوحہ۔

(حلال ہے بیٹے کی بیوی)

اوس کی پہلی صورت یہہ کہ زید کا بیٹا نسبی ہو حسن اور اوسنے دودہ پیا اجنبی عورت کا جو زوجہ ہے خالد کی اور خالد کی بہن ہو عطیہ تو عطیہ رضاعی بیوی ہوئی حسن کی سو عطیہ زید پر حلال ہو۔

اوس کی دوسری صورت یہہ کہ زید کا بیٹا رضاعی ہو خالد سو خالد کے نسبی عمہ زید پر حلال ہو۔

اوس کی تیسری صورت یہہ کہ خالد نے زید کے زوجہ کے سوا کسی کا دودہ پیا تو کریمہ کے خاوند کی بہن زید پر حلال ہے اور اگر بیٹا اور اوسکی عمہ دونوں نسبی ہو

تو زید پر اوسکی بہن حلال ہوگی کیونکہ وہ بہن ہے زید کی دیکھیئے غایۃ الاوطار صفحہ (۴۳) ۲۲ جلد (۲)

رضاع - عورت کی چھاتی سے دودھ چوسنے کو کہتے ہیں مدت رضاعت میں خاص ہے کہ وہ چوسنا ایک گھونٹ ہو عورت کنواری نو برس کی عمر والی سے یا عورت مردہ یا زندہ سے اور مدت رضاعت حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ڈھائی سال یعنے تیس مہینے قمری کے اندر اگر بچہ کسی کا دودھ پیئے گا تو حرمت رضاعت ثابت ہوجائیگی۔

تنقیح پنجم - کیا عاقد پہلی عورت متوفیہ کی وجہ سے اس عاقد کے ساتھ کیسا ناتا رکھتی ہے—

تشریح - اکثر دیکھا گیا کہ زوج اپنی زوجہ کے وفات کے بعد اوسی زوجہ کے قرابت داروں میں سے کسی کا خواستگار ہوتا ہے ایسی حالت میں یہہ دریافت کرنا ضرور ہوگا کہ یہہ عورت مخطوبہ پہلی عورت متوفیہ کی وجہ سے اس عاقد پر حلال ہے یا نہیں کیونکہ ہر عورت کا اصول نکاح صحیح کرنے کے وجہ سے اوسکے شوہر پر ہمیشہ کو حرام ہیں عام اس سے کہ اوس عورت سے صحبت کی ہو یا نکی ہو - اور نیز عورت کے فروع بشرطیکہ اوس عورت سے صحبت کی ہو ہمیشہ کو اوسکے شوہر پر حرام ہیں - نکاح صحیح سے یہاں وہ مراد ہے کہ مکلف نے اپنا نکاح کرلیا ہو یا صغیر و مجنون کی جانب سے ولی نے قبول کیا ہو یہاں تک کہ اگر کسی نے چار پانچ برس کے بچے کا نکاح اوسی کے قبول پر کیا تھا اور پھر وہ منکوحہ مرگئی یا اوس کے گھر نہیں آئی تو اوس کی ماں اوسکے شوہر پر حرام نہیں ہے کیونکہ وہ نکاح درحقیقت درست نہ تھا۔

مسئلہ ۲۰ - زنا وغیرہ سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہوجاتی ہے

تشریح - اگر کسی شخص قابل شہوت نے عورت قابل شہوت سے زنا کیا یا شہوت سے اوس کو ہاتھ لگایا اور اس عورت نے اوس کو شہوتاً ہاتھ لگائی - یا مرد نے شہوتاً عورت کے ستر خاص کو دیکھا یا عورت نے ذکر کو شہوتاً دیکھی ہو تو جیسی حرمت نکاح سے ثابت ہوتی ہے اوسی طرح حرمت زنا اور شہوت سے چھونے اور شہوت سے بدن کو دیکھنے سے بھی ثابت ہوتی ہے مگر یا سوای زنا کے سب میں شرط یہہ ہے کہ انزال نہوا ہو۔

مصاہرت سسرالی رشتہ داری کو کہتے ہیں عام اس سے کہ وہ رشتہ نکاح کے سبب ہو یا زنا کے یا وطی بشبہ وغیرہ کے سبب سے ثابت ہو۔

تنقیح ششم - کیا اس عاقد کی اور بھی کوئی عورت زندہ ہے

جو اس عاقدہ کے ساتھ قرابت رکھتی ہو۔

تصریح۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اپنی منکوحہ عورت پر اوسکی بہن لاتے اور ان
میں سے دوسری کو گھر کرتے ہیں ایسی حالت میں یہہ دریافت کرنا ضرور ہوگا کہ اون کے درمیان
ایک دوسرے کا محرم ہے یا نہیں کیونکہ جمع کرنا ہر دو ذی رحم محرم کا مثلاً دو بہنوں کا اور
خالہ بھانجی کا اور خالہ پھوپی کا اور پھوپی بھتیجی کا عام اس سے کہ یہہ ہر دو ذی رحم محرم آپس میں حقیقی
ہوں یا علاتی یا اخیافی حرام ہے مگر ملکیت یمین میں جمع کرنا منع نہیں ہے یعنے دو بہنوں کو
جو لونڈیاں ہوں ایک ساتھ خرید کرنا مضایقہ نہیں ہے مگر دونوں سے صحبت نہ کرے

تنقیح ہفتم۔ کیا اس عاقدہ کا کوئی شوہر زندہ موجود ہے۔

تصریح۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حالت صغر میں شادی کر کر دولہن کو دولہے کے
یہاں روانہ نہیں کرتے اور اوس دولہے سے ناراض ہو کر دوسرے کے یہاں بٹھال کر دوسرا
نکاح کرا دیتے ہیں لہذا اس تنقیح کی ضرورت ہوئی اور یہہ دریافت کرنا پڑا کہ یہہ عورت کسی کی
منکوحہ تو نہیں ہے کیونکہ شوہر دار عورتوں کا بموجب حکم قانون آسمانی کے کسی کو نکاح کرنا جائز نہیں

۲۱ مسئلہ۔ کوئی قاضی کسی شوہر دار عورت کا دوسرا نکاح نہیں پڑہا سکتا
ہاں جبکہ زوج اول مر جاوے اور دو شخص اوسکے مرنے کی
گواہی دیں اور بیان کریں کہ ہم نے اوسکے جنازہ کی نماز پڑہی
ہے یا ہم نے اوسکو دفن کیا ہے تب دوسرا نکاح وقت موت
سے انقضای عدت وفات کے بعد پڑہا سکتا ہے

تصریح۔ شہادت موت میں ایک شخص کی گواہی قضاء قاضی کے لئے ہرگز
معتبر نہیں ہے اور نہ قاضی بدون دو شخص کے گواہی کے موت کا حکم دے سکتا ہے لہذا دو گواہ کا
ہونا ضرور ہوا۔ اور اگر موت کے وقت ایک ہی شخص تھا عام اس سے کہ وہ کہیں مر گیا ہو اوسکا
طریقہ واسطے قبول ہونے شہادت کے یہہ ہے کہ وہ دوسرے کو خبر دے موت کی پھر دونوں
ملکر قاضی کے پاس گواہی دیں تب قاضی اوسکے موت کا حکم دیگا اور جب حکم دیا گیا اور اوس نے دوسرا
نکاح بھی کر لی اور شوہر اول زندہ ہو کر آیا تو اپنی زوجہ کو بعد انقضای عدت واپس لے لیگا دیکھئے
فتاوی عالمگیریہ اور فتاوی خلاصہ

تنقیح ہشتم۔ کیا حرہ منکوحہ کے ہوتے ہوئے لونڈی سے تو نکاح نہیں کیا جاتا

تصریح۔ چونکہ کسی شخص کا بموجودگی حرہ منکوحہ کے باندی سے نکاح جائز نہین ہے
اور نہ دونوں سے بوقت واحد نکاح مین اکٹھا کرنا درست ہے لہذا اس تنقیح کی ضرورت ہوئی
باندی۔ سے وہ عورتین مراد ہین جو مسئلہ ۱۶ مین ذکر کی گئین آج کل کے
زمانہ مین جو مغلی لڑکیان موجود ہین وہ باندیان نہین ہین بلکہ ملازمہ ہین اون سے نکاح باوجود
حرہ کے جائز ہے۔

تنقیح نہم۔ کیا یہ عورت ناکح کی مطلقہ ثلثہ ہے جس سے دوبارہ نکاح کیا جاتا ہے

تصریح۔ جب کوئی شخص اپنی عورت کو تین طلاق دیتا ہے تو خاوند اور بی بی کا
علاقہ مرتفع ہو جاتا ہے اور اون دونوں مین دوسرا نکاح صحیح نہین ہوتا تا آنکہ وہ حلالہ نہو یعنے دوسرے
نکاح اور وطی کئے جا کر جدائی حاصل نہ کی ہو اور ایسا ہی حرام ہے نکاح کرنا صغیر کے عورت مطلقہ ثلثہ
سے کیونکہ صغیر کا طلاق دینا بالکل لغو ہے اور اوس کا نکاح تا بلوغ اوس کے ایسا مستحکم ہے کہ طلاق سے
بہی زائل نہین ہوتا۔

تنقیح دہم۔ کیا یہ عورت کسی کی معتدہ ہے

تصریح۔ معتدہ اوس عورت کو کہتے ہین کہ وہ عورت اپنے نفس کو ایک
مدت معین تک نکاح اور وطی سے باین غرض روک رکہے کہ جو اثر نکاح اور فراش سابق کا باقی رہا ہو
جاتا رہے اور یہہ عدت عورت پر تین وجہ سے واجب ہوتی ہے ایک تو طلاق کی وجہ سے دوسرا
فسخ نکاح کے سبب سے تیسرا بیوہ ہو جانے کے باعث سے مثلاً کوئی مدخولہ عورت طلاق یا
فسخ کے باعث عدت میں بیٹھی ہو عام اس سے کہ وہ عدت طلاق بائنہ سے ہو یا طلاق رجعی سے
یا طلاق ثلثہ سے اوس کے لئے عدت تین حیض کی مقرر ہے جبکہ اس معتدہ کو حیض آتا ہو ورنہ
تین مہینے کی عدت ہے یا کوئی عورت شوہر کے مرجانے سے عدت بیٹھ گئی ہو عام اس سے وہ بیوہ
صغیرہ ہو یا کبیرہ یا کافرہ یا مسلمہ موطوءہ یا غیر موطوءہ اوس کے لئے عدت چار مہینے دس دن
کی مقرر ہے پس کوئی شخص بدون اختتام ایام عدت کے کسی حالت مین کسی معتدہ عورت کے ساتھ
نکاح نہین کرسکتا اور ایسا ہی حاملہ عورت کے ساتھ عام اس سے کہ وہ حاملہ حرہ ہو یا لونڈی یا مطلقہ
یا بیوہ بدون وضع حمل کے نکاح نہین کرسکتا کیونکہ عدت سے مقصود حفظ النسب اور انتظار رفع
موانع شرعی ہے لہذا حسب ذیل صورتون مین عدت اور رفع موانعات شرعی کا انتظار کرنا فرض ہوگا

صورت اول۔ کسی مسلمان کو دوسرے شخص کے معتدہ سے زمان عدت میں نکاح کرنا درست نہیں ہے خواہ وہ عدت کسی اون تین وجہ مسبوق الذکر سے لاحق ہو

صورت دوم۔ ہر شخص کو اوسکے موطوءہ کے عدت مین اوس موطوءہ کی بہن اور اوسکی پھوپی اور خالا اور بھانجی اور بھتیجی سے نکاح جائز نہیں ہے خواہ وہ وطی بہ نکاح صحیح ہوا ہو یا کسی شبہ سے ہو۔

صورت سوم۔ کوئی شخص چوتھی عورت کے عدت مین پانچوین کے ساتھ نکاح نہین کرسکتا خواہ وہ عدت نکاح صحیح سے ہو یا فاسد سے یا وطی بہ شبہ سے ہو۔

صورت چہارم۔ مسلمان شخص اپنی بی بی کے طلاق کی عدت مین باندی کے ساتھ نکاح نہین کرسکتا۔

صورت پنجم۔ مسلمان شخص اپنی زوجہ مطلقہ ثلثہ کے ساتھ بغیر حلالہ ہونے اوسکے نکاح نہین کرسکتا۔

صورت ششم۔ مسلمان شخص اپنی خریدی ہوئی لونڈی کے ساتھ قبل استبرا کے وطی نہین کرسکتا لیکن استبرا کے بعد یعنے ایک حیض آجانیکے بعد وطی کرسکتا ہے۔

صورت ہفتم مسلمان شخص اوس عورت کو کہ زنا سے حاملہ ہوئے ہو نکاح کر کے قبل ولادت وطی نہین کرسکتا ہے ہان اگر اوس کا زانی اپنی مزنیہ حاملہ سے نکاح کرے اور قبل ولادت وطی کرنا چاہئے تو مضایقہ نہین۔

صورت ہشتم۔ مسلمان شخص قبل ولادت اوس عورت حربیہ حاملہ کے کہ دار الحرب مین مسلمان ہو کر دار الاسلام مین آئی ہو نکاح نہین کرسکتا۔

صورت نہم۔ مسلمان شخص اوس عورت حربیہ سے جو دار الحرب سے گرفتار ہو کر آئی ہو خواہ صغیرہ ہو یا کبیرہ بغیر ایکبار حیض آنے یا ایک مہینے گذرنیکے وطی نہین کرسکتا

صورت دہم۔ مسلمان شخص اپنی مکاتبہ کو بغیر آزاد کرنے یا عاجز ہوجانے اوس کے بدل کتابت سے نکاح نہین کرسکتا۔

صورت یازدہم۔ مسلمان شخص عورت بت پرست اور مجوسیہ اور مرتدہ کو بغیر مسلمان ہوئے نکاح نہین کرسکتا۔ دیکھئے باب العدت کو خاتمہ الاوطار اور کنز بیز

تنقیح یازدہم۔ کیا یہہ عورت مشترکہ تو نہین ہے۔

تشریح - جو عورتین ایسی کافرہ ہون کہ صاحب کتاب نہین ہین
جیسے کہ ہندوستان کی بت پرست یا آتش پرست یا ستارون کے پوجنے والے
اون سے نکاح جایز نہین جب تک کہ مسلمان نہون - لیکن عورات اہل کتاب سے نکاح کرنا
جایز ہے اگرچہ مسلمان نہنوئی ہون - اہل کتاب سے وہ عورتین مراد ہین کہ جو کسی پہلے نبی کے
مذہب پر ہون اگرچہ وہ مذہب اب منسوخ ہوگیا ہو لیکن اب وہ بہی کافرہ ہین اور کتاب سے
کتاب آسمانی مراد ہے جو کسی نبی پر نازل ہوئی ہو -

تنقیح دوازدہم - کیا یہہ عورت ناکح کی سیدہ ہے -

تشریح - کسی غلام کو اپنی مالکہ عورت کے ساتھ نکاح کرنا حلال
نہین ہے عام اس سے کہ وہ غلام غلام ہو یا کچہہ اوس مین ملاؤ حریت کا ہو جیسا کہ مکاتب
یا مدبر یا غلام مشترک اور چونکہ اس زمانہ مین یہہ صورت معدوم ہے لہذا اوسکی پوری تفصیل
لکہنی کی کوئی حاجت نہین -

(ابواب صحت نکاح)

**یعنے وجود صحت نکاح کے لئے کن کن چیزون کی ضرورت
ہے جن کی تفصیل حسب ذیل -**

ضرورت پہلی ایجاب و قبول کا ہونا ارکان نکاح سے ہے

تشریح - متعاقدین مین سے پہلے کے قول کو ایجاب کہتے ہین اور
دوسرے متعاقد کے قول کا نام قبول ہے پہر خواہ یہہ ایجاب و قبول اصل عاقدین کے جانب
سے ہو یا بذریعہ وکالت کے مگر شرط یہہ ہے کہ ایجاب و قبول ایک ہی مجلس مین ہو ورنہ
اگر وہ مجلس باقی نہ رہیگی تو نکاح جایز نہ ہوگا - مثلاً مرد نے کسی عورت کو حالت قیام مین
دیکہ کہا کہ مین نے تجہہ سے نکاح کیا پہر وہ عورت کہڑے ہوکر کہی کہ مین نے قبول کی تو
نکاح جایز ہوگا کذا فی الشیافی اور ایسا ہی ایجاب و قبول مین ضرور ہے کہ یہہ دونون
لفظ ماضی کے یا اون مین کا ایک لفظ ماضی اور دوسرا مستقبل کا ہو مثلاً ایک کہے کہ نکاح
کرتا ہون اور دوسرا کہے کہ مین نے قبول کیا تب نکاح صحیح ہوگا ورنہ ہرگز صحیح نہ ہوگا کذا فی الہدایہ
اور ایسا ہی ایجاب و قبول مین ضرور ہے کہ لفظ نکاح اور تزویج اور وہ الفاظ بولے جاوین
جو اس ہی کی معنی یا تملیک عین کے لئے وضع کئے گئے ہون جیسا کہ مالک کردیا یا ہبہ کردیا

یا بیچ کر دیا ان الفاظ کے ایجاب وقبول سے نکاح منعقد ہوتا ہے ورنہ لفظ مستعار یا اجر
یا وصیت یا رہن کے ایجاب وقبول سے نکاح ہرگز منعقد نہو گا کذا فی الہدایہ اور یہ بھی
ایجاب وقبول مین ضرور ہے کہ قبول مخالف ایجاب کے نہو مثلاً مرد نے کہا کہ مین نے تجھسے ہزار
درہم پر نکاح کیا عورت نے جواب دیا کہ مین نے دو ہزار پر نکاح کو قبول کیا تو نکاح صحیح نہوگا

مسئلہ ۲۲ — صغیر لڑکا اور لڑکی کا ایجاب وقبول نکاح مین معتبر نہین ہے

تصریح — ایجاب وقبول کے لئے عاقدین عاقل اور بالغ ہونا شرط ہے
عوام لوگ چھوٹے بچے کا نکاح کرتے ہین اور اوس ہی بچے سے مجلس عقد مین قبول کراتے
ہین اور خود بھی حاضر نہین رہتے اگر لڑکا بے سمجھ یا مجنون ہوگا اور اوسی سے ایجاب و
قبول کرایا جاویگا تو ہرگز نکاح جایز نہوگا تاوقتیکہ اوس کے طرف سے ولی خود بطریق نیابت
قبول نہ کرے اور اگر لڑکا نابالغ سمجھ دار ہوگا تو اوس کا ایجاب وقبول صحیح ہے بشرطیکہ اوسکا
ولی مجلس عقد مین اپنی رضامندی ظاہر کرے دیکھیے عالمگیریہ

مسئلہ ۲۳ — ایجاب وقبول مین متعاقدین کا مشہور نام بتصریح تام کہ جس سے
تعین شخص مین شبہہ نہ رہے ضرور بیان کیا جاوے

تصریح — اگر کسی شخص نے ایجاب وقبول کے وقت یون کہا کہ مین نے
اپنی دختر کا تجھسے نکاح کر دیا اور اوس کے دو بیٹیان ہین جن کا نکاح نہین ہوا تھا
تو کسی ایک کا نکاح نہوگا ہان اگر اوسکی ایک ہی بیٹی غیر منکوحہ ہو اور باقی منکوحہ ہون
تب اوس سے نکاح صحیح ہے کیونکہ خارجی طور سے معین ہوگئی اور علی ہذا غیر معین لڑکے کی
بہی یہی صورت ہوگی دیکھیے عقود دریہ صفحہ (۱۸) اور فتاوی عالمگیریہ

ضرورت دوسری — دو گواہ کا ہونا شرط نکاح سے ہے

تصریح — چونکہ نکاح امر سترگ ہے اس لئے اس مین نفس معاملہ کی صحت
کے لئے گواہ کا ہونا ضرور ہوا تاکہ عند النزاع ثبوت مین وقت واقع نہو لیس اگر کوئی نکاح
بغیر حضور گواہون کے منعقد ہو وہ بیکار اور باطل ہو جاوے گا کیونکہ محمد بن حسن نے مرفوعاً
روایت کیا ہے کہ لا نکاح الا بشہود

مسئلہ ۲۴ — متعاقدین مسلمان ہون اگر تو اونکے نکاح کی صحت کے لئے دو گواہ مرد حر
ومکلف ومسلمان وسامع یا ایک مرد اور دو حرہ اسی صفت کے اور

متعاقدین کے کلام کو سننے والے ہونا شرط ہے۔

تصریح۔ نکاح مانند اور معاملات کے نہین ہے کہ اسمین گواہ عادل
کی ضرورت ہو بلکہ ہر ایک شخص ساقط العدالت ہو یا وہ شخص کہ ایک رشتہ دار قریب ہو گواہ
ہو سکتا ہے البتہ عقد نکاح مین مسلمان عورت کے کافر گواہ نہین ہو سکتا اور فقط عورتون کی
گواہی بھی نکاح مین معتبر نہین ہے جب تک کوئی مرد اون کے ساتھ نہو اور ایسا ہی عقد نکاح
مین گواہی غلام اور مکاتب اور مدبر اور لڑکے اور لڑکیان اور صاحب سکر اور دیوانے
اور نائمین اور فرشتے اور پیغامبر اور اللہ جل شانہ کی معتبر نہین ہے دیکھو عالمگیریہ اور فتح القدیر کو

ضرورت تیسری۔ زن و شوہر اگر حر و بالغ عاقل ہین تو اونکی رضامندی نکاح کے شروط سے ہے۔

تصریح۔ اگر زوج راضی ہو اور زوجہ راضی ہو یا زوجہ ناراض ہو اور
زوج راضی ہو تو نکاح ہرگز منعقد نہوگا عام اس سے کہ وہ زوجہ بکر ہو یا ثیبہ۔ اور اگر زن و
شوہر نابالغ ہون یا مجنون یا کسی کے غلام یا لونڈی ہین تو اون کے اولیا یا مالک کی رضامندی
پر صحت نکاح موقوف رہیگی اور چونکہ اس ملک مین بہت زیادہ شرم زیادہ ہے کوئی عورت بالغہ
بکر اپنی رضامندی نکاح کے نسبت صراحتاً ظاہر نہین کیا کرتی لہذا اگر اوس کے باپ نے
اوس کا نکاح گو بلا ذکر مہر کسی معین شخص کے ساتھ کر دیا ہو تو اوس عورت بالغہ بکر کی رضامندی
ہنسنے یا خاموش رہنے یا آہستہ رونے سے ثابت ہو جاویگی اور نکاح منعقد ہو جاویگا
بشرطیکہ ہنسنا اوس کا بطور استہزا کے نہو اور خاموشی وقت صحبت کے پائی جاوے اور
رونا ایسا ہو کہ آواز نہ نکلے اور اگر اوس کا نکاح کسی اجنبی شخص یا باپ کے ہوتے ہوئے بھائی
نے کر دیا ہو تو اوسوقت اوس بالغہ بکر کو ضرور رہوگا کہ اپنی رضامندی زبان سے مثل عورت
ثیبہ بالغہ کے ظاہر کرے صرف ہنسنا یا خاموش رہنا یا رونا رضامندی کے لئے کافی نہوگا مگر
ایسے ولی ابعد کے یا کسی اجنبی کے نکاح کرا دینے مین یہ بھی شرط ہے کہ ذکر مہر کا کر دیا گیا ہو
اور مرد معین کا نام بھی اوس کے روبرو لیا گیا ہو۔

ضرورت چوتھی۔ نکاح کے وقت صغیر اور صغیرہ کے ولی کا اصالتہً یا وکالتہً حاضر رہنا شرط نکاح سے ہے۔

تصریح۔ کیونکہ صغیر اور صغیرہ کا نکاح بدون حضور اور اجازت ولی کے

منعقد نہین ہوتا ہان اگر بالغہ عاقلہ حرہ ہو تو منعقد ہو جاتا ہو لیکن جب بھی ولی کا ہونا مستحب ہے تاکہ اختلاف فقہا سے بچے اور بےحیائی کی طرف منسوب نہو۔

ضرورت پانچوین۔ صلاحیت زوجین کی شرط نکاح ہے

تشریح ۔ صلاحیت زوجین سے یہ مطلب ہو کہ زوجین عقد کے لئے کوئی حرمت شرعی مانع نہو۔

ضرورت چھٹی۔ مرد کا منکوحہ کے کفو سے ہونا واسطے رفع کراہت اور رفع ہتک اولیا کے نکاح کے شرط ہے۔

تشریح۔ مثلاً کسی شریف کی لڑکی کسی مرد ارذل اور کم رتبہ والے کے ساتھ بلا استجازت جمیع اولیا کے نکاح کر لے تو سراسر اوس مین اولیا کی توہین ہے لہذا ولی کو اختیار تفریق کا حاصل ہے۔ اور اس کفاءت کا اعتبار ابتدائی عقد مین معتبر ہو بعد عقد کے معتبر نہین مثلاً ابتدائی عقد کے وقت مرد دیندار تھا اور انعقاد عقد کے بعد فاسق ہو گیا تو اب نکاح فسخ نہین ہو سکتا دیکھیے درمختار کا باب الکفاءت۔

(کفاءت مین حسب ذیل چھ چیزون کا اعتبار ہے)

نسب ۔ یعنے مسلمانون مین سے جس شخص کا نسب قبائل عرب مین منتہی ہوتا ہو وہ غیر ملک عرب کا کفو نہین ہو پس جو شخص غیر اشرف النسب ہو اگرچہ اوسکی چال چلن اچھی ہو لیکن اشرف النسب کا کسی حال مین کفو نہین ہو سکتا۔

اسلام ۔ جس کی ایک پشت یا دو پشت سے اسلام ہو وہ پرانے مسلمانون کا کفو نہین ہو اور تین پشت کا مسلمان پرانے مسلمانون کا کفو ہو سکتا ہے لیکن اس قید کے ساتھ کہ ہر قوم کا پرانا مسلمان اوس ہی قوم کے پرانے مسلمانون کا کفو ہوگا

حریت ۔ یعنے جو مرد خود یا اوس کا باپ کسی کا غلام آزاد شدہ ہو وہ عورت حرہ اصلی کا ہم کفو نہین ہے۔

دیانت ۔ یعنے مرد فاسق عورت پاکدامن کا ہم کفو نہین ہو فاسق فاجر اوس کو کہتے ہین کہ جو شخص مرتکب ہو گناہ کبیرہ کا مثل بے نماز۔ چور۔ جوا کھیلنے والا۔ زناکار۔ لوطی۔ فتنہ کار۔ سود خوار۔ جادوگر۔ کاذب۔ وغیرہ۔

حرفہ ۔ یعنے ذلیل پیشہ والا عمدہ پیشہ والے کا کفو نہین ہو ذلیل پیشہ

مین حجامت - قوالی - روغن فروشی - دلالی - تیرگری - رنگریزی - بافندگی - کلالی
خاکروبی غسالی - ندافی - باغبانی - یہہ تمام حرفے داخل ہین اور ہمیشہ یہہ تمام پیشے ذلیل
تصور کئے جاتے ہین -
مال یعنے مفلس مرد عورت متمول کا ہم کفو نہین ہی لیکن مرد اگر مہینے بہر کا
خرچ عورت کو دیسکے تو اوس کا ہم کفو ہو جاتا ہے -

مہر کا بیان

مہر - اوس کو کہتے ہین کہ انعقاد نکاح کے وقت جو نقد جنس شوہر کے ذمہ مقرر کیا جاتا ہے

مسئلہ ۳۵ نکاح بلا مہر نہین ہوسکتا نکاح مین مہر بہی ضروری

تصریح - مہر جیو صحت نکاح کے لئے ضروری نہین ہی بلکہ واسطے بقاء
نکاح کے ضروری ہے مثلاً کوئی عورت اپنا نکاح بلا ذکر مہر یا بشرط نہ طلب کرنے مہر کے
پڑھالی تو نکاح منعقد ہوجاویگا مگر مہر مثل لازم آوے گا -

مسئلہ ۳۶ شرع مین کم سے کم مقدار مہر کی دس درہم ہین -

تصریح - یعنا حنفی مذہب مین دس درہم سے مہر کم نہین ہوسکتا اور
زیادہ دس درہم سے جہان تک مرد کی طاقت ہو مہر ہوسکتا ہی - مگر استطاعت
سے زیادہ مکروہ اور منہی عنہ ہی

مسئلہ ۳۷ تعین مہر کے لئے مال متقوم ہونا ضروری ہے -

تصریح - یہہ کچھہ ضرور نہین ہی کہ مہر دس درہم ہی ہون بلکہ جو چیز کہ مال ہو
اور اوس کی قیمت اتنی ہو یا زیادہ وہ سب مہر ہوسکتے ہین خواہ چاندی ہو یا سونا
یا اور کچھہ چیز ہو گھوڑا اسباب زمین وغیرہ ہان شریعت محمدیہ مین شراب اور سور اور بردہ
اور آزاد آدمی کی خدمت مال نہین ہی یہہ مہر نہین ہوسکتے ہین -

(حسب ذیل مہر کے دو قسم ہین)

قسم اول مہر معجل - مہر معجل اوس کو کہتے ہین کہ ادھی وقت مہر مانگا جاوے
یا اوس کے ادا کرنے کی کوئی میعاد مقرر نہو جب چاہے عورت اوس کو وصول کرسکے -

قسم دوم مہر موجل - مہر موجل اوس کو کہتے ہین کہ جس کی ادا کسی میعاد
معینہ پر موقوف رکہی جاوے اور اگر مہر موجل بلا تعداد اجل مقرر ہو جاوے تو اوس کی میعاد

فقہا نے موت یا طلاق رکہی ہے۔

مسئلہ ۲۸۔ عورت کا مہر تین حال مین شوہر پر پورا واجب ہوتا ہے

تصریح ۔ یعنے جبکہ زوج نے عورت سے صحبت کر لی ہو خواہ وہ صحبت حقیقی ہو یا حکمی مثلاً عدت مین دوبارہ نکاح کرے دوسرا مہر پورا لازم آویگا ۔ یا خلوت صحیحہ حاصل ہو گئی ہو یعنے زوجہ کے ساتھ ایسی جگہ جمع ہو کہ اگر چاہے صحبت کر سکے اور وہان کوئی مانع حسی یعنے بیماری اور مانع مذہبی یعنے صوم رمضان اور احرام حج اور مانع خارجی یعنے اولاد دونون مین کسی تیسرے کی مداخلت نہو یا زوجین مین سے کسی کا وفات قبل صحبت یا خلوت صحیحہ کے ہو جاوے ان تمام حالات مین پورا مہر ذمہ زوج پر لازم ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۲۹۔ اگر مرد قبل صحبت اور خلوت صحیحہ کے زوجہ کو طلاق دیدے حالانکہ نکاح کے وقت مہر بھی معین ہو گیا تہا تو جتنا مہر مقرر کیا گیا ہے اوس کا آدہا دینا لازم آویگا۔

مسئلہ ۳۰۔ عورت کا مہر دو صورت مین زوج کے ذمہ سے ساقط ہو جاتا ہے

صورت اول ۔ جبکہ عورت قبل صحبت یا خلوت صحیحہ شوہر کے بیٹے کو اپنے اوپر قدرت دے۔

صورت دوم جبکہ عورت قبل ازال مرتد ہو جاوے۔

مسئلہ ۳۱۔ جب کسی عورت کا مہر مؤجل مقرر کیا گیا ہو تو وہ عورت مہر اپنا اندرون میعاد جبراً وصول نہین کر سکتی اور نہ شوہر کو صحبت کرنے سے منع کر سکتی ہے اور نہ شوہر کے گہر جانے سے انکار کر سکتی ہے۔ دیکھیے قاضی خان۔

(نکاح قاضی کی معرفت سے ہونیکا بیان)

یعنے نکاح کے پڑہانے مین قاضی یا نائب قاضی کا قاری النکاح ہونا دو مصلحت پر مبنی ہے۔

مصلحت اول ۔ یہہ کہ شریعت نے نظر اس کے کہ نکاح ایک امر سترگ اور جس کے وجہ سے ثبوت نسب عزیزہ کا مدار ہے برخلاف اور عقود کے خاص

امر کے انعقاد کو شہادت پر موقوف رکہا تا عند النزاع ثبوت بہی آسانی مل جاوے
لیکن جب اس زمانہ مین بالتعد شہود عند النزع بہت دشواری سے دستیاب
ہوتی ہے علاوہ اسکے حافظہ زبانی کہانتک کام آوے اور دفتر سرکاری زیادہ
مستند اور معتبر ہی اور بجز قاضی یا نائب قاضی قاری النکاح ہونے کے دوسرے شخص کو
نکاح پڑہا دینے پر اوس کا پتہ و نشان دفتر سرکاری مین نہین رہ سکتا لہذا قاضی یا نائب
قاضی اس کا قاری النکاح ہونا ضروری سمجہا گیا تا وہ اپنے قاعدہ کے موافق پوری پوری
جانچ کرنے کے بعد نکاح کو کرکر ہر باب کو بشرح و تفصیل درج سیاہہ کرکے دفتر سرکاری مین
محافظت کرے کہ عند النزاع حاجت اثبات وغیرہ نہ پڑے۔

مصلحت دوم - یہہ اگر قاضی کے سوا دوسرے ہر شخص کو نکاح
کرانیکی اجازت دیجاوے تو لیا وقت دوسرے شخص کو ضوابط نکاح کے ناواقفیت سے
غلطیاں پڑ جایا کرینگے اور ممکن ہوگا کہ وہ معتدہ غیر یا محارم نسبی وغیرہ یا مفقود
کی عورت کو جن کی تحقیقات نکاح کے وقت واجب ولازم ہے بلا دریافت و تحقیقات
نکاح کرا دے اور اگر اوس نے سرسری دریافت بہی کیا تو چونکہ وہ قاضی یا نائب قاضی
نہین ہے بسبب انتفای حکم کے اوسکی دریافت وغیرہ ثبوت نہین بخشتی اور فتنہ
لغو ہو جاتی ہے اور بعد کو بے انتہا فسادات قایم ہونے کی توقع ہے لہذا حسب الحکم
سرکار بلحاظ انتظام مصلحت شرعی کے قاضی کے سوای دوسرے شخص کو قاری النکاح
ہونے کی ممانعت کی گئی۔

نکاح پڑہانے کے طریقہ کا بیان

جب مجلس نکاح منعقد ہو جاوے اس وقت قبل ایجاب و قبول صرف خطبہ کا پڑہنا مسنون ہے
اور ایجاب و قبول کا مسمیین کرانا مستحب ہے اور عاقد دولہ کو در صورت عدم درستی
عقیدہ کے کلمہ طیب پڑہانا بہی ضروری ہے اور جو خطبہ مشکواۃ شریف مین حضرت عبد اللہ بن
مسعود سے مروی ہی وہ یہ ہے وہو ہذا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ
اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّہْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ

فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا

ترکیب ایجاب وقبول

جب خطبہ پڑھ لیا جاوے تو اوس کے بعد قاضی یا نائب قاضی جو قاری النکاح ہو اوسکو لازم ہے کہ حسب ذیل الفاظ ایجاب وقبول آواز بلند ادا کرا دے کیونکہ گواہوں کا او عاقدین کا ایجاب وقبول کو سننا شرط صحت نکاح سے ہے۔

الفاظ ایجاب

مسماۃ فلانی بنت فلان کو بمقابلہ اس مقدار مہر رایج الوقت معجل یا موجل کے بشہادت ان فلان فلان دو شاہدوں حضار مجلس کے فلان صاحب کی وکالت سے میں نے آپ کے ساتھ نکاح کر دیا آپ نے قبول کئے۔

الفاظ قبول

قبول کیا میں نے اوس کو اوس ہی مقدار مہر پر اور راضی ہوا میں ساتھ اوس کے۔

(ایجاب وقبول کے بعد حسب ذیل دعا پڑھنا چاہئے)

الدعا

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ اٰدَمَ وَحَوَّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ۝ اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ مُوْسٰى وَصَفُوْرَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ۝ اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ يُوْسُفَ وَزُلَيْخَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ۝ اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ

بینہما کما الفت بین سلیمان و بلقیس علیہما السلام اللہم الف
بینہما کما الفت بین محمد صلعم و عایشۃ و خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالی عنہما
اللہم الف بینہما کما الفت بین علی و فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالی عنہما

اس دعا کے بعد بادام یا چھوہارے کا طاق عدد لیکے سر سے نثار کیجیے۔ اور دوسرے روز ولیمہ کرنا مسنون ہے اور بعضوں نے کہا واجب ہے باختلاف روایتین۔

طلاق کے بیان میں

طلاق - اوس قید کے اوٹھا دینے کو کہتے ہیں جو بسبب نکاح کے پیدا ہو گئی ہو بشرطیکہ طلاق دینے والا عاقل بالغ ہو بچے اور باولے اور بیہوش اور سوتے کی طلاق معتبر نہوگی۔

مسئلہ - طلاق دینے کا اختیار شوہر کو ہے زوجہ کو حاصل نہیں

تصریح - مرد کو طلاق دینے کا اختیار اسواسطے حاصل ہوا ہے کہ جب عورت نے باضافت نکاح صحیح کے اوس کے قید میں رہنے کو ذاتی رضامندی سے قبول کر لیا اور اوس پر وطی بھی حلال کر دی اور نظر شہوت اور بلکہ تمتع وغیرہ کا بھی مالک کر دیا ہے تو وہی شخص ان قیود کے اوٹھا دینے کا مالک اور مختار ہوگا۔

(طلاق کی حسب ذیل تین قسمیں ہیں)

الف	طلاق	حسن
ب	ایضاً	احسن
ج	ایضاً	بدعی

الف طلاق حسن اوس کو کہتے ہیں کہ زوج اپنی زوجہ مدخولہ کو تین طہر میں طلاق دے۔ **ب** - طلاق احسن اوس کو کہتے ہیں کہ زوج اپنی زوجہ کو حالت طہر میں ایک طلاق دے اور اوس کے ساتھ اوس طہر میں جماع نکیے اور چھوڑ دے اوس کو یہانتک کہ گذر جاوے عدت اس کی۔

ج - طلاق بدعی اوس کو کہتے ہیں کہ زوج اپنی زوجہ کو تین طلاق ایکہی لفظ سے یا ایک ہی طہر میں دے۔ اور ایسا طلاق دینے والا گناہ گار ہوتا ہے دیکھیے ہدایہ جلدین اولین صفحہ (۳۳۴) و (۳۳۵) مصطفائی۔

(پھر طلاق بدعی کے آٹھ قسم ہین)

قسم اول تین طلاق متفرق ایک طہر مین دینا۔
قسم دوم تین طلاق ایک لفظ سے ایک ہی طہر مین دینا۔
قسم سوم۔ دو طلاق ایک لفظ سے دینا۔
قسم چہارم۔ دو طلاق دو لفظ سے اول طہر مین دینا جس مین صحبت نہین
قسم پنجم۔ بوقت حیض کے این طلاق دینا۔
قسم ششم۔ اوس طہر مین طلاق دینا جس مین وطی ہو چکی۔
قسم ہفتم۔ اوس طہر مین طلاق دینا جس مین وطی نہین ہوئی لیکن طہر کے قبل حیض مین وطی ہو چکی۔
قسم ہشتم نفاس مین طلاق دینا۔ دیکھیے غایۃ الاوطار صفحہ (۹۲) جلد (۲)

الفاظ طلاق کے بھی تین ہین

اول الفاظ صریح۔ الفاظ صریح وے الفاظ ہین جو خاص طلاق دینے کی غرض سے تجویز ہوئی ہون جیسا کہ زوج اپنی زوجہ کے طرف نسبت کر کے کہے۔ کہ مین نے تجھے طلاق دیا۔ یا چھوڑ دیا۔ یا آزاد کر دیا ان الفاظ سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے طلاق کی نیت کرے یا نہ کرے۔

دوم الفاظ ملحق بہ صریح۔ الفاظ ملحق بہ صریح وے الفاظ مراد ہین کہ وہ طلاق کے لیئے موضوع نہون لیکن بوجہ کثرت کے سوای طلاق کے اون سے دوسرے معنے نہین سمجھے جاتے جیسا کہ زوج نے اپنی زوجہ کے طرف نسبت کر کے کہدے کہ تو مجھ پر حرام ہے۔ یا مین نے تجھے اپنے پر حرام کر دیا ان الفاظ سے بھی طلاق رجعی واقع ہو جاتی ہے طلاق کی نیت کرے یا نہ کرے۔

سوم الفاظ کنایہ۔ الفاظ کنایہ سے وے الفاظ مراد ہین کہ وہ طلاق دینے کی غرض سے موضوع نہین ہین اور اون سے طلاق کے سوا اور معنے بھی سمجھا جاتا ہے مثلاً زوج نے اپنی زوجہ کو بلا نیت طلاق کے یہہ کہے کہ کہڑی ہوجا یا چلی جا ان الفاظ سے طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ ان الفاظ سے کوئی معنے طلاق کا پایا نہین گیا ہان جبکہ اوس نے طلاق کی نیت کیا سو طلاق واقع ہوجاویگی اور جتنے الفاظ کنایہ ہین

سبب سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے بجز تین لفظ کے کہ وہ یہ ہیں (عدت گن شمار)
یا (اپنے رحم کو پاک کرلے) یا (تو اکیلی ہے) ان الفاظ میں طلاق رجعی واقع ہوتی ہے

مسئلہ ۴۳ طلاق رجعی اور بائن اور ثلثہ میں بہت بڑا فرق ہے۔

توضیح۔ طلاق رجعی اوس کو کہتے ہیں کہ زوج اپنی زوجہ کو بلا تجدید اور مہر کے مابین عدت طلاق میں بدون تجدید نکاح کے رجوع کرسکے خواہ وہ رجوع فعل مباشرت سے ہو یا قول سے۔ اور طلاق بائن اوس کو کہتے ہیں کہ وہ اوس سے بالکل جدا ہو جاتی ہے اور بدون تجدید نکاح کے اون میں ملاپ نہیں ہو سکتا خواہ وہ طلاق ایک بائن ہو یا دو بائن۔ اور طلاق ثلثہ جس کو مغلظہ بھی کہتے ہیں اوس کی یہ تعریف ہے کہ جب زوج نے تین طلاق دیدیا ہو تو وہ مطلقہ نہ فعل مباشرت سے نہ قول سے نہ تجدید نکاح سے شوہر اول پر حلال ہوگی لیکن حلالہ ہونے کے بعد

مسئلہ ۴۴۔ طلاق کا اثر زوجہ پر اوس وقت ہوتا ہے کہ زوجہ پہلے ہی سے اوس کی منکوحہ ہو یا طلاق نکاح کے طرف منسوب ہو

مسئلہ ۴۵ اور واقع ہوتی ہے طلاق اوس شخص کی کہ کسی نے اوس سے جبراً طلاق دلایا ہو یا اوس نے حالت نشہ میں طلاق دیا ہو یا بطور ہزل کے طلاق دیا ہو اور ایسا ہی واقع ہوجاتی ہے طلاق گونگے کی اوسکے اشارہ سے

(نکاح کے فسخ کا بیان)

فسخ۔ عبارت ہے اصل نکاح کے اوٹھ جانے سے۔

مسئلہ ۴۶ نکاح کے فسخ کرانے کا حق عورت کو حاصل ہے مرد کو حاصل نہیں

توضیح۔ عورت کو فسخ کرانے کا حق اسواسطے حاصل ہے کہ اوس نے جس غرض سے مرد کو چاہی اور پسند کی تھی وہ غرض ہی اوس کے شوہر سے پوری نہو سکی مثلاً شوہر کو مرد مشہور کرکے نکاح کی اور پھر نامرد نکلا یا ہم کفو ہونے کی وجہ سے پسند کی اور پھر رذیل نکلا۔

مسئلہ ۴۷ ساتھ اسباب مفصلہ ذیل سے قاضی اور والی ہیں برخواست زوجہ یا ولی زوجہ کے بحضوری زوج تفریق اور نکاح سابق کو فسخ

کرا سکتا ہی جنمین سے صرف تین صورتونمین طلاق کا حکم عاید ہوگا

تفصیل اسباب

الف (فرقت بوجہ خیار بلوغ)

تصریح - جب صغیرہ کا نکاح بجز باپ اور دادا کے کسی اور ولی نے کیا ہو تو اوس کو اختیار ہو کہ جوان ہوتے ہی نکاح کو منسوخ کرا لے لیکن شرط یہ ہی کہ بلوغ کے بعد اس اظہار عدم رضا مین ایک ساعت کا بھی توقف و درمیان نہو یہان تک کہ اگر کوئی صغیرہ بالغ ہو گیا اور ایک مدت کے بعد ناراضی ظاہر کیا تو یہ عدم رضا معتبر نہین اوسکا حق بالغ ہوتے ہی باطل ہو گیا -

ب (فرقت بوجہ کمی مہر)

تصریح - یعنے اگر عورت مکلفہ نے مہر مثل سے بہی کم مہر پر اپنا نکاح کر لیا تو ولی مجاز ہو کہ دونون مین تفریق کرا لے اگر قبل دخول کے تفریق ہوئی تو کچھہ مہر نہ پاوے گی اور اگر بعد دخول کے تفریق ہوئی تو مہر مسمی پاوے گی -

ج (فرقت بسبب فقدان کفو)

تصریح - یعنے جب عورت مکلفہ نے اپنا نکاح غیر کفو سے بلا رضامندی ولی مجاز کے کر لی تو صرف اولیاء عصبہ اوس نکاح کو جب چاہے فسخ کرا سکتے ہین لیکن حاملہ ہو جانے یا جننے کے بعد فسخ نہین کرا سکتے - اور فسخ کرانے کے قبل نکاح کے احکام مثل طلاق اور ظہار اور وراثت کے ثابت رہینگے اگر تفریق بعد دخول کے ہوئی تو عورت کو مہر معین ملیگا اور اوس پر عدت لازم آویگی اور قبل دخول کے ہوئے تو مہر نہ ملیگا اسواسطے کہ جدائی شوہر کے جانب سے نہین ہی اور اس فقدان کفو مین اگر ایک ولی زیادہ قریب والا راضی ہو گیا تو باقی ولیون کو جو آپس مین مساوی درجہ مین کوئی حق فسخ نہ رہا اور اگر سب ولی مساوی درجہ ہون اور اون مین کا ایک راضی ہو گیا ہو تو سب کا حق اعتراض جاتا رہا - اور اگر عورت کا کوئی ولی عصبہ نہین ہے تو عقد صحیح اور نافذ ہو جاوے گا کیونکہ ذوی الارحام (۴) ہان اور قاضی کو اس تفریق کا حق حاصل نہین ہے دیکھئے عنایۃ الاوطار صفحہ (۲۰) و (۲۱) جلد

د (فرقت بباعث مقطوع ہونے آلہ تناسل کے)

تصریح یہ فرقت پہلی صورت ہی طلاق کی جو داخل ہے اون سات جدائیون مین

پس اگر زوج مجبوب یعنے آلہ تناسل کٹہا ہوا ہو تو قاضی بغیر تعین مدت کے عورت کی درخواست پر بعد ثبوت مجبوبیت کے فوراً تفریق کرادیگا۔

ھ (فرقت بسبب نامردی کے)

تشریح۔ یہہ فرقت دوسری صورت ہی طلاق کی جو داخل ہے اونہی ستاون جدائیون مین نامردی کا بیان آگے آویگا۔

و (فرقت بوجہ تہمت زنا کے)

تشریح۔ یہہ فرقت تیسری صورت ہی طلاق کی جو داخل ہی اون ساتہہ جدائیون مین اوسکا آگے ذکر ہوگا۔

ز (فرقت باعث ارضاع ضرہ)

تشریح۔ ارضاع دودہ پلانے کو کہتے ہین اور ضرہ بفتح ضاد معجمہ و راے مہملہ مشددسے سوکن مراد ہی۔ یعنے اگر ایک شخص کی دو بیبیان تہین جن مین سے ایک تو جوان ہی اور دوسری صغیرہ شیرخوارہ پس اگر جوان عورت نے اپنی صغیرہ سوکن کو جس کی عمر ڈہائی برس سے کم تہی دودہ پلایا تو دونون عورتون کا نکاح فسخ ہوگیا اور بحکم قاضی تفریق کرادیجاویگی۔

مسئلہ ۳۸۔ آٹہہ اسباب فسخ نکاح کے ایسے ہین کہ جن کے ہوتے ہوئے ثبوت فسخ کے لئے حکم قاضی کی ضرورت نہین ہی اور ان مین سے صرف ایک سبب طلاق کا حکم رکہتا ہے۔

(تفصیل اسباب)

الف (فرقت بسبب ارتداد)

تشریح۔ یعنے اگر احد الزوجین مرتد ہوجاوے تو اونمین نکاح باقی نہ رہیگا۔

ب (فرقت بوجہ خیار عتق)

تشریح۔ مثلاً مالک نے اپنی لونڈی کا نکاح کسی سے کرادیا تہا پہر اوس کو آزاد کیا تو اب اوس کو اختیار ہی کہ اپنا نکاح فسخ کرے۔

ج (فرقت بسبب ملک)

تصریح - ایک مرد نے غیر کی لونڈی سے نکاح کیا پھر اوس کو مول لیا تو نکاح فسخ ہو گیا عام اس سے کہ اوس نے کل لونڈی کو خرید کیا ہو یا بعض کو اوس کے

(د) (فرقت بسبب اسلام حربی)

تصریح - اگر کسی عورت کا شوہر حربی مسلمان ہوا اور اوس عورت کے تین حیض ہو چکے یا تین مہینے گذر گئے تو یہہ جدائی فسخ ہے -

(ھ) (فرقت بباعث تقبیل وغیرہ)

تصریح - عورت نے شوہر کے بیٹے سے یا شوہر نے عورت کی بیٹی سے شہوت کے ساتھہ بوسہ لیا یا مساس کیا تو نکاح فسخ ہو گیا -

(و) (فرقت بسبب عورت کے پاس نجانیکی قسم کھانیکے)

تصریح - یعنے اگر زوج نے اپنی عورت سے قسم کھا کر کہا کہ چار یا زیادہ مہینے تک تجہ پاس نہ آؤنگا اور ویساہی کیا تو نکاح فسخ ہو گیا - یہہ فرقت جو تہی صورت ہی طلاق کی جو داخل ہے ما بقی با دن آٹہہ جدائیون مین -

ز (فرقت بباعث تباین دارین کے)

تصریح - اگر کسی عورت نے دار الحرب چہوڑ کر دار الاسلام مین آئی ہو مسلمان ہو کر یا ذمیہ ہو کر تو اپنے شوہر سے جدا ہو گئی اگر حاملہ نہو تو فی الفور اوس کا نکاح دوسرے سے درست ہی -

دار الحرب - اوس کو کہتے ہین کہ جس ملک کے کفار اسلام کے مطیع نہون اور وہ ملک لایق غزا کرنیکے ہو -

دار الاسلام - اوس کو کہتے ہین کہ جہان اسلامی احکام علی الاعلان جاری ہون

(ح) (فرقت بوجہ فساد عقد)

تصریح - یعنے جو نکاح بلا شہود - یا حرہ پر لونڈی کے ساتھہ یا محصنات سے یا نکاح متعہ یا موقت یا وہ نکاح جو شرعًا نادرست ہہا کیا گیا ہو تو وہ کالعدم متصور کیا جاویگا اور اگر حاکم دار القضا کو اوس کی اطلاع ہو گی تو وہ فورًا تفریق کرا دیگا دیکہیے مسئلہ ۳۵ و مسئلہ ۳۶ کو غایۃ الاوطار کے صفحہ (۳۱) و (۳۲) و (۳۳) جلد (۲) مین -

مسئلہ ۳۹ - سوائے پندرہ اسباب مفصلۃ الصدر کے ان چار اسباب سے بہی

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ کے پاس نکاح فسخ ہو جاتا ہے

سبب اول - مرد کا مجنون ہونا -

سبب دوم - مرد کا کوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہونا -

سبب سوم - مرد کا جذام کے مرض میں مبتلا ہونا -

سبب چہارم - مرد کا کسی اور بیماری یا خصلت مذمومہ میں مبتلا ہونا جس کے باعث عورت بدون مضرت کے اوسکے پاس نہ ٹھہر سکے دیکھئے غایۃ الاوطار صفحہ (۲۱۴) مطبوعہ نولکشور جلد (۲) اور ہدایہ صفحہ (۴۰۲) مطبوعہ مصطفائی -

ایلا کے بیان میں

ایلا - اوس قسم کو کہتے ہیں کہ زوج نے زوجہ کے ساتھ چار مہینے یا زیادہ تک ترک قربت پر کھائی ہو -

مسئلہ ۱ - اس قسم کا شرعی ہونا رکن ایلا ہی یہاں تک کہ اگر کسی نے اللہ عزوجل کے نام یا صفات و قرآن مجید کے سوا کسی اور چیز سے قسم کھائی ہو تو ایلا نہ ہوگا کیونکہ شریعت میں سوائے نام اللہ کے اسکے صفات یا قرآن شریف کے دوسری کوئی قسم معتبر نہیں ہے

مسئلہ ۲ - شرائط ایلا یہ ہے کہ مرد طلاق دینے کے قابل یعنی عاقل و بالغ ہو اور عورت بھی وقت ایلا اوسکے نکاح میں ہو - یا ملک نکاح کے طرف ایلا کی نسبت کیجاوے یعنی اگر یون کہا کہ میں تجھ سے نکاح کرون تو واللہ تجھ پاس چار مہینہ تک نہ اونگا تب بھی ایلا ہو جاوے گا -

مسئلہ ۳ - حکم ایلا کا یہ ہے کہ اگر شوہر اپنی قسم پر کایم رہی تو طلاق بائن واقع ہوگی اور اگر اوس سے رجوع کرنا چاہے تو تجدید نکاح کی ضرورت ہوگی اور رجوع کرنے سے کفارہ یمین لازم ہوگا

ایلا میں بھی دو قسم کے الفاظ ہیں

قسم اول الفاظ صریح

دوم کنایہ

(الف) الفاظ صریح وہ ہین جن کے ظاہر معنے ہم بستری سے باز رہنے کے ہون جیسا کہ مین تجھ سے صحبت نہ کرون گا یا پاس نہ آون گا ایسے الفاظ سے بلا نیت ایلا ہو جاتا ہے۔

ب۔ الفاظ کنایہ وہ ہین جنکے ظاہر معنی مین ہم بستری سے باز رہنے کے سوائے اور معنے کا بھی احتمال پایا جاوے جیسا کہ مین تیری صورت نہ دیکھون گا یا تو مجھ پر حرام ہے ایسے الفاظ سے بلا نیت ایلا نہین ہوتا ہے۔

مسئلہ۔ بہت بڑا سخت وہ ایلا ہے جو ہمیشہ یا تمام عمر کی ترک صحبت پر قسم کھائی جاوے یہانتک کہ اگر کسی نے تمام عمر کی قسم کھائی اور اپنی قسم سے نہ پھرا تو ہر دفعہ سے نکاح مین ایلا ہوتے جاوینگے اور طلاق پڑتا رہیگا اور تین طلاق کے بعد حلالہ ہونیکی ضرورت ہوگی۔

تشریح۔ مثلاً مرد نے ایلا کیا اور چار مہینے تک عورت کے پاس نگیا تو عورت کو طلاق بائن واقع ہو گی پھر اگر نکاح کیا اور چار مہینے پاس نگیا تو دوسری طلاق بائن واقع ہو گی۔ پھر اگر نکاح کیا اور چار مہینے پاس نگیا تو تیسری طلاق واقع ہو گی اب بدون حلالہ ہونے کے نکاح اوس کا جائز نہ ہوگا۔

مسئلہ۔ ایلا مین رجوع جب ہی ہوتا ہے کہ زوج اپنی زوجہ سے درمیان چار مہینے کے زبان سے کہے اور صحبت بھی کرے صرف زبان سے رجوع کرنا معتبر نہوگا مگر زوج درصورتیکہ صحبت سے عاجز ہو جاوے تو رجوع اوسکا صرف زبان سے کافی ہے اگر مدت ایلا مین مانع زائل ہو تو اسی وقت صحبت کرنا چاہئے اور اس رجوع کو اصطلاح شریعت مین فئی کہتے ہین۔

خلع کے بیان مین

خلع۔ اوس کو کہتے ہین کہ شوہر زوجہ سے کچھ عوض لیکر عقد نکاح کو زائل کر دے مگر شرط یہ ہے کہ وہ عوض مہر ہو سکتا ہو۔ خلع کرنا اس وقت برا نہین ہے کہ درمیان میان اور بیوی کے موافقت باقی نہ رہی اور روزمرہ کے خلاف سے

اون کو آپسمین خوف ہو کہ اب ہم سے حقوق زوجیت ادا ہو سکینگے اگر ایسی
ناموافقت و خلاف کی بنیاد عورت کے جانب سے ہو تو اس صورت میں بالاتفاق
مال لیکر چھوڑ دینا درست ہے۔ اور اگر صرف خاوند کے طرف سے ہو بدینصورت کہ وہ عورت
کو مارتا اور کوٹتا ہے اور تنگ کرکے اوس کو اس بات پر مجبور کرتا ہے کہ وہ اس سے
طلاق لیلے اور مہر واپس دے سو یہ بالاتفاق حرام ہے۔

مسئلہ ۴۴ خلع سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے

تصریح ۔ ہمارے سید الامام حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس
خلع کرنے اور مال لیکر طلاق دینے سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے گو کہ بدلا خلع تبرع
میں مال نہو اور اوس کو طلاق علی المال کہینگے اوس میں پوری عدت لازم ہوگی۔

مسئلہ ۴۶ خلع کرنیکے بعد زوج زوجہ سے رجوع نہین کرسکتا تاوقتیکہ وہ راضی نہو جاوے اور در صورت راضی ہو جانیکے عقد جدید لازم ہوگی۔

مسئلہ ۴۷ باپ اپنی نابالغہ لڑکی کا خلع کرا سکتا ہے۔

تصریح ۔ اگر کسی باپ نے اپنی نابالغہ لڑکی کا کچھ مال پر خلع کرا دیا ہو تو
مال نہ باپ پر لازم ہوگا نہ صغیرہ کے مال سے دیا جائیگا بلکہ صرف طلاق رجعی واقع ہو جاوے گی

مسئلہ ۴۸ باپ اپنی نابالغ لڑکے کا خلع نہین کرا سکتا۔

تصریح ہندہ نے اپنے نابالغ شوہر کے باپ سے درخواست کی کہ بمقابلہ
اتنے روپیہ کے مجھکو طلاق دیدے اور اوس نے خلع کیا تو صحیح نہین کیونکہ ولی کو بجز
قبول نکاح کا ہو طلاق یا فسخ نکاح کا اختیار نہین۔

لعان کے بیان مین

لعان ۔ اوس کو کہتے ہین کہ شوہر اپنی زوجہ کو بدون چار گواہ ہونگے
تہمت زنا کی لگا دے۔
جب کوئی شوہر اپنی زوجہ عاصمہ پر زنا کی تہمت لگا دے اور گواہ لانے سے عاجز ہے تو
شریعت نے طرفین پر حسب ذیل قسم لازم کر دیا ہے پس اگر مرد قسم سے انکار
کرے تو جھوٹا سمجھا جاوے گا اور اوس پر حد قذف جاری ہوگی اور عورت بجائے

اصلی حاصمہ اور اوس کے نکاح مین رہیگی

قسم شوہر

شوہر اول چار دفعہ قسم اس طرح سے کھاوے

(اللہ کی قسم ہے کہ مین جو نسبت زنا کی اپنی فلانی زوجہ کے ساتھ کی ہے
اس مین بلاشک سچا ہون)

اور بعد پانچوین دفعہ قسم اس طرح سے کھاوے

(میرے اوپر اللہ کی لعنت ہووے اگر مین اس دعوے مین جھوٹا ہون)

شوہر نے جب اس طرح سے پانچ قسمین کھالین تو پھر عورت کو پانچ قسم حسب ذیل کھانے
یا دعوے زوج کے تسلیم کرنے پر مجبور کیا جاوے گی

قسم عورت

زوجہ اول چار دفعہ اس طرح سے قسم کھاوے

(اللہ کی قسم ہے کہ میرا شوہر مجھ پر جو نسبت زنا کی کیا ہے اوس مین بلاشک
وہ جھوٹا ہے)

پانچوین دفعہ یون قسم کھاوے

(میرے اوپر خدا کا غضب ہووے اگر میرا شوہر اس دعوے مین سچا ہے)

جب جانبین سے قسم پوری ادا ہو جاوے اور کسی ایک کو انکار نہو تب دونون مین
بحکم قاضی تفریق کرا دیجاوے گی اور تفریق کے بعد طلاق بائن واقع ہوگی مگر یہ
قسم اور تفریق کا عمل جب ہی ہوتا ہے کہ خاوند اور بیوی عاقل و بالغ ہون اور
پاکدامن پہلے ثابت ہون فاسق فاجر نہون اور ایسے ہون کہ جنکی گواہی کا اعتبار قاضی
کے پاس ہوتا ہو اور نیز لعان کے وقت اوس ہی علاقہ زوجیت کا باقی ہو
قبل کسی دعوے کرنے کے حاکم از خود لعان نہین کرا سکتا بلکہ حاکم تو جہان تک
ممکن ہو پردہ پوشی کرا دے کے اگر کسی نے دعوا کیا تو دوسرے فریق کو حاکم جبرا
طلب کریگا اور بعد لعان کے اوسمین تفریق کرا دیگا اور پھر جب تک
کہ وہ اہل شہادت باقی ہین اوسمین نکاح نہین ہوسکتا ہے اگر مرد یا عورت قابل
شہادت نہین رہی یعنے اپنے اوس لعان پر تکذیب [illegible] کہ ہم نے وہ قسم

جہوٹی طہی کہائی تھی اس وقت مین نکاح کرنا جائز ہوگا اور پہر اوس کی گواہی بعد
توبہ کے بہی مقبول ہنوگی اور وہ مرد حد قذف مارا جاوے گا۔

عنین وغیرہ کے بیان مین

عنین - اوس کو کہتے ہین کہ زوج اپنی زوجہ کی فرج پر قادر نہو سکے
عام اس سے کہ وہ قادر نہونا اصلی یا دہ کے نقصان سے ہو یا خلقی ضعف سے
یا بڑہاپے کی وجہ سے - یا جادو وغیرہ کے سبب سے۔
قاضی کو چاہئے کہ جب مرد کو ایسی صفت سے موصوف پاوے تو بدرخواست زوجہ کے
دونون مین تفریق کرادے اگر مرد ابتدائی نالش سے نامرد تہا اور عورت بھی نکاح کے
وقت کواری تہی تو حین درخواست زوجہ کے شوہر سے دخول کی حلف لیجاویگی
اگر اوس نے حلف کیا تو شوہر کا قول معتبر ہوگا اور عورت اوس کے نکاح مین بحالت
اصلی باقی رہیگی - اور انکار کیا حلف کرنے سے تو عنین ہونا اوس کا ثابت ہو جاویگا
اور اگر زوجہ نکاح کے وقت کواری تہی اور اب مرد ظاہر کرتا ہو کہ مین نے اس سے
وطی اور اوس کے بکارت کو زائل کیا ہون تو اس امر کی تصدیق دو عورتون معتبرہ سے
کیجاویگی درصورت ثبوت رفع بکارت وہ مرد عنین نہین ہے اور درخواست زوجہ کے
لحاظ نہ ہوگا اور بر تقدیر غلط ٹہیرنے اظہار مرد کے اوس کو عنین سمجہین گے اور جسوقت
عنین ہونا ثابت ہو جاوے تو قاضی وقت نالش واسطے انفساخ نکاح کے مرد کو
رفع سستی کے معالجہ کے لئے تین سو پینسٹہ دن یعنے ایکسال شمسی کی مدت دیگا
تاکہ یکسال کے چارون فصلون مین سے کسی ایک فصل مین اپنا ٹہیک طور پر معالجہ
کرلے لیکن یہ مدت اس وقت دیجاویگی جبکہ قاضی کو سال بہر کے اندر صحت پانیکا
احتمال ہو اگر صحت پانیکا احتمال نہو مثلاً درحقیقت مرد کا آلہ تناسل کٹا ہوا ہو یا شل پر نسبت
عورت کے ہو یا ایسا بوڑہا ہو کہ جس مین صحبت کرنے کی لیاقت باقی نہ رہی تو
ایسی صورت مین قاضی بلا تعیین سال شمسی فوراً درخواست پر تفریق کرادیگا
اور اگر وطی کرنے کی بحث بعد ثابت ہونے عنین اور درمیان مہلت سال بہر کے
پیش ہو حالانکہ عورت کے نکاح کے وقت کواری نہ تہی تب بہی مرد کا قول حلف سے
معتبر ہوگا اور اگر حلف سے انکار کریگا تو اسی وقت تفریق کرادیجاویگی اور اگر عورت

نکاح کے وقت کواری تھی اور مہلت کے اندر بھی کوارپن باقی ہا تو تب بھی بعد تحقیق حاکم فوراً تفریق کرادیگا۔ اور اگر عورت مہلت کے اندر کواری نہیں ہے اور پہلے کواری تھی تب بھی مرد کا قول حلف سے معتبر ہوگا اگر انکار کریگا تو فوراً تفریق کرادیجاویگی۔

مسئلہ ۴۹ عورت اپنی مرد عنین سے حسب ذیل صورتوں میں اپنا نکاح فسخ نہیں کراسکتی

صورت اول۔ جبکہ عورت کی شرمگاہ بسبب زیادتی گوشت یا ہڈی کے بند ہو۔

صورت دوم۔ جبکہ عورت کو زوج کا حال قبل نکاح معلوم تھا کہ زوج عنین ہے

صورت سوم۔ جبکہ عورت اپنے قول یا فعل سے اوسکے عنین ہونے کے ساتھ رضا ظاہر کرے۔

مسئلہ ۵۰ مرد عنین کے زوجہ کا سکوت نکاح کے فسخ کرانے کے لئے مانع نہیں ہوسکتا

تصریح اگر کوئی عورت اپنے شوہر کو عنین پاوے جب تک وہ رضامند قول سے نہیں ہوئی تب تک جب چاہے تفریق کراسکتی ہے یہانتک کے اگر حاکم کے یہاں نالش بھی کی اور پھر اوس دعوے کو چھوڑ دیا یا حاکم نے ایکسال کی مہلت اوسکے شوہر کو دی تھی اور بعد گذرنے ایکسال کے پھر مدت تک سکوت کیا ان سب امور سے اوس کا حق زائل نہیں ہوتا ہے کیونکہ ترک دعوے سے یا مہلت سے ترک حق لازم نہیں آتا۔

مسئلہ ۵۱ زوج نے زوجہ سے اگر ایکبار بھی جمع کرلیا ہے اور بعد کو عنین ہوگیا ہو یا اوسکا آلہ تناسل کاٹا گیا ہو تو اب تفریق نہیں ہوسکتی کیونکہ ایکوقت کے جمع کرنے سے قضاءً حق ادا ہوجاتا ہے ایکبار سے زیادہ جمع کرنا مرد پر دیانتہً حق ہے قضاءً نہیں ہے۔ دیکھیے غایۃ الاوطار صفحہ (۲۱۰) جلد (۲) مطبوعہ نولکشور

مسئلہ ۵۲ مرد عنین کے ایام عذر شرعی مجری محسوب ہوسکتے ہیں۔

تصریح مثلاً اوس کو مرض لاحق ہوگیا ہو۔ یا احرام حج کا باندھ رکھا ہو یا اپنی عورت سے ظہار کیا ہو اور کفارہ اوس کا ساٹھ روزے ہوں تو میعاد بعد صحت مرض کے اور فراغت احرام اور کفارہ دو ماہ کے شروع ہوگی اگر سال بھر کی میعاد گذر جاوے

اور مرد نے جمع نہ کیا ہو تو حاکم دار القضاء بلا طلب جدید حکم تفریق کا نہین دے سکتا لیکن
یہ بھی شرط ہے کہ عورت اوس مدت مین مرد کے پاس رہے اگر وہ غائب ہو جاویگی
تو وہ ایام غیبت کے دن اور زیادہ دیے جاوینگے - اور مرد کا غائب ہو جانا یا حج کا سفر
کرنا عذر نہین ہے اور ایام حیض عورت اور ماہ رمضان داخل سال شمار کیے جاوینگے
دیکھیے غایۃ الاوطار صفحہ (۲۱۲) جلد (۲) -

مسئلہ ۵۳ - عنین کے حکم مین خنثی بھی داخل ہے اوسکے لیے بھی حسب درخواست زوجہ کے زوج کو سال بھر کی میعاد دیجاویگی

مسئلہ ۵۴ - اگر مرد عنین نے عورت سے خلوت صحیحہ کر لیا تھا تو منسوخی نکاح کے بعد پورا مہر لازم ہوگا اور عدت بھی واجب ہوگی اور طلاق بائنہ واقع ہوگی دیکھیے ہدایہ صفحہ (۴۰۱) جلد ثانی اولین مصطفائی

نفقہ کا بیان

نفقہ - عبارت ہے طعام اور لباس اور مکان سکونت سے -

مسئلہ ۵۵ - مرد پر زوجہ کا نفقہ دستور کے موافق واجب ہے جبکہ عورت نے اپنا نفس تسلیم کر دیا ہو اور وہ عورت قابل صحبت بھی ہو عام اس سے کہ مرد قابل صحبت ہو یا نہ ہو -

تصریح - دستور کے موافق نفقہ دینے کا یہ معنی ہے کہ مقدور والا اپنے مقدور کے موافق خرچ دے اور جس پر روزی تنگ ہو جس قدر خدا نے اوس کو دیا ہے اوتنا صرف کرے دیکھیے غایۃ الاوطار صفحہ (۲۵۲) -

مسئلہ ۵۶ - مرد کو اختیار ہے کہ نفقہ مین اپنی عورت کو روٹی پکی پکائی دے یا آٹا - دیکھیے بائیسوین فصل محیط کی -

مسئلہ ۵۷ - امور خانہ داری مین عورت حرہ پر پیسنا پکانا اور مرد کی خدمت کرنا قضاءً واجب نہین ہے دیانۃً واجب ہے دیکھیے فتاوی عالمگیری [illegible] محیط

مسئلہ ۵۸ - طلاق کی عدت مین زوجہ کا نفقہ شوہر پر واجب ہے اور تفریق فسخ نکاح اور موت کی عدت مین واجب نہین

تصریح - جو تفریق زوج کی طرف سے ہوگی تو معتدہ کا نفقہ واجب ہوگا

اور اگر جدائی عورت کے طرف سے ہو اگر بلا معصیت ہو جیسا کہ خیار عتق اور خیار بلوغ
اور عدم کفاءت میں تو نفقہ واجب ہے اور اگر جدائی معصیت سے ہو جیسا کہ ارتداد اور تقبیل
زوج کے اصول یا فروع کی تو انہیں نفقہ ساقط ہے تو لعان اور خلع اور ایلا اور ارتداد
زوج میں اور اسی طرح خوشدامن کی وطی میں نفقہ عورت کا واجب ہے۔

مسئلہ ۵۹ — عورت کی درخواست پر دوسرا مکان نہیں دلایا جا سکتا جبکہ اوس مکان میں متعدد حجرہ ہوں۔

تصریح — اگر مرد کی والدہ یا بہن یا اور کوئی ذی رحم محرم ہو
اور وہ مکان میں رہتے ہوں تو عورت کے دوسرے مکان کی استدعا پر دوسرا
مکان نہیں دلایا جاتا جبکہ اوس مکان میں چند حجرہ ہوں۔ اور کوئی حجرہ اوس میں سے
خالی کر دیا گیا ہو اور اگر کوئی حجرہ نہ ہو تو حسب استدعا زوجہ دیا جانا چاہئے دیکھئے فصل محیط

مسئلہ ۶۰ — قاضی شوہر کی بدمزاجی سے عورت کو اچھے لوگوں کے ہمسایہ میں رہنے کا حکم دے سکتا ہے۔

تصریح — اگر عورت قاضی کے پاس زوج کے ایذا دہی کی
شکایت کرے اور یہ استدعا کرے کہ مجھکو اچھے لوگوں میں رکھے اس صورت میں
اگر قاضی کو صحت کی اس واقعہ کی علمیت ہو تو منع کرے شوہر کو ظلم و تعدی سے
اور اگر علمیت نہ ہو اور ہمسایہ اوس کے قوم صالح ہوں تو وہاں ہی رہنے کا حکم دے
اور اگر اون سے گواہی طلب کرے اگر وہ تصدیق عورت کی کریں تو بھی شوہر کو ظلم
و تعدی سے منع کرے اگر قوم صالح نہ ہوں تو زوج کو قوم صالح میں رہنے کی تاکید کرے
اور اون سے پوچھے اور بعد تحقیق کے جو مناسب جانے تجویز کرے دیکھئے باب [illegible]
فصل محیط کی۔

مسئلہ ۶۱ — فرض ہے مرد پر عورت کو ایکسال میں دو جوڑے پوشاک کے دینا

تصریح — یعنے سال میں دو جوڑے کپڑے زوج پر فرض ہیں بسبب [illegible]
حاجت کے باعتبار گرمی اور سردی یعنے گرمی کے پوشاک جاڑے میں کام نہیں
آتے اور نہ جاڑے کے گرمی میں کام آتے ہیں لہذا سال بھر میں دو بار پوشاک کی حاجت ہے

مسئلہ ۶۲ مرد اپنی زوجہ کو حسب ذیل صورتوں میں باہر جانیکی اجازت دیسکتا ہے جبکہ زوج کو فتنہ سے امن ہو۔

صورت اول ۔ جبکہ عورت زیارت و عیادت و تعزیت ابوین کے لئے جانا چاہے۔

صورت دوم ۔ جبکہ اقربا کی ملاقات کو جانا چاہے۔

صورت سوم ۔ جبکہ دائی ہو۔

صورت چہارم ۔ جبکہ غسالہ ہو۔

صورت پنجم ۔ جبکہ کسی پر حق اوس کا ہو۔

صورت ششم ۔ جبکہ کسی کا حق اوس پر ہو۔

صورت ہفتم ۔ جبکہ حج کا ارادہ کرے۔

ان امور مذکور الصدر کے سوا مثل دعوت ولیمہ و عیادت و زیارت اجنبیون کے لئے شوہر اجازت نہیں دیسکتا۔ اگر اجازت دیگا اور زوجہ جاویگی تو دونون گنہگار رہینگے دیکھئے بائیسوین فصل محیط کی۔

مسئلہ ۶۳ زوجہ خانۂ زوج سے حسب ذیل صورتوں میں بلا اجازت شوہر کے جا سکتی ہے

صورت اول ۔ جبکہ زوجہ کو کسی مسئلہ کے دریافت کی حاجت ہو اور زوج اجہل اوسکا دریافت کرلینے مانع ہو اور نہ خود دریافت کرکے خبر دیتا ہو دیکھئے فتاوی قاضیخان۔

صورت دوم ۔ جبکہ زوج کا باپ بالکل ضعیف و ناتوان ہو اور اوس کی خبرگیری و قیام و حفاظت اپنے باپ کی فرض ہو جاوے اس سے کہ وہ باپ کافر ہو یا مومن دیکھئے فتاوی قراخانی

مسئلہ ۶۴ زوج اپنی زوجہ کو حسب ذیل چار سببون سے مار سکتا ہے

سبب اول ۔ جبکہ زوج نے صحبت کے لئے بلوایا ہو اور انکار کرے

سبب دوم ۔ جبکہ زوج نے زینت کے لئے حکم کیا ہو اور زینت نہ کرے

سبب سوم ۔ جبکہ زوج نے نماز و غسل جنابت کی تاکید کی ہو اور وہ نہ کرتی ہو

سبب چہارم ۔ جبکہ زوج نے باہر جانے سے ممانعت کی ہو اور باہر چلی جاوے دیکھئے فتاوی قرآن خوانی۔

مسئلہ ۶۵ ساس سسرے اپنے بیٹی کے ملاقات کو مکان زوج مین ہر جمعہ کو آسکتے ہین ہان قیام کی ممانعت ہے۔ دیکھیے فتاوی ابی اللیث۔

مسئلہ ۶۶ ہر ذی رحم محرم عورت کا مکان مین شوہر کے ہر سال جا سکتا ہے دیکھیے محیط۔

مسئلہ ۶۷ عورت ابوین ومحارم کی زیارت کے لئے ہر جمعہ مین وہر ذی رحم کی ملاقات کو ایکسال مین جا سکتی ہے۔ دیکھیے بائیسوین فصل محیط کی تصریح قاضی علی سغدی کا قول ہے کہ عورت ملاقات ابوین کے لئے نہین جاسکتی لیکن ابوین زوجہ کے منزل مین روبرو زوج کے ہر مہینے دو مہینے کو آسکتے ہین نوادر فضل بن غانم مین مروی ہے ابو یوسف صاحب سے جب ابوین زوجہ کے مکان زوج مین آسکتے ہون تو زوجہ کو اختیار ملاقات محارم کے لئے جانے کا نہین اور اگر نہ آسکتے ہون تو جائز ہے کہ اذن سے شوہر کے اذن کی ملاقات کو ہر مہینے مین جاوے فقط

تمت



صحت نامہ اغلاط ہدایۃ القضاۃ

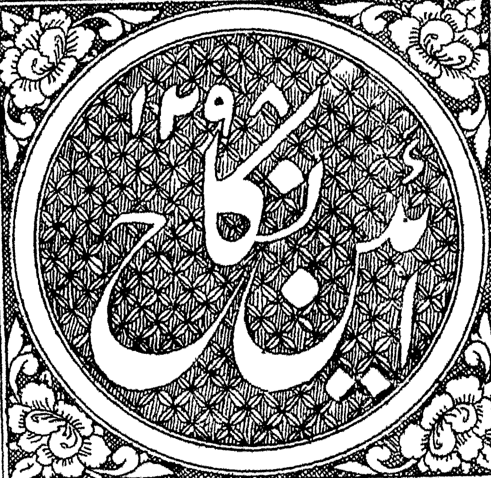
صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۱	اعتلاکے	اعتلاسے	۸	۱۰	ردالمختار	درالمختار
۳	۰	مہر	مہرسے	۹	۱	استرضا	استرضاکا
۴	۱۷	معتنرکہ	معتنرلہ کے	۱۰	۸	دیکھئی دیکھئی	دیکھئی
۶	۹	اپنے بیٹے کے بیٹے کے ساتھ	اپنے بیٹے کے ساتھ	؍؍	۱۴	صحبت	صحت
؍؍	۲۰	کرادسنے	کرادینیے	۱۱	۲۰	مجبات	محرمات
۷	۱۶	دوسرنکاح	دوسرا نکاح	۱۲	۵	یک	ایک
؍؍	۱۹	دیسے	ویسی	۱۴	۲۰	سکے	کے
؍؍	۲۲	بناہر	بنابر	۱۵	۲	وادن	واردن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٥	٩	سفر	صغر
"	١٣	پڑا	پڑہا
"	٢٢	گواہ	گواہی
"	٢٣	مدت	عدت
"	٢٤	روز	اور
١٦	١٤	روک رکہی	روک رکہے
١٧	"	زنانہ	زنا
"	٢٢	العد	العدت
١٨	٣	عورت	عورات
٢١	٢٠	ہو	جو
"	٢٣	سو	جو
"	"	سو	ہو
"	"	جور	چور
٢٢	١١	لاذم	لازم
٢٤	١٢	لاذم	لازم
٢٥	١٤	حضا	حضار
٢٨	٨	مغلطہ	مغلظہ
٢٩	٢٤	ہوتی	ہوتے
٣٠	٤	داحل	داخل
٣٢	٦	مفرت	مضرت
"	١١	یہانتک	یہان تک
٣٣	٩	"	"
٣٥	١١	زوجہ اول	زوجہ اول
٣٦	٣	عنیت	عنین
٣٦	٤	عنین	عنین
"	٢١	لی	کی
٣٩	١	طرف	طرف سے
"	٢	معصیت ہو	معصیت ہے
٤٠	٣	زبادت	زیارت

تمت

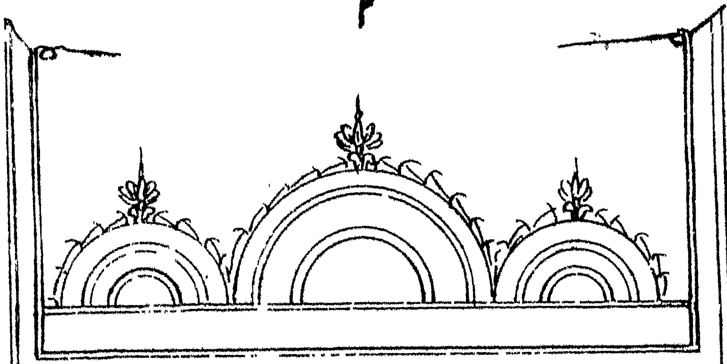
عن النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی

الحمد لله والمنة این رسالهٔ پر فوائد ترتیب دادهٔ بندهٔ احقر احمد قلندر عفی عنه موسوم



باهتمام کاربردازان کارخانهٔ محمد نظام الدین تاجر کتب ساکن مدراس شهر چنا

در مطبع نظام المطابع واقع مدراس مطبوع گردید



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد کس سے خدائے پاک کی ہو
کب ثنا کبریائے پاک کی ہو

حرف کن کہتے ہی ظہور ہوا
عین ہژدہ ہزار عالم کا

إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ

وصف اوسکا کہے زبان کسکی
خود نبی نے کہا ہی لا احصی

لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ

رہنمائی کو انبیا بھیجے
پیشوائی کو پیشوا بھیجے

کیسے کیسے نبی کئے پیدا
کیسے کیسے ولی کئے پیدا

باب احکام سب پہ باز کیا
خیر اور شر مین امتیاز دیا

جادۂ مستقیم دکھلائی
جس سے صورت نجات کی پائی

تھا یہ منظور اس ہدایت سے
تاکہ دنیا بچے ضلالت سے

مناجات درگاہ خدا تعالی مین

مدعا ہی کہ اے خدائے کریم
التجا ہی کہ اے کریم و رحیم

نیک توفیق دے ہدایت کر	راہ اپنی ہمین عنایت کر

آئین پانچوان شرع کے موافق نکاح کا ہونا

حکم اب شرع کا سناتا ہون	اصل جو بات ہے بتاتا ہون
ہی برابر لکھا کتابون مین	جن کو شک ہو ضرور تر دیکھین
در مختار کی عبارت ہے	سہل تر عقد کی اجازت ہے
ہی قدوری کی شرح سے پیدا	اور قنیہ مین بھی ہے ذکر اسکا
ہی مشرح لکھا وقایہ مین	ہی مفصل رقم ہدایہ مین
کہہ رہی ہے صلوۃ مسعودی	ہی فتاوی سراجیہ مین بھی
جو ہی کنز و قایق اعلے	مسئلہ اوسمین بھی ہی صاف لکھا
قاضیخان کی فتاوی مین ہی رقم	کہتی ہی شرح اربعین پیہم
دیکھ لیجے فتاوی عالمگیر	ہی کتاب النکاح مین تحریر

وَيَنْعَقِدُ بِاِيْجَابٍ مِنْ اَحَدِهِمَا وَقَبُوْلٍ مِنَ الْاٰخَرِ وَضْعًا لِلْمَاضِيْ لِاَنَّ الْمَاضِيَ دَلَّ عَلَى التَّحْقِيْقِ كَتَزَوَّجْتُ نَفْسِيْ اَوْ بِنْتِيْ اَوْ مُوَكِّلَتِيْ مِنْكَ وَيَقُوْلُ الْاٰخَرُ تَزَوَّجْتُ

متفق اسپہ ہین فقیہ تمام	واقعی ہے نکاح اسکا نام
ایک تو دونون مین کرے ایجاب	دوسرا بھی کرے قبول شتاب

وَشَرْطُهُ حُضُوْرُ شَاهِدَيْنِ حُرَّيْنِ اَوْ حُرٍّ وَحُرَّتَيْنِ مُكَلَّفَيْنِ سَامِعَيْنِ مَعًا قَوْلَهُمَا عَلَى الْاَصَحِّ

اسمین یہہ بھی ہی ایک شرط ضرور	جس سے آئے نکاح مین نہ فتور

معتبر دو گواہ حاضر ہون　　شاہدی مین پسند خاطر ہون
یہہ بھی تاکید ہی کہ ہون نہ غلام　　پر ہون آزاد اور نیکو کام
مرد ہو اک تو عورتین ہون دو　　انکو ایجاب کی سماعت ہو

بیان خوبی قلت مہر

ہی جو مشکوۃ دل حدیثون کا　　اسکے باب النکاح مین ہی لکھا
حضرت عائشہ نے فرمایا　　یہہ ہی بیشک حدیث مین آیا
اسمین مطلق نہین ہی جای کلام　　یعنے فرماتے ہین رسول انام

اَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ عَایِشَۃَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صلعم
اَعْظَمُ النِّکَاحِ بَرَکَۃً اَیْسَرُہٗ مَؤُنَۃً

ہی وہ افضل جو سہل تر ہو نکاح　　اوس سے ہوتی ہی خوبی مین و فلاح
جو کوئی اس سے آگے بڑہ کے چلا　　جلد قید ہی ہوا نحوست کا
خود ہوا مبتلا سے بربادی　　اسکو غم کہئے یہہ نہین شادی

بیان مقدار مہر

ہی جو عقد نکاح کا مذکور　　اسمین ہی ایک امر مہر ضرور
اسکو بھی اب بیان مین کرتا ہون　　حال اصلی عیان مین کرتا ہون

اَقَلُّہٗ عَشْرُ دَرَاہِمَ

بند ہگیا جسکے ذمہ مہر گران　　اوسکو برکت نہو کسی عنوان
کی ہے کس درجہ مہر کی تخفیف　　خاص وارد ہی یون حدیث شریف
اوسکا مطلب یہہ ہی کہ کم سے کم　　مہر مین ہین درست دس درہم

جب ہوئی ہم حساب کے درپے ہوئے ہین دس درم کے تین روپے
بلکہ تحقیق جب حساب سے کی پائے جاتی تھی کچہ کم و بیشی

بیان طعام ولیمہ

أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ النَّبِيُّ عَلٰى
بَعْضِ نِسَائِهِ بِمُدَّيْنِ شَعِيْرًا

ترجمہ

عقد کے بعد کا لکھون احوال اسمین ایسا نہین پر اجمال
دوسرے دن ولیمہ ہوتا ہے خاص اشخاص کا وہ کھانا ہے
پر تکلف کا اوسمین حکم نہین جو میسر ہو اوسکو کرلین یقین
بھی صحیح بخاری مین یہہ لکھا اور مسلم مین بھی ہی صاف آیا
اسکے حضرت انس بھی ہین راوی کہ حدیث رسول ہے حاوی
ہین صفیہ جو آپ کی بی بی ہی اونہون نے بھی یون روایت کی
صاف مشکوۃ سے ہویدا ہے یعنے دو مدلیک ولیما ہے

أَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلٰى إِحْدٰى
نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ أَوْلَمَ بِشَاةٍ

اوسکا کرنا ضرور بیشک ہی یہہ تو دو سیر ستو تک ہے
بلکہ یہہ کام ہے نبیؐ نے کیا بعض ازواج کے ولیمہ کا
یہہ طریقہ ہے خیر کا مسنون قرض لیکر کرے نہ حال زبون
پر رسول خدا نے ایک کو بھی نہین اسراف کی اجازت دی

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِنهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰکَهَا

جب فلما قضا ہوی نازل غرٰ
تھی نبی کو بہت خوشی حاصل
یعنے حق نے کیا سمجھہ کی صلاح
بی بی زینب سے مصطفےٰ کا نکاح
اس خوشی کے سبب سے حضرت نے
دیکے دام اور مول منگوا کے
ایک بکرے کا گوشت پکوایا
جتنے حاضر تھے سب کو کھلوایا
اس ولیمہ کو لوگ کرکے غور
شرم سے حرف چھوڑدین فی الفور
بیاہ کہتے ہین جسکو دانشمند
وہ کچھہ اسراف پر نہین ہے بند
نہ تو جوڑون کی اسمین حاجت ہی
نہ تو بھاجی کی کچھہ ضرورت ہی
ساچق اور منگنی بھات چھی منڈھا
رت جگا جلوہ سب یہہ ہی بیجا
یہہ بری سے بری بلا شک ہی
اس سے نوجوان بری بلا شک ہی
علما اس سے دور رہتے ہین
سب اسے کار خیر کہتے ہین
اسمین اسراف کا نہین کچھہ کام
ایک بدعت ہی دوسری الزام
دہوم کرنے کی احتیاج نہین
منحصر زر پہ ازدواج نہین
ہین یہہ سب واہیات ناجایز
کبھی کس نے اسے کیا جایز
خرچ زاید بڑہا دیا ناحق
حاشیہ یہہ چڑہا دیا ناحق
جس سے جایز نماز کا پڑہنا
اوسی ملبوس سے ہی عقد روا

بیان حضرت بی بی فاطمہ رض کی نکاح کا

بی تکلف ہوا ی عروس سخن
کہ خوشی ہی شریک رنج و محن
اب مین وہ ماجرا سناتا ہون
جس سے تصویر غم دکھاتا ہون

حضرت شاہ جب بنے نوشاہ
نام اسی راہ کا ہی شرع شریف
فاطمہ کے جو ساتھ عقد بندھا
ہو گیا عقد منعقد جس دم
اور سنئے یہہ حال درد آمیز
سولہ پیوند کی تھی اک چادر
دو کھرا و بن تھین ایک چکی تھی
ایک تکیہ تھا تکیہ بالین
جب ہوئی یہہ نقد کے رخصت
ای خدا ئے کریم ای غفار
بس کہ جیسا ہوا سکا ہے نکاح
میری امت پہ رحم فرمانا

تب ہوی سہل تر نکاح کی راہ
کی خدا و رسول نے توصیف
لی بی صاحب کا مہر یون ٹھہرا
مہر مین باندہے چار سو درہم
یہہ دیا ان کو مصطفےٰ نے جہیز
بلکہ اوسمین بھی چھید تھے اکثر
اور مسواک ایک لکڑی کی
ایک سادہ تھا کاسہ چوبین
ملتجی حق سے یون ہوے حضرت
ای غفور الرحیم ای ستار
بخشنا اوسکو دو جہا نمین فلاح
سبکو اس راہ راست پر لانا

قول مصنف

جاے گریہ ہی صاحبو یان پر
اس طرح کا جہیز اوسکو ملے
کیسی دولہن کہ جسکا باپ رسول
کیسی دولہن کہ افضل نسوان
کیسی دولہن کہ شان مین جسکے
کیسا دولہ کہ وصف مین اوسکے

جو رسول خدا کی ہو دختر
ناخن غم سے کیون جگر نہ چھلے
کیسا دولہ کہ خلق کا مقبول
کیسا دولہ کہ مقبل یزدان
کہا حضرت نے صفۂ ہنی
سورۂ ہل اتے خدا بھیجے

کوئی دولہا ہی ایسا یا دولہن
اوسکا دنیا مین کون ہمسر ہے
یہہ مراتب یہہ جاہ ایک طرف
تھا میسر نہ کونسا اسباب
جو طلب کرتے حق سے لے لیتے
اب تمہین چاہئے بیان انصاف
اوسکو تو یہہ ملے جہیز قلیل
بیاہ مین ایسا ایسا صرف کرو
تم جو کرتے ہو بیاہ مین سامان
کیا نہ حضرت کو استطاعت تھی
فاطمہ تو تھی چشم دل کے ضیا
ہرطرح اس سے چاہئے پرہیز

جسکو کہتے ہین سب لوگ فخر زمن ؟
فخر ازواج انبیا یہ ہے
ہی خواتین دوجہان یہ شرف
کون سی رکھتے تھے نہ طاقت وتاب
دوجہان کو جہیز مین دیتے
صاحبو جسکا حق کرے اوصاف
ہی غضب اوسپہ خود کو دو تفصیل
شرم آتی نہین ذرا تم کو
تھا نہ زنہار پہلے اسکا نشان
کیا نہ دولت کی دست قدرت تھی
جسکو جو چاہا دم مین بخش دیا
ایسی اسراف سے روا ہی گریز

بیان ہارون رشید کا

یان پہ اک اور معتبر ہی خبر
جبکہ ہارون رشید عالی جاہ
وقت جب دم نکاح کا آیا
عقد جو حضرت سے علے کا ہوا
غرض فی الفور کی وزیرون نے
علمانے لکھا حدیثون سے

چاہئے منصفی کی تم کو نظر
لگا بیٹی کا اپنے کرنے بیاہ
تب وزیرون سے اوسنے فرمایا
کسقدر مہر فاطمہ کا بندھا
اسطرح کہدیا مشیرون نے
چار سو درہم اونکے مہر کے تھے

سنکے ہارون کمال شرمایا
پھر یہہ اپنی زبان پر لایا
یہہ تو اظہار خاص و عام مین ہی
فرق آقا مین اور غلام مین ہی
میری بیٹی کے دس درم ہون مہر
اپنے آقا کی ہمسری ہی قہر
صاحبو اب سلطنت آرا
فخر جمشید غیرت دارا
اسطرح سے ادب کا ہو پابند
اور کرو تم فضول خرچ پسند
عاقلون کو یہہ پند کافی ہے
عاقلون کے لئے منافی ہے

وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا گھر اسکا ہی کہ نہین ہے

دَارَ لَهٗ وَمَالُ مَنْ لَّا مَالَ لَهٗ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَّا عَقْلَ لَهٗ ۞
گھر اسکا آخرت مین اور مال اوکا ہی کہ نہین ہی مال اسکو آخرت مین اور اسکو جمع کرتا ہی وہ شخص کہ نہین ہی عقل اوسکو

فَاِنْ تُحِبِّيْنَ الدُّنْيَا وَتَكُنْ مُيَسَّرَةً لَّكِ وَتَكُوْنِيْ ذَاتَ
پس اگر دوست رکھے تو دنیا کو اور میسر ہو وہ تجکو اور ہو تو صاحب

كُنُوْزٍ وَّجَاهٍ وَحَشْمَةٍ وَتَبْلُغِيْ بِاَقْصٰى مَرَاتِبِهَا لَتَكُوْنِيْ
خزانہ اور جاہ اور حشمت کی اور پہونچے تو نہایت مراتب دنیا کو تو البتہ ہوگی تو

مِثْلَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَشَدَّادٍ وَّاِذَا كُنْتُ مُوَحِّدَةً
مانند قارون اور فرعون اور شداد کے اور جبکہ ہوئی تو ایک جاننے والی خدا

وَّعَابِدَةً وَّزَاهِدَةً وَّمُطِيْعَةً وَّرَاضِيَةً وَّقَانِعَةً
کی اور عبادت کرنیوالی اور بے رغبتی کرنیوالی دنیا مین اور طاعت کرنیوالی اور راضی ہونیوالی اور قناعت کرنیوالی بر خانے ہونیوالی

وَّصَابِرَةً وَّشَاكِرَةً وَّعَفِيفَةً وَّمُتَّقِيَةً لَّكُنْتِ مِنْ خَدَمَةِ
اور صبر کرنیوالی اور شکر کرنیوالی اور پاکدامن اور پرہیزگار تو البتہ ہوگی تو لونڈیون

سَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ وَمَقْبُوْلَاتِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَاخْتَارِيْ
سردار عالمونکی سی ف ۱ اور ہوگی مقبولون رب العالمین سے۔ پس اختیار کر تو

اَيُّهُمَا اَوْلٰى وَاَفْضَلُ هَدَاكِ اللّٰهُ ثُمَّ اعْلَمِيْ اَنَّ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ
ان دونون مین سے اولی اور افضل کو ف ۲ ہدایت کرے تجکو اللہ پھر جان تو تحقیق اللہ اور اسکے رسول کا

عَلَيْكِ حَقٌّ وَّاِطَاعَةٌ وَّبَعْدَهُمَا لِزَوْجِكِ عَلَيْكِ حَقٌّ
تجہ پر حق ہے اور تابعداری کرنی اور بعد اونکے خاوند کا تجہ پر حق ہے

وَّاِطَاعَةٌ فَاَطِيْعِي اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فِيْ كُلِّ حَالٍ وَّاَطِيْعِيْ زَوْجَكِ
اور تابعداری کرنی پس اطاعت کر اللہ اور رسول اسکے کی ہر حال مین اور اطاعت کر تو خاوند اپنے کو

مِنْ كُلِّ وَجْهٍ فِيْ كُلِّ حِيْنٍ وَّاَوَانٍ مَّا لَمْ يَأْمُرْكِ بِالْاِثْمِ
ہر وجہ سے ہر وقت مین اور ہر ساعت مین جبتک کہ نہ حکم کرے تجکو

وَالْعِصْيَانِ يُؤْتِكِ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۞ قَالَ رَسُوْلُ
ساتھ بدی کے اور گناہ کے دیگا تجہ کو اللہ اجر اچھا۔ فرمایا رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ
اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مین حکم کرتا کسی کو سجدہ کرنے کا

لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَاَيْضًا قَالَ صَلَّى
واسطے کسی کے تو البتہ حکم کرتا مین عورتون کو سجدہ کرنیکا واسطے خاوند اپنے کے اور یہہ بھی فرمایا رسول خدا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَاتَتِ الْمَرْاَةُ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب رات گذارے عورت اور خاوند اوسکا اسپر غصہ ہو تو

ف ۱ یعنی بیبیون کی
ف ۲ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

لعنتها الملٰئكة حتى تصبح وايضًا قال صلى الله عليه

لعنت کرتے ہیں اوس عورت کو فرشتے صبح تک اور یہہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم لا يحل للمرأة ان تاذن في بيته الا باذنه ولا يحل

وسلم نے کہ نہیں حلال ہی عورت کو یہہ کہ اذن دے غیر کو اپنے خاوند کے گھر میں مگر ساتھ اذن خاوند کے اور نہیں حلال

للمرأة ان تصوم وزوجها شاهد الا باذنه ولا تكفري

ہی عورت کو نفل روزہ رکھنا اوس حال میں کہ خاوند اوسکا موجود ہو مگر اوسکے اذن سے اور نہ ناشکری کر

العشير ۞ عن ابي سعيد الخدري قال مر رسول الله صلى

خاوند کی روایت ہی ابی سعید رض خدری سے کہ کہا گذرے رسول اللہ صلی اللہ

الله عليه وسلم على النساء فقال يا معشر النساء تصدقن

علیہ وسلم عورتوں پر پس فرمایا اے گروہ عورتوں کی صدقہ دو تم

فاني اريتكن اكثر اهل النار فقلن وبم يا رسول الله قال

پس تحقیق دکھلایا گیا ہوں میں کہ تم اکثر اہل دوزخ سے ہو پس کہا ان عورتوں نے اور کسواسطے یہہ ہی یا رسول اللہ فرمایا

تكثرن اللعن وتكفرن العشير ۞ واستعيذي بالله

بہت کرتے ہو تم لعنت اور ناشکری کرتے ہو خاوند کی اور پناہ مانگتی رہ تو ساتھ اللہ کے

من الشيطان الرجيم انه عدو مضل مبين ۞ قال

شیطان راندے گئے سے کیونکہ تحقیق وہ دشمن گمراہ کرنیوالا ظاہر ہے فرمایا

رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابليس يضع عرشه

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان بچھاتا ہی تخت اپنا

على الماء ثم يبعث سراياه يفتنون الناس فادناهم

اوپر پانی کے پھر بھیجتا ہی لشکر اپنے کو تو کہ فتنہ میں ڈالیں آدمیوں کو پس قریبتر اونکا سے

مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْئُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ

طرف اسکے مرتبہ میں وہ ہی جو بڑا فتنہ انگیز ہوتا ہی آتا ہی ایک ان میں کا پس کہتا ہی کیا میں نے

كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا ثُمَّ يَجِيْئُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ

ایسا اور ویسا پس کہتاہی ابلیس کچھ نہیں کیا تو نے پھر آتا ہی ایک ان میں سے پس کہتا ہے

مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ

نہیں چھوڑا میں نے اسکو یہانتک کہ جدائی ڈلوادی میں نے درمیان اسکے اور درمیان عورت اسکے کے پس نزدیک کرتا ہے

وَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ فَيَلْتَزِمُهُ ۞ وَاَيْضًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اور کہتاہی کیا اچھا ہی تو پس گلے سے لگاتا ہی اسکو اور یہہ بھی فرمایا رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَجْرِىْ مِنَ الْاِنْسَانِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان جاری ہوتا ہی انسان میں

مَجْرَى الدَّمِ فَلَا تَغْفُلِىْ عَنْ مَكْرِهٖ وَاسْتَعِيْنِىْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِ

جگہ جاری ہونے خون کے پس غافل رہ مکر اوسکے سے اور مدد مانگ ساتھ اللہ کے اوسپر

وَاَيْضًا لَكِ عَلٰى زَوْجِكِ حَقٌّ وَفَّقَهُ اللّٰهُ بِهٖ ۞ قَالَ رَسُوْلُ

اور یہہ بھی تیرا تیرے خاوند پر بھی حق ہی توفیق دی اللہ تعالی اوسکو تیرے حق ادا کرنیکی فرمایا رسول

ف یعنی خاوند بیوی کا حق ادا کرے تو بیوی ادا کرے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلَى الْمَرْءِ اَنْ يُحْسِنَ طَعَامَهَا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ہے مرد پر یہہ کہ اچھی طرح کھلاوے

وَكِسْوَتَهَا وَاَيْضًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ

اور پہناوے بیوی کو اور یہ بھی فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم میں وہ ہے

خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ ۞ وَاَيْضًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

کہ بہتر ہو واسطے اہل اپنی کے اور میں بہتر ہوں تم میں واسطے اہل اپنی کے اور یہ بھی فرمایا رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ وَاَيْضًا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم میں وہ ہی کہ بہتر ہو واسطے عورتوں اپنی کے اور یہہ بھی

قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت کامل مومنوں میں از روے ایمان کے

اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَّاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ وَاَيْضًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ
وہ ہی کہ بہت اچھا ہو خلق میں اور بہت مہربان ہو اہل اپنی پر اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهٖ
علیہ وسلم نے جب دیوے اللہ کسی کو تم میں سے مال پس چاہیے کہ شروع کرے خرچ کرنا ساتھ

وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَيْضًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَقَةُ
اور اہل خانہ اپنے کے اور یہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خرچ کرنا مرد کا

الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِهٖ صَدَقَةٌ وَاَيْضًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
اوپر اپنی اہل کے صدقہ ہے اور یہہ بھی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و

سَلَّمَ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا فَاِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَ
سلم نے اور نصیحت قبول کرو تم بیچ حق عورتوں کے پس تحقیق وہ پیدا کی گئی ہیں پسلی سے اور

اِنَّ اَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ
تحقیق بہت ٹیڑی چیز پسلیوں میں اوپر کی پسلی ہی پس اگر چاہے سیدھا کرنا اوسکو

كَسَرْتَهُ وَاِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ
توڑ دیگا تو اسکو اور اگر چھوڑ دے تو اسکو رہے گی بہت ٹیڑھی پس نصیحت قبول کرو واسطے عورتوں کی

خَيْرًا ۵ وَاعْلَمِيْ اَنَّ لِخُدَّامِكِ عَلَيْكِ حَقٌّ فَرَاعِيْهِ وَاَحْسِنِيْ
اور جان تو کہ تحقیق واسطے خادموں تیرے کے تجھ پر حق ہی پس رعایت کر تو اسکی اور بھلائی

اِلَیْھِمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
طرف اونکے تحقیق اللہ نہین ضایع کرتا اجر نیکون کا — فرمایا رسول خدا صلی اللہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِخْوَانُکُمْ جَعَلَھُمُ اللّٰہُ تَحْتَ اَیْدِیْکُمْ فَمَنْ
علیہ وسلم نے یہہ بھائی تمہارے ہین قید کیا اونکو اللہ نے زیردست تمہارا پس جو شخص

جَعَلَ اللّٰہُ اَخَاہُ تَحْتَ یَدَیْہِ فَلْیُطْعِمْہُ مِمَّا یَاْکُلُ وَلْیُلْبِسْہُ
کہ کیا اللہ نے بھائی اوسکے کو زیردست اوسکا پس چاہیئے کہ کھلاوے اسکو اوس چیز سے کہ کھاوے آپ اور پہناوے

مِمَّا یَلْبَسُ وَلَا یُکَلِّفُہٗ مِنَ الْعَمَلِ مَا یَغْلِبُہٗ فَاِنْ کَلَّفَہٗ مَا یَغْلِبُہٗ
اوسکو اوس چیز سے کہ پہنے آپ اور نہ تکلیف دی اوسکو ایسے کام کی کہ عاجز کردے اسکو پس اگر تکلیف دی اسکو اس کام کی

فَلْیُعِنْہُ عَلَیْہِ
پس چاہیئے کہ مدد کرے اوسکی اوسپر

شروط نکاح

شرطین نکاح کے تین ہین۔ ایجاب و قبول و دو گواہ۔ ان شرطون کے سوا نکاح ثابت ہوتا نہین۔ مرد ہو یا عورت پہلے جو قبولیت کا لفظ کہے اسکو ایجاب کہتے ہین اور اسکے جواب کو قبول **مسئلہ** ایجاب و قبول مین ایک کا کہنا دوسرا سننا شرط ہے یعنے عورت کا کہنا مرد۔ اور مرد کا کہنا عورت سننا ضرور ہے اگر یہہ بات نہو سکے وکیل کا سننا بھی بس ہے وکیل موکل کی جاے پر ہے۔ عورت کی خموشی بھی اسکی قبولیت کی دلیل ہے۔ لاکن چاہیئے کہ وکیل جو عورت کو سناتا ہے ہر دو گواہ سن لین۔ **مسئلہ** شرط ہے کہ ہر دو گواہ عاقل و بالغ مسلمان اور آزاد رہین **مسئلہ** گواہ عادل یعنے پرہیزگار رہنا شرط ہے یا نہ اسمین اختلاف ہے امام اعظم کے

مذہب مین فاسق کی گواہی سے بھی نکاح درست ہی امام شافعی کے یہان نہین لاکن
امام اعظم کے مذہب مین پرہیزگار کی گواہی افضل ہی۔ پس احتیاط اسی مین ہی کہ
گواہ پرہیزگار رہین **مسئلہ** اقلِ مہر یعنے کم درجہ مہر کا حنفی مذہب مین دس درہم
ہی اس سے کم جایز نہین۔ اس سے زیادہ جہان تک مرد کی طاقت ہو جایز ہی۔ طاقت
سے زیادہ جایز نہین **مسئلہ** تین صورت مین پورا مہر لازم آتا ہی۔ اول وطی۔
دوسری خلوت صحیحہ۔ تیسری مرد یا عورت کی موت ان تین سے جب ایک
صورت بھی واقع ہو پورا مہر لازم ہوتا ہی **مسئلہ** نکاح درست نہین ما اور بہن
اور بیٹی اور نواسی اور پوتی اور بھتیجی اور پھپی اور خالہ اور ساس۔ اور جسکی مان
وطی کئی ہو۔ اور باپ دادا کے نکاحی عورتین اور ایسا ہی جہان تک اوپر جاوے
اور بیٹے اور پوتے کے نکاحی عورتین اور جہان تک نیچے اُدین۔ اور غیر کی عورت
کہ جسکا شوہر زندہ ہو اور طلاق نہ دیا ہو۔ یا طلاق دیا پر عدت کے ایام باقی ہون
اور مشرکہ۔ اور آتش پرست اور بت پرست اور جس عورت کو کہ آپ تین طلاق
دیا ہو **مسئلہ** اگر باپ یا دادا اپنے نابالغ لڑکی یا لڑکے کو اگرچہ ثیب ہون
نکاح کردے تو یہہ نکاح ثابت ہو چکا۔ یعنے جب وے بالغ ہون انکو اختیار فسخ نکاح
کا نہین۔ اگر باپ دادا کے سوا اور کوی ولی نکاح کر دیا تو اس لڑکے اور دختر کو جایز
ہی کہ بعد بلوغ چاہین تو نکاح فسخ کرین اگر پہلے سے نکاح کو جانتے ہون۔ اگر اُن کو
نکاح کی خبر بلوغ کے بعد معلوم ہو اسوقت بھی فسخ کرنا جایز ہی۔ از تحفۃ المومنین۔

خطبہ نکاح کا یہہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ
اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ
مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ - وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ - اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا
وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ - مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ
رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا
يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ
وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ
رَقِيْبًا ۝ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ
اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا
قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ وَنَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنَا
مِمَّنْ يُّطِيْعُهٗ وَيُطِيْعُ رَسُوْلَهٗ - وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهٗ وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهٗ
فَاِنَّمَا نَحْنُ بِهٖ وَلَهٗ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَسَلِّمْ
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

خطبۂ نکاح کے بعد نوشہ سے مخاطب ہو کر استغفار پڑھاوے۔ استغفر اللہ ربی

مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّخَطِيْئَةٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ ترجمہ توبہ کرتا ہون مین تمام
گناہون سے یا اللہ تو معاف کر کوئی گناہ کبھی نہین کرونگا - رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَ
اِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ بعد اسکے کلمۂ شہادت
پڑھاوین اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ترجمہ گواہ ہون مین اس بات کا کہ کسی کی
بندگی نہین سوائے اللہ کے کہ وہ ایک ہی اوسکا شریک نہین کوئی اور گواہ ہون مین
اسکا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکے - **صیغہ نکاح**
نوشہ کے ہاتھ مین ہاتھ ملا کر وکیل یا نائب صیغہ عربی مین ایکبار ہندی مین دوبار
قبول کراوین قَبِلْتُ نِكَاحَهَا وَتَزْوِيْجَهَا بِهٰذَا الْمَهْرِ مُبْلَغُهٗ بِحُضُوْرِ
شَاهِدَيْنِ رَضِيْتُ بِهٖ وَبِهَا اور ہندی مین یہ کہے - اللہ جل شانہ کے
حکم کے موافق اور پیغمبر خدا کے شریعت کے مطابق فلان صاحب کے فرزند فلان کو فلان
صاحب کی لڑکی فلان کو ساتھ اس مہر کے روبرو دو گواہ فلان فلان کے فلان صاحب
کی وکالت سے حاضران جماعت کے روبرو آپکا نکاح باندہا جوڑا کردیا قبول کئے تم
قبول کیا مین سہ بار نوشہ بغور کہنا - **دعا بعد ایجاب وقبول کے**
اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ اٰدَمَ وَحَوَّا - اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا
كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ اِبْرَاهِيْمَ وَسَارَه - اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ
يُوْسُفَ وَزُلَيْخَا - اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ مُوْسٰى وَصَفُوْرَا
اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَخَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى
وَعَائِشَةَ صِدِّيْقَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا - اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا

اَلّفَتَ بَینَنا عَلِی المُرتضٰی وَفَاطِمَۃَ الزَّھراءَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنھُمَا

اِنَّہٗ تَعَالٰی جَوَادٌ کَرِیمٌ رَؤُفٌ رَحِیمٌ وَرَبٌّ حَلِیمٌ این کار سازندہ

و سازوار خوشی و خورمی بطفیل رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ہمیشہ

مبارکباد - پھر ایجاب اور قبول طرفین سے باواز بلند کرداوے جو وہ دونون

عربی سمجھتے ہون تو عربی مین مستحب ہی اور نہین تو ایکبار عربی زبان مین ایجاب

قبول کرداوے اور دو بار طرفین کی زبان مین پھر طبق چھواروے بادام شیرینی

کا مسکانے لوگون مین تقسیم کرے - اور سورہ فاتحہ و سورہ اخلاص پڑھے

تعداد مہر ازواج مطہرات رضی اللہ تعالی عنہن

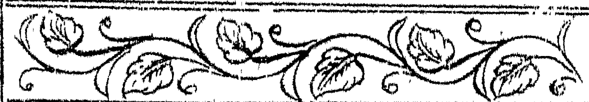
نام مبارک	تعداد درہم نقرہ	تعداد دینار طلا	وزن حساب تولہ ماشہ	حساب روپیہ انگریزی
حضرت ام سلمہؓ	متاع بیت قیمتی ۱۰ درہم	"	دو تولہ ساڑھے ماشہ	[illegible] روپیہ ماشہ
حضرت سودہؓ	۴۰۰ درہم	"	ایک سو پانچ تولہ	ایک سو نو روپیہ ساڑھے [illegible]
حضرت ام حبیبہؓ	۴۰۰۰ درہم	یا چار سو دینار	ایک ہزار دس تولہ چار ماشہ	ایک ہزار نو سو پچیس روپیہ ساڑھے سات ماشہ
اکثر ازواج مطہراتؓ	۵۰۰ درہم	"	ایک سو اکتیس تولہ تین ماشہ	ایک سو تریسٹھ روپیہ ۱۰ ماشہ

تعداد مہر بنات مقدساتؓ

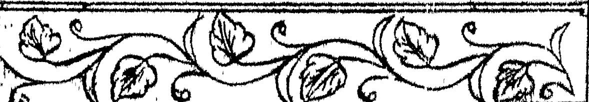
نام مبارک	تعداد درہم نقرہ	تعداد دینار طلا	وزن حساب تولہ ماشہ	حساب روپیہ انگریزی
حضرت فاطمہؓ	۴۰۰ مثقال چاندی	"	ایک سو پچاس تولہ	ایک سو پچاس [illegible] روپیہ چھ ماشہ
اکثر بنات "	۵۰۰ درہم	"	ایک سو اکتیس تولہ ساڑھے چار ماشہ	ایک سو تریسٹھ روپیہ ۱۱ ماشہ

اللہ جمیل و یحب الجمال

انتخاب نعت و سنت اسلامی زینت یعنی



آئینہ جمال محمدی



تصنیف جناب مولوی قربان علی صاحب لکھنوی

در مطبع انوار محمدی لکھنؤ باہتمام محمد سمیع بہار طبع شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی محمد سید المرسلین وعلی وصحبہ اجمعین **امابعد** خاکسار اپنے معاصی سے شرمسار امید وار مغفرت غفار کثیرین عباد رب المتعالی فقیر حقیر المدعو بہ محمد قربان علی ابن الٰہی بخش صاحب لکھنوی مجدد متبعان سنن محمدیہ وسالکان مسلک احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ ملتمس ہے کہ بعض احباب نے فرمایا کہ اگر ایک رسالہ زینت و آرایش مومنین کے بیان مین تو اسطرح تالیف کرے کہ ہر مسئلے احادیث و آثار سے استدلال ہو اور محل اختلاف پر ائمہ محدثین و فقہای محققین کے اقوال نقل کر کے مسئلہ مختلف فیہ کا قدرے تصفیہ ہو تو بہتر ہے لہذا بلحاظ امتثال امر احبا باوجود بے بضاعتی علم اسیر حرارت کی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ناظرین سے امید ہے کہ عند الملاحظہ محرر سطور کو دعای خیر سے یاد فرمائین اگر کسی جگہ خطا معائنہ کرین اصلاح فرمائین نام اس رسالہ کا **آئینہ جمال محمدی** رکھا گیا اسمین کئی ادب ہین اور ہر ادب کے متعلق چند مسائل ہین - ادب اول مسئلہ تمام سر پر بال رکھنا سنت دائمی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیای سابقین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین اور صحابہ تابعین

[illegible]

وغیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین کی آنحضرت صلعم کا حلق راس فرمانا سواے حج کے ثابت
نہین ہوا۔ کیونکہ حج و عمرہ مین حلق واجب قصر جائز ہی لیکن اول افضل ہی صحیحین مین عبد اللہ
بن عمرؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا خداوندا سر منڈانے والون پر رحم فرما
بعض صحابہ بولے یا رسول اللہ صلعم کترنے والون پر بھی دعاء رحمت فرمائے تو تیسری اور بعض روایت
مین ہے چوتھے مرتبہ اونکو بھی دعاء رحمت مین شامل فرمایا۔ منڈانے یا کترانے کی
حد امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک ربع سر اور امام شافعی رح کے نزدیک تین بال
اور امام ابو یوسف رح کے نزدیک نصف سر۔ اور امام مالک رح و احمد رح کے

نزدیک اکثر کے ۔ ولیکن امام مالک کا دوسرا قول اور اجماع تمام سر کے حلق یا قصر پر ہوا (و ہو الصحیح)
مستحب ہے کہ بال کاٹنے مین ایک انگشت سے کمی نکرے ۔ اور کہا بعض نے اس سے کم بھی جائز ہے
لفظ قصر کے کم وزیادہ پر صادق ہونیکی وجہ سے مسئلہ عورتون کو سر منڈانا حرام ہے
الا لعذر مرض سخت ۔ اور حج مین بمقدار یک سر انگشت قصر واجب ہے ۔ کہا علامہ ابو الحسنات
نے حاشیہ موطا امام محمد رح مین یعنے عورت قصر کرے بمقدار یک سر انگشت کیونکہ قصر اسکے
حق مین واجب حلق ممنوع ہے مسئلہ مستحب ہے کہ حلق محلوق کے داہنے جانب سے شروع
کیا جاوے اور اسی طرح قصر (قیاسا علی الحلق) صحیح مسلم و ترمذی مین انس رض بن مالک
سے روایت ہے جب رسول اللہ صلعم کنکریان مارچکے اور قربانی ذبح کی پھر حجام کو اپنے سر کا داہنا
رخ دیا اور اوسنے مونڈا وہ بال ابا طلحہ رض کو دیے ۔ پھر حجام کی طرف سر کا بایان رخ کیا اور

ف ۵۲ [illegible]

ف ۵۳ [illegible]

ف ۵۴ [illegible]

ف ۵۵ [illegible]

ف ۵۶ اس جامع ترمذی کے امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی ہین ... پانچون امامون مین سے ہین جو علم حدیث مین مقتدا ہوئے ہین انکو تلمیذ بخاری ... ۲۰۹ھ مین پیدا ہوئے اور ۲۷۹ھ مین رحلت فرمائی رحمہ اللہ تعالی

ف ۵۷ رضی اللہ تعالی عنہ ... رسول اللہ صلعم کے خادم ہین دس سال ... آٹھ یا نو سال کی عمر سے خدمت مین رہے حضرت نے انکی دین و دنیا کے فلاح کی دعا کی ... ۹۱ یا ۹۳ھ مین بصرہ مین انتقال فرمایا ۱۲

ف ۵۸ اسم شریف زید بن سہل ہے بڑے جلیل القدر صحابی ہین ... انصاری ... ۳۴ھ مین وفات ... چالیس سال زندہ رہے ۱۲

مونڈا اپنے فرمایا تقسیم کر دوان بالون کو سب آدمیون مین - کہا امام نووی رح نے مذہب ہمارا اور جمہور (علمای صحابہ و تابعین وغیرہم) کا یہی ہے کہ حلق محلوق کے داہنی طرف سے شروع کیا جاوے - اور کہا ابو حنیفہ رح نے بائین طرف سے - نام اس حالق کا معمّر بن عبداللہ عدوی ہے (وہو الصحیح) **مسئلہ** جمہور علماء کے نزدیک آدمی کے بال پاک ہین **مسئلہ** موے مبارک رسول اللہ صلعم تبرکًا یعنے بنظر حصول برکت رکھ چھوڑنا جائز ہے اور یہ صرف انحضرت صلعم کے موے مبارک کا خاصہ ہے نہ غیر کا کہ تبرکًا غیر کے بال بھی رکھ چھوڑے جاوین - حج وعمرے مین موے راس کا تراشنا ضروریات سے ہے خواہ کسی تدبیر سے ہو صحیح مسلم مین ابن عباس رض سے روایت ہے کہ معاویہ رض نے مجھ سے بیان کیا کہ مین نے رسول اللہ صلعم کے سر کے بال مروہ پر تیر کے پیکان سے تراشے اور دوسری روایت مین ہے کہ تراشے جاتے دیکھے - الغرض آنحضرت صلعم و صحابہ کرام نے حج و عمرے مین حلق راس فرمایا - اور بعض نے محض قصر پر اکتفا کیا چنانچہ صحیح مسلم مین ابن عمر رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم اور ایک جماعت صحابہ رض نے حلق راس فرمایا - اور بعض نے قصر کیا - یہ حلق و قصر مرد و عورت پر حج یا عمرے کے احرام کھولنے کے وقت ہے - نہ احرام کے اندر حتی کہ اگر کوئی شخص مرض شدید مین مبتلا ہو

تو بھی اوسکو جائز نہین کہ بال منڈاوے یا کتراوے مگر یاد اے کفارہ جیسا کہ صحیحین مین کعب
بن عجرہؓ سے روایت ہی کہا اوٹھالے گئے مجھکو رسول اللہ صلعم کی طرف اور حال یہ کہ جوئین
میرے سر سے میرے مونھہ پر ٹپکتی تھین۔ سو فرمایا نہین معلوم تھا مجھکو جو پہونچی ایذا تجھکو
نہین دیکھتا ہون مین کہ پاوے تو بکری کہا مینے نہین فرمایا روزے رکھ تین دن یا کھانا
کھلا چھ مسکین ہر مسکین کو نصف صاع۔ الحاصل یہ جملہ مسائل حج و عمرے سے علاقہ
رکھتے ہین اسپر یہ قیاس کرنا کہ حلق راس حج و عمرے کی حالت کے سوا سنت یا جائز ہی
پایۂ اعتبار و قبولیت سے ساقط ہی کہا امام ابن القیم رح نے حلق راس چار طرح پر ہی
اول مشروع واجب یا مستحب اور یہ خدا کی عبادت ہی حج و عمرے مین کہ اوسکے فاعل
کے واسطے آپنے تین بار استغفار کیا (یعنے طلب رحمۃ و مغفرت) دوم شرک محرم جیسا کہ
جاہل لوگ زندہ یا مردہ کے واسطے کرتے ہین اور یہ نوع انواع عبادات سے ہی واسطے
مخلوق کے۔ کیونکہ حلق اصل مین تذلل و تعبد ہی اہل عرب کی عبادت تھی کہ جب کسی قیدی
کو رہا کرتے اوسکی پیشانی تراشتے (یعنے مونڈتے ۱۲) اور سر کے بال مونڈتے بغرض تعبد و اذلال (خوار و ذلیل
کرنے کو بطور علامت ایسا کرتے) یہ عبودیت و اذلال و تواضع شریعت مین خاص وحدہ
لاشریک لہ کے واسطے جاری ہی کہ سوا اوسکے کوئی عبادت کا مستحق نہین ہی مشروعیت
اوسکی اعظم عبادات مین انکسار و اذلال کیواسطے مقرر ہوئی کہ وہ حج ہی۔ پس جو شخص
سر کے بال خدا کے سوا کسی زندہ مردہ کیواسطے تراشے اوسنے گویا یہ عبادت ایسی ذات
کے واسطے کی جو اوسکی اہل نہین ہی سوم بغرض ازالہ مرض جیسے جون خارش زخم وغیرہ
یہ جائز ہی بحکم حدیث کعب بن عجرہ جو کہ صحیحین مین ہی۔ چہارم بنظر راحت بغیر حاجت

ف ۲ مسکین کو کھانا کھلا نصف نصف صاع فی کس ۱۲

ف ۵ صحابی مشہور انصاری بن کنیت ابو محمد ہے ۱۲ مولوی قربانعلی سلمہ

[illegible]

اسکے جواز مین امام احمدرح نے دو حدیثون سے احتجاج[۵۰] کیا ہے۔ ابن عمرؓ سے مروی ہے
رسول اللہ صلعم نے ایک لڑکے کو دیکھا کچھ بال تراشے ہوے تھے اور کچھ ناتراشیدہ
آپنے اوس لڑکے کے ورثاء کو فرمایا سب سر مونڈو یا سب بال رکھو (رواہ ابو داؤد
باسنادٍ صحیح) اور حدیث آل جعفر کہ جعفرؓ[۵۱] کے انتقال کے بعد اونکے بچون کے سر منڈائے
(کہ مان بچون کی مغموم تھی خدمت نکر سکتی بچون کے بالون کی) ولیکن امام احمدرح کا استدلال[۵۲]
ان دونون حدیثون سے جواز حلق راس مین منظور فیہ ہے۔ کیونکہ یہ خبرین ایسی نہین
ہین کہ جواز علی العموم پیدا کر سکین۔ اسواسطے کہ شاید کہ جواز حلق بالون کے میلے ہونیکی وجہ
سے ہو کہ بچے بنفس خود اغتسال وادھان و ترجیل پر مائل و ملتفت نہین ہین۔ پس
شارع نے انکے حقمین حلق جائز رکھا کہ زینت بوجہ عدم خدمت زحمت نہو جاوے۔
پس جو فعل بچہ کے حق مین بہ مصلحت رخصت دیا گیا ہے کیا ضرورت ہے کہ بالغون کو بھی اوسکی
رخصت دیجاوے فہم سلیم اسی امر کی مقتضی ہے کہ غیر مکلف سے ہر تکلیف اوٹھا لیجاوے
ان دونون خبرون سے البتہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ بچہ کے ورثا ایسا نکرین کہ بچہ کا کچھ
سر مونڈین اور کچھ چھوڑ دین اگر بچے کے بالون کی خدمت کر سکتے ہون بال رہنے دین
ورنہ سب بال مونڈا دین۔ اگر کہا جاوے کہ ان خبرون سے عمومیت نکلتی ہے اگرچہ
محل ورود امر خاص ہے تو ہم کہینگے کہ اگر یہ ضرورت اسکی اجازت آنحضرت صلعم سے
ثابت ہوتی تو صحابۂ کرامؓ سے اسکا فعل ضرور ثابت ہوتا کیونکہ امر آسان ہے اور کل طبائع
ایسے نہین ہین کہ محض زینت کے واسطے اغتسال وادھان و ترجیل وغیرہ تکلفات
کو پسند کرتے اور حلق فعل آسان کو باوجود جائز ہونیکے نکرتے۔ پس عدم فعل آنحضرت

---

[۵۰] [illegible]

[۵۱] جعفر طیارؓ … غسل کرنا، دھونا … تیل لگانا، کنگھی

[۵۲] مشہور شارح … جلیل القدر صحابی

صلعم وصحابہؓ عدم جواز حلق راس پر دال ہے۔ الا بضرورت جائز ہے قال ابن القیم رحمہ وقد
تواترت الآثار عن الصحابة بكراهية الحلق والمنع منه حتى قال عمر لصبيغ لو وجدتك
محلوقا لأخذت الذي فيه عيناك بالسيف وفي الحديث في صفة الخوارج
سيماهم التحليق وكان علي إذا احتاج إلى أخذ شعر رأسه أخذه
بالجلم ولم يحلقه وفعله الإمام أحمد انتهى
حضرت علیؓ یا کسی اور خلیفہ راشد یا صحابی کا حلق راس فرمانا سوائے حج وعمرے کے ثابت
نہین بلکہ اسکے برعکس ثابت ہے جیسا کہ امام ابن القیم رح کی تحقیقات مین اوپر گذرا ۔
اور بفرض صحت یہ جواب ہے کہ خلیفہ راشد کا وہی فعل سنت ہے جو رسول اللہ صلعم کے
موافق ثابت ہو نہ مخالف اسواسطے کہ راشدیت ومہدویت نہین حاصل ہوئی مگر آنحضرت
کے اقوال وافعال کی اتباع (تابعداری ۱۲) سے نہ تخلف (نافرمانی ۱۲) سے ۔ جبکہ آنحضرت صلعم کا حلق راس فرمانا سوائے
حج وعمرے کے ثابت نہین بلکہ صحابہ سے ممانعت وکراہت اس فعل کی حد تواتر کو پہونچی ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حدیث مین پیشین گوئی خوارج کے علامات کی کی گئی اور فرمایا کہ تحلیق
سر منڈانا ۱۲
اونکا خاصہ ہوگا۔ پس اجتناب تشبہ بالخوارج سے امر ضروری ہے۔ اور عجب ہی بعض
مولویان اثنا عشری سے کہ افعال اہل سنت سے حذر اور تشبہ بالخوارج پہ فخر کرتے ہین
اسی طرح ہمارے بعض برادران اہلسنت حلق راس کو تقوی و زینت سمجھے ہوئے ہین
حالانکہ یہ فعل سواے امام احمد رح کے اکثر ائمہ رح کے نزدیک مکروہ ہی نہین جائز ہی [۱]
الا بعذر مرض یا عدم قدرت خدمت پر مسئلہ مستحب ہی کہ مرد کے بال شانون سے
نیچے اور کانون کی لو سے اونچے نہون۔ اور اگر اس سے کسی قدر کم و بیش ہون تو
بھی جائز ہی۔ ترمذی مین عائشہ رض سے روایت ہی کہ مین اور رسول اللہ صلعم ایک
برتن سے غسل کرتے تھے اور آپکے بال جمہ سے اوپر وفرہ سے نیچے تھے۔ یہ حالت اکثر ہی
کندھے تک ۱۲ کان کی لو تک ۱۲

گاہے گاہے اس سے کمی بیشی بھی ہوتی ہے امام ترمذی رح نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے - نسائی مین ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے براء رض نے کہا کبھی کسی کو خوبصورت زیادہ نہین دیکھا جب آپ سرخ جوڑا (امام ابن القیم رح نے کہا سرخ خط کثرت سے تھے اسوجہ سے سرخ نام ہے) پہنے تھے اور بال آپکے مونڈھون تک تھے - اور انس سے دوسری روایت مونڈھون کے قریب تک کی ہے مسئلہ مونڈھون سے زیادہ نیچے بال ہوجانا عیب ہے انتہا یہ کہ مونڈھون تک ہون - ابی داؤد مین وائل بن حجر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلعم کے حضور مین حاضر ہوا میرے سر کے بال لمبے تھے جب آپنے مجھے دیکھا فرمایا نحوست ہے نحوست ہر مین یہ سنکر پلٹ گیا اور بالون کو کتر کر دوسرے روز حاضر ہوا آپنے فرمایا مین نے تیرے ساتھ برائی نہین کی یہ بہت اچھا ہے (یعنے اب بال اچھے ہوے جتنے چاہئین) معلوم ہوا کہ بہت لمبے بال رکھنا منع ہے حد یہ کہ مونڈھون تک ہون مسئلہ بالون کی خدمت یعنے دھونا تیل لگانا کنگھی کرنا سنت موکدہ ہے - موطا امام مالک رح مین یحیی رح بن سعید سے روایت ہر کہ ابو قتادہ انصاری نے رسول اللہ صلعم سے کہا میرے بال کندھون تک ہین مین اونمین کنگھی کرون فرمایا ہان (کنگھی کر) اور بالون کی عزت کر (یعنے خدمت) مسئلہ بالون کو پراگندہ

بن عجلت ہوئی کانون کی تک ہوئے اور جب تا جر ہوئی کندھون تک ہو جاتے تھے جیسا دیکھا دیبار روایت کیا جیسا کہ اشارہ کیا اس بات کی طرف امام نووی رحمہ اللہ علیہ نے بس جو شخص کہ پیروی کرے سنت رسول اللہ صلی اللہ

و پریشان رکھنا اور نہ سنوارنا مکروہ ہی - مؤطا امام مالک رح مین عطاء بن یسار سے
روایت ہی رسول اللہ صلعم مسجد مین تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص جسکے سر اور ڈاڑھی
کے بال پریشان تھے آیا آپنے اوسکو اشارہ فرمایا (کہ بالونکو درست کرکے آ) وہ
شخص درست کرکے پھر آیا آپنے فرمایا کیا یہ بہتر نہین ہی اوس صورت سے کہ آوے
تم مین سے کوئی پریشان سر جیسے شیطان - **مسئلہ** عورتون کو دوسرے بال یا کپڑا
ملاکر سر گوندھنا یا بال زیادہ معلوم ہونے کی غرض سے سخت ممانعت و موجب لعنت ہے
اگرچہ سر بالکل گنجہ ہو کیونکہ حضرت نے فرمایا یہ فریب دینا ہے - نسائی مین حمید بن عبد الرحمن
سے روایت ہی مین نے معاویہ سے سنا وہ منبر پر تھے مدینہ مین اونھون نے اپنی آستین
سے ایک بالون کا گچھا نکالا اور کہا اے مدینہ والو تمہارے عالم کہان ہین مین نے رسول اللہ
صلعم سے سنا آپ منع فرماتے اس فعل سے اور فرماتے تھے بنی اسرائیل کی عورتین تباہ
ہوئین جبکہ اونھون نے ایسے کام کیے اور نسائی کی دوسری روایت مین ہی کہ معاویہ نے
کہا اے لوگو رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا تمکو زور سے پھر ایک کالا چنڈا نکالا اور

اور لوگون کے سامنے ڈال دیا اور کہا زور یہی ہے اسکو عورت اپنے سر مین رکھکر (یعنے گوندھکر)
اوپر سے اوڑھنی اوڑھ لیتی ہے - اور نسائی کی روایت مین ہی اسماءؓ نے کہا ایک عورت
رسول اللہ صلعم کے پاس آئی اور بولی یا رسول اللہ میری ایک بیٹی ہی جو نئی دولھن ہے
وہ بیمار ہوئی اور اوسکے سر کے بال گر گئے تو کیا مجھپر گناہ ہوگا اگر مین اور بال اوسکے
سر مین جوڑ دون آپنے فرمایا اللہ نے لعنت کی ہے بال جوڑنیوالی اور جوڑانے والی پر
اور ابوداؤد کی حدیث طویل کا خلاصہ یہ ہی کہ ام یعقوب قاریہ نے ابن مسعودؓ پر اعتراض
کیا کہ مین نے سنا کہ آپنے واشمہ مستوشمہ و اصلیہ متنمصہ متفلجہ پر لعنت کی ابن مسعودؓ بولے
حضرت صلعم نے ان پر لعنت کی تو مین کیون نکرون عورت بولی مین نے یہ مسئلہ قرآن مین نہین
دیکھا ابن مسعودؓ نے کہا اگر سمجھکر پڑھتی تو معلوم کرتی اللہ تعالے فرماتا ہی جو تمکو رسول دے
اوسکو لے لو اور جس سے منع کرے اسکو چھوڑ دو (فائدہ یہیں معلوم ہوا کہ صرف صحیح حدیث
کا ملجانا ہمکو کافی اور ہمپر حجت ہے ہمکو یہ حکم نہین ہے کہ جس بات کا تمکو رسول اللہ صلعم حکم
کرین اوسکو پہلے ہماری کتاب کے مطابق کر لو بعدہ تعمیل کرو بلکہ فرمایا جسنے کہا مانا رسول اللہ
کا اوسنے کہا مانا اللہ کا) وہ عورت بولی ان باتون مین بعضی بات مین نے تمہاری بیوی پر
دیکھی ہے ابن مسعودؓ نے کہا اندر جا اور دیکھ وہ گئی اور واپس آکر بولی کچھ نہین
دیکھتی ہون ابن مسعودؓ نے کہا اگر وہ ایسی باتین کرتی تو ہمارے پاس نرہتی - یعنے
اگر اللہ و رسول کے خلاف کوئی کام کرتی تو نکال دیتے) سبحان اللہ کیسے پرہیزگار لوگ
تھے کہ امور دین مین ادنے مخالفت بیوی کی جائز نرکھتے فسق و فجور و محرمات کا تو کیا ذکر

[illegible]

[illegible]

بخلاف اسوقت کے کہ شوہر اگر محب اصحاب ہی تو بیوی علانیہ او بہر تبرا کرتی ہو محبت اہلبیت
کا دم بھرتی ہی صحیح وعلم پیہ ہر ختم کرتی ہی - میان اگر متقی و پرہیزگار ہین تو بیوی صاحب
شیخ سدو اور احمد کبیر کی نذر و نیاز مین گرفتار ہین ہر سال مدار صاحب اور شاہ
بالنسوی کے مزار پہ چادر چڑہانے کے واسطے طیار ہین - شوہر بوجہ تقویٰ کے راگ و
باجے سے محروم ہی اور بیوی صاحبہ کے یہان ہر تو چندی ورنہ ایام شادی مین ہر جگہ
کی وجہ سے ڈہولک وطبلہ کی دہوم ہے - غرضکہ کہانتک ہم اپنی خرابیون کا شمار کرین
اور فسق وفجور کا اظہار کرین - یہ سب وبال مردون کی جان پر ہی ولیکن آج ان سے
دریافت کرو تو کہدینگے ہم اپنی عورتون سے مجبور ہین **مسئلہ** سفر مین گرد وغبار سے
محفوظ رہنے کے لئے سر کے بالون کی چار زلفین بنا لینا یا کسی لیس دار شئے سے جما لینا
جائز ہی - ابو داؤد مین مجاہد سے روایت ہے کہ ام ہانی رض نے بیان کیا کہ رسول اللہ
صلعم جب ہمارے پاس مکہ مین (فتح مکہ کے دن) آئے تو آپکی چار زلفین تہین صحیح بخاری
مین ابن عمر رض سے روایت ہے کہ مین نے آنحضرت صلعم کو ملبد دیکہا (بال جماکر ئے ہوئے)
مسئلہ سر مین مانگ نکالنا سنت ہے - ابو داؤد مین ابن عباس رض سے روایت ہی

اہل کتاب اپنے بال اسی طرح لمبے چھوڑ دیا کرتے اور مشرکین فرق کرتے اور رسول اللہ صلعم
جس امر مین وحی نہوتی اوسمین اہل کتاب کی موافقت پسند کرتے اسلیے آپنے بھی سدل (یعنی بال پیشانی کی طرف چھوڑ دینا)
اختیار فرمایا۔ پھر مانگ نکالنے لگے (شاید آپکو وحی ہوئی تو سدل چھوڑ دیا) اور کہا علامہ
ابو الحسنات رح نے تعلیق مین کہ ابن ابی شیبہ رح نے ابی ہریرہ رض سے روایت کی کہ اول
جسنے پائجامہ پہنا اور اول جسنے فرق (مانگ) کیا ابراہیم علیہ السلام ہین **مسئلہ** مردون کو
عورتون اور عورتون کو مردونکی مشابہت حرام اور موجب لعنت خدا ہے۔ ترمذی مین
ابن عباس رض سے روایت ہے کہ لعنت کی رسول اللہ صلعم نے اون عورتون پر جو مردون
سے تشبہ کرتی ہین اور اون مردون پر جو عورتون سے تشبہ کرتے ہین۔ اور یہ مضمون
قرآن و حدیث مین ہے جسنے جس قوم سے تشبہ کیا وہ اوسی مین سے ہے **مسئلہ** بیچ مین سے
سر منڈانا یا کچھ منڈانا کچھ باقی رکھنا اشد ممنوع ہے۔ موطا امام مالک رح مین بروایت
یحیی ابن سعید حدیث طویل مین ہے ابوبکر صدیق رض نے یزید رح بن سفیان (ربع لشکر
کے امیر) سے کہا اور کچھ لوگ ایسے پاؤگے جو بیچ مین سے سر منڈاتے ہین تو مارو انکی
سر پر تلوار الحدیث۔ نسائی مین ابن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا

منع کیا مجھکو اللہ عزوجل نے قزع سے مسئلہ گدی کے بال تراشنا کبھی سے ثابت نہین
اسی وجہ سے امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک مکروہ ہے لیکن حجامت کے واسطے جائز ہے
(درک المارب) مسئلہ روزمرہ بلاناغہ کنگھی کرنا منع ہے (کنگھی لگانا ۱۲) امام نسائی رح اپنی سنن
مین عبداللہ بن مغفل سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے کنگھی کرنے سے منع
فرمایا مگر ایک دن ناغہ کرکے - محدث دہلوی شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ حجۃ اللہ البالغہ
مین فرماتے ہین کچھ لوگ خواری غبار آلودگی بدصورتی کو پسند کرتے اور زینت و تجمل
کو ناپسند - اور بعضے زینت و آرایش مین بہت مبالغہ و تکلف کرتے پس شریعت محمدی
نے افراط و تفریط چھوڑکر درجۂ اعتدال اختیار کیا - آدمی کو لازم ہی کہ نہ بالکل ترک
زینت کرے کہ مجنون و شیطان معلوم ہو نہ اسقدر زینت مین مبالغہ کرے کہ دین مین
غفلت اور عورتون سے مشابہت ہو - شمائل محمدی مین ہے کہ آپ کنگھی کی صورت
پیدا کرتے لیتے ایک دن ناغہ کرکے - امام نسائی نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کی کہ ایک
شخص صحابی (فضالہ بن عبید) مصر کے حاکم تھے انکے ایک دوست (صحابی) انکے پاس
آئے دیکھا تو انکا سر پریشان ہے وہ بولے کیا وجہ ہے کہ تمہارے بال پریشان ہین

حالانکہ تم امیر ہو کہا اونھون نے ہمکو رسول اللہ صلعم رفاہ (سنگار یا عیش روزانہ) سے منع کرتے تھے۔ دریافت کیا رفاہ کیا ہے کہا ہر روزہ کنگھی کرنا۔ اور ابو داؤد کی روایت مین ہو کہ بیھو فضالہ سے اونھون نے کہا مین تمکو ننگے پیر دیکھتا ہون جواب دیا کہ رسول اللہ صلعم کبھی کبھی ہمکو ننگے پیر رہنے کا بھی حکم فرماتے تھے۔ تاکہ جوتی کی عادت نہو جاوے مقصود اس سے یہ تھا کہ مسلمان مثل اور لوگون کے عیش و عشرت مین نہ پڑجاوین اور ترقی دینی و ملکی سے محروم نہ ہو جاوین جیسا اب ہو گیا ابو داؤد مین ابوذر امامہؓ سے روایت ہے ایک روز صحابہؓ نے آنحضرت سے دنیا کا ذکر کیا آپنے فرمایا کیا تم نہین سنتے کیا تم نہین سنتے کہ سادی وضع مین رہنا ایمان کی دلیل ہے۔ یعنے زیب و زینت مین بہت مبالغہ نکرنا دلیل ایمان ہے مسئلہ بالون کی خدمت کرنا اور تیل لگانا سنت ہو امام مالک رح نے یحیےٰ ابن سعید سے روایت کی کہ ابو قتادہ انصاری نے رسول اللہ صلعم کہا کہ میرے بال کندھون تک ہین مین اونہین کنگھی کرون فرمایا ہان اور بالون کی عزت کر (یعنے خدمت) تیل لگانا دھونا وغیرہ۔ حضرت کے اس فرمانے کی وجہ سے ابو قتادہ کبھی دن مین دو مرتبہ تیل لگاتے۔ شمائل ترمذی مین ہے کہ حضرت اپنے بالون کو تیل سے خوب تر رکھتے تھے۔ نسائی مین جابرؓ بن سمرہ سے روایت ہے اونسے دریافت کیا گیا حضرت کی بالون کی سفیدی کا حال جواب دیا جب آپ تیل لگاتے سفیدی نہ معلوم ہوتی اور جب نہ لگاتے معلوم ہوتی مسئلہ کنگھی داہنے ہاتھ اور داہنے جانب سے کرنا چاہیے نسائی مین ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم دوست رکھتے تھے داہنے طرف سے شروع کرنے کو لیتے تھے داہنے ہاتھ سے دیتے تھے داہنے ہاتھ سے ہر کام مین داہنی طرف سے ابتدا کرنا پسند کرتے تھے مسئلہ سفید بال چننا یا اوکھیڑنا ممنوع ہے۔ امام نسائی عمرو بن شعیب اونے اپنے باپ اونسے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا سفید بال اوکھاڑنے سے۔ اور اونہین سے بسند مذکور روایت ہے ابو داؤد مین کہ آنحضرت نے فرمایا

م

منقول ہے کہ ایسا صاحب
کمال چالیس سال میں پیدا ہوتا ہے
محرر سطور کہتا ہے یہ اونہیں اماموں کے وقت کی تجدید
کی بات ہو گئی اب صدہا سال کے بعد ایسے شخص کا ظہور
محال ہو گیا ہے ختم کر دی اللہ تعالیٰ نے حجت اپنی اور
اپنے حبیب سرور عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جمع کرادیا
ائمۂ حدیث و فقہ و تفسیر سے سب علم کتابوں میں اور
الہی آسانیاں امت مرحومہ کو عطا فرمائی کہ امم سابقہ کو
نہ عطا کی تھی (ف) جرح لغت میں عیب اور زخمی کرنے کو
کہتے ہیں اور اصطلاح حدیث میں راوی کے اون عیوب کے
بیان کرنے کو کہتے ہیں جو اوسکے اعتبار اور راستی و صداقت
میں ایسے قادح ہوں کہ خبر اوسکی بیان کی ہوئی معتبر
نہ مانی جاوے اور تعدیل اسکی ضد ہے کہ راوی کے ایسے اوصاف
نقل کیے جاویں جو اوسکی کمال صداقت پر دال ہوں اور
جرح و تعدیل میں مصنفے ائمہ محدثین و فقہاء
مصنفین متقدمین کا جو *

۱۰ اعلم میں علم حدیث کے نہ مہر عابد و زاہد ۱۲ ق

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۶
۱۵ کنیت آپکی ابو سعید قطان ہے ساکن
بصرہ بڑے عالی درجہ ثقہ متقن ہیں اور حافظ حدیث
اور امام ہیں تدوہ کیا طبقہ انکا سے ہیں (ف)
طبقہ اونکا وہ طبقہ ہے جو ہمعصر ہے امام شافعی رح کا (ف)
حافظ اصطلاح حدیث میں وہ ہے کہ ایک لاکھ حدیث مع سند
و متن اوسے حفظ ہوں اور اوس سے کم درجہ محدث و شیخ
وامام کہلاتے ہیں کہ عالم یا اکثر علوم اجتہاد و حدیث و فقہ ہوں
اور اس سے بیشتر درجہ طالب کا ہے جسے مبتدی کہتے ہیں کہ صحاح ستہ
وغیرہ کتب حدیث پر عبور رکھتا ہو — اور حافظ سے وہ درجہ بلند
ہیں ایک حجت کہ حافظ ہو تین لاکھ حدیث کا مع متن و سند اور اعلم ہو
جرح و تعدیل روات مع تاریخ وفات وغیرہ حالات اسکے اوپر درجہ
حاکم کا ہے کہ علم اوسکا محیط ہو جملہ احادیث مرویہ
مدونہ کا مع جملہ متعلقات علوم حدیث
کے بعض ائمہ سے ۲

سفید بال مت اوکھاڑو اسلیے کہ ایسا کوئی مسلمان نہین کہ حالت اسلام مین جسکا بال
سفید ہوا اگر وہ بال قیامت مین اوسکے لیے نور نہو۔ اور یحیی کی روایت مین ہے اوسکے
لیے ہر سفید بال کے بدلے ایک نیکی لکھی جائیگی اور ایک برائی معاف ہوگی۔ اسس
بشارت کے واسطے صحت ایمان وخوبی اعمال مقدم ہے۔ ورنہ فاسق وفاجر ومبتدع و
مشرک کے بال ہر چند روئی کیطرح سفید ہوجاوین تو رحمت در کنار زحمت ہین کیونکہ
اللہ تعالے بڈھے فاسق سے نہایت ناراض اور جوان صالح سے کمال خوش ہوتا ہے
بالون کی سفیدی اوسکے حق مین بہتر ومبارک ہے جو اللہ تعالے سے ڈرے۔ مولانا
ابوالحسنات رح نے تعلیق مین لکھا ہے اور اسی واسطے فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہ اوکھیڑو
سفید بال کیونکہ سفید بال اسلام کا نور ہے۔ امام محمد رح نے موطا مین سعید رح بن المسیب
سے روایت کی اوسمین یہ ہے کہ اول جسنے سفید بال دیکھے ابراہیم علیہ السلام ہین اور
کہا تعجب سے اے رب یہ کیا ہے۔ فرمایا اللہ تعالے نے اے ابراہیم یہ وقار ہے کہا
ابراہیم علیہ السلام نے اے رب میرے وقار کو زیادہ کر۔ عجب اس وجہ سے تھا کہ اس سے
پہلے بال سفید ہوتے نہ دیکھے تھے اول اول انہین کے بال سفید ہوئے۔ اور لکھا کہ اول
فرق جسنے کیا اور پاجامہ پہنا اور ناخن تراشے استحداد کیا اور خضاب کتم سے
(بالون کو زیر ناف تراشنا ۱۲)
خضاب کیا اور منبر پر بیٹھکر خطبہ پڑھا اور جہاد کیا اور لشکر مرتب کیا
وہ اسنے اور باتین مانند و یرا ابراہیم علیہ السلام ہین جیسا کہ ذکر کیا

۴ پہلے ابراہیم علیہ السلام [illegible] سب سے پہلے [illegible] [illegible]

۲ یہ اہل کتاب [illegible] مشرکین سے زیادہ [illegible] فرمایا کہ [illegible] مین اونکی رعایت برتی اور علم نہین ہو قرآن مجید مین خلیل اللہ کی بہت مدح و ثنا باری تعالے نے [illegible] ۱۲ ق

سیوطی نے

ادب دوم ۔ مسئلہ پیشانی بھوین پلکین گدی حلق سینہ شکم شانہ پشت ران
پنڈلی پشت پا کے بال کترنا مونڈنا یا سر کچھ مونڈنا کچھ باقی رکھنا اور سواے اسکے
جسقدر صورتین سنت کے خلاف ہین اور شارع علیہ السلام سے اونکا جواز ثابت نہین تغیر
خلقت الٰہی مین داخل ہین امام نسائی رح نے ابن مسعودؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ
صلعم نے لعنت کی گودنا گودنے والی اور گدانے والی اور پیشانی یا مُنہ کے بال اکھیڑنے والی
اور دانتون کو کشادہ یا باریک کرنے والیون پر اللہ کی پیدایش بدلنے والیان
اور دوسری حدیث مین ان دونون فعلون کو حرام کہا ہے (دانتون مین سوراخ کرکے
سونے چاندی کی کیل خوبصورتی کے واسطے ڈالنا اسی قبیل سے ہے) اور بعض علمانے

براءۃ اصلیہ کے قاعدہ سے بوجہ عدم ورود مانع مقامات مذکورہ کی مونڈراشی جائز رکھی ہے مگر کہا کہ ترک اولی ہے اور حق وہی جو اول مذکور ہوا واللہ اعلم بالصواب امام طحاوی رح حنفی نے حاشیہ درمختار مین لکھا ہے نہ مونڈے جاوین بال حلق کے اور گدی کے بالون کی ممانعت امام ابوحنیفہ رح سے منقول ہے (درک المآرب) اور منھ کے رؤئین نوچنے پر خود آنحضرت نے لعنت کی۔ اور سر کے بال بلاوجہ مونڈنے پر صحابہؓ سے انکار و ممانعت وکراہت منقول ہے۔ اور حدیث مین ہے کہ تحلیق خاصہ خوارج ہے اونکی علامات سے ہوا اسیوجہ سے حضرت علیؓ حلق سے حذر کرتے جلم سر کے بال سے کتر لیتے وہ ابوقتادہ انصاری نے جبتک آنحضرتؐ سے دریافت نہ کیا کنگھی نہ کی بار بتعالے نے حضرت کو قزع کی ممانعت کی۔ مونچھ نہ کترنا اور داڑھی کترنا مجوس وہنود کا طریقہ ہے معلوم ہوا کہ انسان کو جسم اور جو کچھ اوسے تعلق رکھتا ہے اوسکا تغیر وتبدل جائز نہین ہے مگر باجازت شریعت اور جو تغیر بے اجازت شارع کیا جاوے تغیر خلقت آلہی مین داخل ہے جواشد ممنوع ہے

ادب سوم - مسئلہ مونچھین کترنا سنت وفطرۃ سے ہے یعنے سنت حضرت خاتم النبیین وسنت انبیاے اولین صلوۃ اللہ علیہم اجمعین سے ہے۔ امام الائمۃ محمد ابوعیسیٰ ترمذی رح نے ابن عباسؓ سے روایت کی کہ نبی صلعم اپنی شارب کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ابراہیم علیہ السلام بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ اور نہ تراشنے سے بدرجہ کمال آپ ناراض تھے۔ امام ترمذی رح زید بن ارقمؓ سے روایت کی کہ حضرتؐ نے فرمایا جنہنے مونچھین نہ تراشین پس وہ ہم مین سے نہین۔ کہا امام ترمذی رح نے اس

[illegible]

باب مین مغیرہ رضی اللہ عنہ بن شعبہ سے بھی روایت ہے اور یہ روایت حسن صحیح ہے احادیث مین
جس جس جگہ ڈارھی بڑھانے کا ذکر آیا ہے وہان بکمال تاکید بصیغہ امر شوارب کترنے کو
بھی فرمایا ہے اور امر کا صیغہ دلالت کرتا ہے وجوب پر بخاری و مسلم وغیرہ کتب صحاح
اہل سنت مین بکمال تاکید اسکی حد یثین مروی ہین اور حدیث مذکورہ اسباب مین سب سے
زیادہ موکد ہے - شاہ ولی اللہ علیہ محدث دہلوی حجتہ اللہ البالغہ مین تحریر کرتے ہین
لوگ اس امر مین مختلف تھے مجوس ڈارھی کترتے شوارب دراز کرتے تھے اور سنت انبیاء
علیہ السلام کی اسکے مخالف تھی پس آپ نے فرمایا مشرکون کی مخالفت کرو ڈارھی دراز شوارب
پست کرو اور فرمایا حضرت نے فطرۃ پانچ چیزین ہین - ختان رضی اللہ عنہ استحداد قص شارب
تقلیم الاظفار نتف ابط - پھر اسبات کی حاجت ہوئی کہ اسکا وقت مقرر کیا جاوے تاکہ
ممکن ہو انکار اوسپر جو سنت کے خلاف کرے اور ایسا نہو کہ پر ہیزگار روز روز کرنے لگے
اور غافل برس دن تک نہ کرے - تو یہ مدت مقرر کی کہ چالیس دن کے اندر یہ کام ضرور
کرنے جاوین اس سے زیادہ دیر نہو - جیسا کہ ابوداؤد مین انس بن مالک رح سے مروی ہے
کہ رسول اللہ صلعم نے ہمارے واسطے حد مقرر کردی استحداد تقلیم الاظفار قص شارب
نتف ابط کی کہ نہ چھوڑین ہم ان کامون کو چالیس دن سے زیادہ - یعنے اس سے
زیادہ تاخیر درست نہین گویا یہ اکثر مدت ہے بعضی روایتون مین ہے کہ رسول اللہ
صلعم ناخن شارب ہر ہفتہ مین قطع کراتے اور موے زیر ناف بیس یوم مین ایکبار اور موے
بغل چالیس یوم مین ایک بار لیتے تھے اکثر علماء نے یہ کام ہر ہفتہ مین ادا کرنا بہتر و مندوب
سمجھا ہے اور امام ترمذی رح نے انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے روایت کی ہے کہ نہ چھوڑین ہم
ان کامون کو چالیس دن سے زیادہ - یعنے اس مدت سے متجاوز ہونا اشد کراہت
ہے - مسئلہ مستحب ہے کہ قص شارب داہنی جانب سے شروع کیا جاوے اور بیان تک
کترے جاوین کہ لبکے اطراف کھل جاوین ولیکن جڑ سے نہ مونڈین لیکن مذہب اکثر

حق تعالیٰ نے انکے فضائل
اور کمالات اور انکی کتابون کو ایسی شہرت
دی کہ کچھ بیان کی حاجت نہین لیکن کچھ مجمل حال برکت
کیواسطے مذکور ہوتا ہی تا واقفون کو آگاہی ہووے کنیت شریف
ابو عبد اللہ اسم مبارک محمد بن اسمعیل بن ابراہیم بن مغیرہ
سے طفلی مین نابینا ہوگئے تھے انکی والدہ ماجدہ نے شب کو
خواب مین ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ فرماتے ہین خوش ہو کہ حق تعالیٰ نے
تیری دعا و زاری سے تیرے بیٹے کی آنکھون مین روشنی
عنایت کی صبح کو دیکھا تو بینا پایا دس برس سے کچھ [illegible]
مین آئے اور حدیث یاد کرنا شروع کیا سولہ برس کی عمر مین ابن
مبارک اور وکیع کی تصنیفات یاد کرلین پھر حج کو گئے اور
عرب مین علم تحصیل کرتے رہے جب اٹھارہ برس کے ہوئے
فضائل اصحاب اور تابعین مین تصنیف شروع کی اور اسی سن
مجموعہ کی مدینہ مین حضرت کی قبر مبارک کے پاس تاریخ بخاری
بنائی حامد بن اسمعیل محدث سے روایت کرتے ہین
اور بخاری اوستادون سے ساتھی علم حدیث تحصیل کرتے تھے
ایک روز

انہین نے بخاری سے کہا کہ تمہارے پاس قلم و دوات نہین تم احادیث کو نہین لکھتے یاد رہنا مشکل ہے تمکو ایسی تحصیل سے کیا فائدہ ہوگا سولہ روز کے بعد بخاری نے کہا کہ تمنے مجھکو بہت تنگ کیا لاؤ

متعلق صحیح [illegible] مشہور ہین
عـه صحابی [illegible]
اسلام لائے جنگ خندق کے سال مین اور بعض جنگ حدیبیہ مین حاضر ہوئے [illegible]
کی اور اول جنگ [illegible]
[illegible] برس کی عمر مین رحلت فرمائی [illegible]
[illegible] کنیت ابو عبد [illegible]
[illegible]
عـه محمد بن [illegible] ۱۲ ق
[illegible] گذرتے ہین [illegible] صحیحین
[illegible] صحیح بخاری و مسلم [illegible]
لکھا صاحب تحفة الاخیار نے [illegible] سب کتابون سے [illegible] اصح الکتب
[illegible] مین علم حدیث مین [illegible] صحیح بخاری [illegible] نہین
صحت پر اتفاق [illegible] سوائے صحیح کے حسن حدیث بھی [illegible] کامل
[illegible] قرآن کے انہین [illegible] دونون [illegible] حاصل نہین
ضعیف [illegible] کیا [illegible] دونون [illegible] اہتمام
[illegible] علم حدیث مین [illegible]
فی الحقیقت یہ دونون [illegible]
تحقیق سے آفتاب [illegible]
[illegible] اور

۴ شروع ہوا سب حدیثین
صحیح بخاری کی سات ہزار دو سو پچھتر
ہیں اللہ اکبر کسقدر سخت چھانی انکی تھی کہ چھ لاکھ میں
سے اسقدر حدیثین باقی رکھیں جتنی اپنی قدری ضعف
ہونیکی وجہ سے چھوڑدیا اور وتکو اس مرتبہ کی صحیح کبھی نہ ملی
جیسا کہ مساوات یہی وجہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہونے کے
اہلسنت کا یہ مذہب ہے کہ جو اسکے کمال صحت کا منکر ہو وہ مبتدع
سالک غیر سبیل المومنین ہے اور کچھ خوش بختی سے
یہ کتاب اس درجہ مقبول ہوئی کہ آپ کی حیات
میں ستر ہزار آدمیوں نے خود آپ سے یہ کتاب سند
کی (اور آپ کے شاگرد امام فربری فرماتے ہیں محمد نام
ابو عبد اللہ کہتے کہ نوے ہزار آدمیوں نے آپ سے صحیح بخاری
کو سنا پس نہ باقی رہا کوئی کہ روایت کرے اور تھوڑے دی کامل
عبد الواحد طواویسی نے خواب دیکھا کہ حضرت مع چند صحابہ جیسے
کسیکی منتظر کھڑے ہیں عرض کیا میں نے آپ کسکے انتظار میں
ہیں فرمایا محمد بن اسمعیل کے پھر مدت کے بعد معلوم ہوا
کہ بخاری نے اسی وقت رحلت کی رضی اللہ
تعالی عنہ اور اگر اولیاء اللہ سے
ہو اس میں تو یکھا کہ

سلف کا استیصال و حلق ہی۔ کیونکہ حضرت ؐ نے فرمایا احفوا و انھکو ا اور یہی قول ہے
کوفیون کا اور منع بھی کیا ہے اکثر سلف نے حلق و استیصال سے بیان کیا اسکو امام
مالک رح نے اور امام مالک رح حلق کو مثلہ قرار دیتے ہین اور اوسکے فاعل کو ادب دینے کا حکم
دیتے ہین۔ درک المارب مین ہے کہ ابن عمر کو لوگون نے دیکھا کہ مشارب بہت پست کرتے تھے
کہ اوسمین سے کچھ باقی نرہتا تھا عبد اللہ بن ابی رافع فرماتے ہین کہ مین نے سات اصحاب ابو سعید
خدری رض جابر بن عبد اللہ انصاری ابن عمر رافع بن خدیج ابو سعید انصاری سلمہ بن الکوع
ابو رافع کو دیکھا کہ یہ لوگ اسقدر شارب پست کرتے تھے کہ مثل منڈانے کے معلوم ہوتی تھین
اور شرحبیل بن مسلم خولانی نے کہا کہ مین نے پانچ اصحاب ابو امامہ باہلی مقدام بن معدیکرب
کندی عتبہ بن عوف سلمی حجاج بن عامر ثمالی عبد اللہ بن البشر کو دیکھا کہ اپنے شارب بہت
پست اور کوتاہ کرتے تھے اور حضرت عمر رض اور بعض اصحاب رض شارب کی دونون نوکین
رکھتے تھے کیونکہ نہ اوسسے منہ چھپتا ہے نہ انمین کہانا رہجاتا ہے لیکن اولے یہ ہے کہ شارب
کے ساتھ دونون نوکین بھی کتری جاوین انتہا محرر سطور کے نزدیک افضل وہی فعل ہے
جو الفاظ حدیث رسول اللہ صلعم اور صحابہ رض سے مترشح ہوتا ہے یعنے مبالغہ کرنا شارب کرنے
مین درجۂ استیصال تک۔ اور کسی حدیث مین لفظ حلق شارب کا نہین آیا حالانکہ ازالہ مو
شارب کیواسطے لفظ حلق زیادہ صریح و مفید بلکہ خاص ہے پس عدم ورود لفظ حلق منع حلق
شارب پر دال ہے۔ اگرچہ احفا کے معنی حلق بھی بعض نے لئے ہین مگر چونکہ صحاح ستہ
خاص کر صحیحین مین بجاے احفا کے لفظ قص و جز وغیرہ مترادف الفاظ آئے ہین جنمین
بہ نسبت ایک لفظ کے دوسرے لفظ مین تاکید و مبالغہ زیادہ ہے لیکن وہ سب الفاظ
موضوع ہین واسطے کترنے شارب کے نہ واسطے حلق شارب کے۔ صحیح مسلم مین ابن عمر رض
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا احفوا الشوارب واعفوا اللحی خوب کترو شوارب
اور دراز کرو لحی۔ احفا نیست یہ داشتن موے لب را (صراح) بروجہ مبالغہ گرفتن

(منتخب) اور حاشیہ موطا امام مالک رحمہ میں ہے امر باحفاء الشوارب اسے باستیصال او بازالۃ
استیصال از بیخ بر کندن - ازالۃ دور نمودن - احفوا صیغۂ امر ہے دال ہے وجوب قطع
شارب پر - صحیح مسلم میں کئی حدیثیں قطع شارب واعفاے لحیہ میں وارد ہوئی ہیں -
بعض کے الفاظ مختلف ہیں کسی میں احفا کسی میں جز اور کسی میں قص ہے اور احفا و
قص بہ نسبت اور الفاظ کے زیادہ وارد ہے - اور بعض روایت میں انہکوا ہے مطلب
سبکا ایک ہے البتہ بہ نسبت ایک کے دوسرا زیادہ ترموکد ہے - اور ان جملہ الفاظ میں احفا
کا لفظ حلق کے معنے کو شامل ہے اسیواسطے بعض سلف حلق کے جواز کے قائل ہیں - اور کہا
بعض نے حلق وقصر دونوں جائز ہے - اور کہا بعض نے اگر آپ کا ارادہ لفظ احفوا سے
احلقوا ہوتا تو آپ لفظ احلقوا فرماتے جو خاص اسی معنے میں مستعمل ہے کیونکہ افصح یہی ہے
کہ لفظ مختص دال علی المطلوب کے ہوتے ہوئے لفظ مشترک ومبہم نہ استعمال کیا جاوے
اس سے معلوم ہوا کہ احفوا سے آپ کا وہی منشا ہے جو قص وجز وغیرہ سے ہے
اور کہا بعض نے کہ تلفظ مشترک لفظ سے دونوں فعلوں میں مخیر ہونے کا فائدہ دیتا ہے
اور اگر لفظ مختص ہی مستعمل ہوتا تو صرف ایک ہی فعل کا جواز اوس سے ثابت ہوتا نہ دونوں
کا - کیونکہ مقصود شارع کا ان الفاظ سے ازالۂ موے شارب ہے بغرض مخالفۃ مشرکین
وحصول موافقت انبیاء سابقین اور وہ حلق وقص دونوں میں حاصل ہے بلکہ
حلق میں بدرجۂ اولی ازالہ استیصال کے ساتھ ہوتا ہے - اور حق یہی ہے کہ الفاظ حدیث
میں تطبیق دیجاوے کیونکہ صحابہ رضہ وغیرہ سے حلق شارب پایۂ ثبوت کو نہیں پہونچا -
اور تابعین وغیرہ سے جسنے حلق کیا اوسنے الفاظ حدیث سے استنباط کیا نہ یہ کہ صحابہ
یا آنحضرت سے بصراحت فعل حلق نقل کرکے خود کیا - اور فہم سلف ہمیں حجت نہیں کتاب
وسنت حجت قطعی ہے اور بعض نے جو نقل کیا کہ فلان فلان کو دیکھا کہ شارب اونکے
محلوق تھے تو شبہ ہوا دیکھنے میں کہ خوب مبالغہ کے ساتھ کتری ہوئی کو منڈی ہوئی تصور کیا

اور دال ہے اسپر قول امام دار الہجرۃ مالک رح کا یہ کہ مدینہ جو گھر ہے آنحضرت و صحابہ کا
اور مالک امام ہیں مدینہ کے تو اگر باقی سلف سے کسی کو کہ وہ حلق کرتا ہے بالصراحت
نقل حلق کرتا ہو تو ہرگز انکار نہ کرتے اور اوسکے فاعل کو تعزیر کا حکم نکرتے اور وہ
الفاظ حدیث کے جو متعلق وارد ہوئے ہیں یہ ہیں انکو اعفوا و اقصوا احفوا۔
ارخوا اللحی [illegible] معنی [illegible] کردن کا یہ ہے کہ شارب کو کم کرو اور جز بریدن موئے
اسی لفظ سے معنی [illegible] معلوم ہوتا ہے خواہ کم یا بہت اور احفا در سوال و مبالغہ کردن
و بروت را استیصال کردن [illegible] یا تراشیدن لیئے شارب خوب مبالغہ
کے ساتھ کترنے [illegible] بعض سلف سے منقول ہے کہ ایسا کرتے کہ مثل منڈے ہوئے کے
معلوم ہوتا ان سب الفاظ کے جمع کرنے کے موافقت دینے سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ کم
سے کم اس قدر کترنا چاہیے کہ لب کے اطراف بخوبی نظر پڑیں اور افضل یہ ہے کہ اسقدر
کترے کہ مثل یا قریب منڈے کے معلوم ہو اور رنگ جلد لب نظر پڑے (دیکھو آ
درک الارب میں ہے کہ حنفیہ کا مشہور مذہب یہ ہے کہ جو غازی نہ ہو وہ ابرو کے
برابر شارب رکھے اور غازی کو شارب دراز کرنا تاکہ نظر اعدا میں رعب و ہیبت
مستحب ہے اسقدر کہ لب کے کنارے نہ پوشیدہ ہوں اور لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہ
رح سے منقول ہے کہ شارب اگر ابرو کے برابر ہو تو [illegible] کرنا ہے کہ یہ امر
خلاف سنت ہے اور [illegible] حدیث سے غازی کے واسطے بھی اجازت ثابت نہیں اور
ابرو کے برابر شارب رکھنا جائز نہیں بلکہ چاہیئے کہ خوب کترے اور درک الارب میں ہے
کہ صراط المستقیم میں صاحب قاموس نے لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہ رح و زفر رح
و ابو یوسف رح و محمد رح کا مذہب احفا ہے یعنی نہایت پست کرنا مبالغہ کے

[illegible] جناب الامام الاعظم [illegible]

اسی کو امام صاحب رح نے اختیار فرمایا ہوگا احفا افضل ہے [illegible] جیسا بعض [illegible]

ساتھ کے شل مثلہ کے معلوم ہوا اور لکھا کہ فتح الباری میں تصحیح ہے کہ امام طحاوی
حنفی نے کہا امام ابوحنیفہ و محمد و ابو یوسف کا مذہب حلق شارب ہے حنفیہ کے
نزدیک حلق احفاء سے افضل ہے - مگر یہ عمل تردد ہے کیونکہ نہایۃ کتب مشہورہ سے
کترنا ثابت ہوتا ہے نہ حلق اور یہ چہارم مسئلہ ڈاڑھی رکھنا واجب اور منڈانا یا قبضہ
مٹھی سے کم کترنا حرام ہے - صحیحین میں ابن عمر رض سے روایت ہے خالفوا المشرکین اوفروا
اللحی واحفوا الشوارب وفی روایۃ انہکوا الشوارب واعفوا اللحی فرمایا ــــ نبی ﷺ
خلاف کرو مشرکوں کا لمبا کرو یا کثرت سے داڑھیوں کو اور پست کرو مونچھوں کو متفق علیہ اور دوسری
روایت بخاری و مسلم میں ہے کہ پست کرو اپنی مونچھیں متفق علیہ اور بڑھاؤ داڑھیاں
مسئلہ ڈاڑھی کا بڑھانا جو حال میں سنت اور سیر یا اون کے [illegible] یا وہ [illegible] ہیں ایسے کہ جیسے
معلوم ہوا کہ [illegible] کے برابر کر دینا جائز ہے - ترمذی نے عمرو بن شعیب
سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کی کہ پیغمبر ﷺ [illegible] ریش
مبارک میں سے کچھ لیا کرتے تھے عرض و طول کی طرف سے (قال الترمذی ہذا حدیث
غریب) کہا امام ترمذی رحمہ اللہ نے سنا میں نے محمد بن اسمعیل سے فرماتے تھے عمر بن ہارون
مقارب الحدیث ہیں میں اونکی کوئی حدیث ایسی نہیں جانتا جسکی اصل نہو یا یہ
فرمایا جس میں وہ منفرد ہوں سوا اس حدیث کے - اور کہا امام ترمذی رحمہ اللہ نے
نہیں جانتا ہوں اس حدیث کو مگر عمر بن ہارون کی روایت سے - غرض کہ اس میں ایک علت
منفرد ہونے کی اور دوسری یہ کہ یہ حدیث بے اصل ہے - موطا کے ترجمہ میں مولوی
وحید الزمان سلمہ الرحمن نے لکھا ہے کہ ابن عمر رض اور ابوہریرہ رض اپنی داڑھیاں ایک

[illegible] محدث ولی کی
ابوجعفر [illegible] کی
امام ربانی قاضی شوکانی نے نیل الاوطار میں فرمایا
اسی بنا پر اس حدیث سے حجت نہیں
قائم ہو سکتی ۱۲ ق

[illegible]

قبضہ کے برابر رکھتے تھے باقی کتر ڈالتے - مگر نہ تخریج بیان کیا نہ سند تحریری کی لہذا
یہ دونون اثر لائق احتجاج و استدلال کے نہین اور بفرض صحت بھی حجت نہین ہے
کیونکہ ائمہ اربعہ وغیرہ محقق اصولیون کے نزدیک یہ مسئلہ متفق علیہ ہے کہ صحابی
کا قول یا فعل اگر حدیث صحیح مرفوع کے خلاف ثابت ہو تو حجت و عمل کے لائق نہین
موقوف کہلاتا ہے امام مالک رح سے سوال ہوا کہ ڈاڑھی اگر لمبی ہو جاوے جواب دیا
کترنا چاہیئے - اسکا جواب وہی ہے جو خبر موقوف کا ہے کیونکہ احادیث صحیحین اور
سنن اربعہ وغیرہ اسکے مخالف ہین اور وجوبا اس امر پر ناطق ہین کہ لحیہ سے تعرض
نکیا جاوے اپنی حالت پر چھوڑ دیجاوے قطع و برید سے بچائی جاوے چنانچہ مختلف
الفاظ بصیغہ امر جو وجوب اعفار لحیہ مین وارد ہوے ہین یہ ہین - اوفوا - ارخوا -
اعفوا - اوفروا - اوفوا - یعنے اعفوا اسے اترکوہا وافیۃ کاملۃ لا تقصوہا - ارخوا
معناہ اترکوہا و لا تعرضوا لہا - اور اعفوا - احفوا - اوفروا - معناہا کلہا اترکہا علے حالہا
ہذا ہو الظاہر (امام نووی رح) الفا تمام کردن - ارخا فرو گذاشتن - اعفا درگذشتن
توفر و توفیر - بسیار شدن و تمام کردن حق کسے و بسیار کردن - تو دیکھنا چاہیئے
کہ ان جملہ الفاظ حدیث مین کسقدر تاکید عدم تعرض لحیہ کی ہے اور ایک لفظ بہ نسبت

دوسرے لفظ کے زیادہ تر موکد ہے - تو اب اگر فرض کیا جاوے کہ حدیث کان یاخذ من لحیتہ بے اصل نہوتی اور اوسمین راوی کے متفرد ہوتے کی علت نہوتی ولیکن حدیث صحیحین کی اسکی مخالف ہوتی تو عمل صحیحین کی حدیث پر ہوتا ترجیح ما فی الصحیحین کے حکم پر یہ ترجیح اوسوقت مین ہے کہ توفیق وتطبیق ممکن نہو ورنہ مہما امکن توفیق دیجاوے گی بصورت عدم موافقت عمل صحیحین کی حدیث پر ہوگا - اور جبکہ حدیث غیر ما فی الصحیحین غریب و بے اصل وضعیف ہو تو حاجتہ مطابقتہ نہین بہر حالت عمل بخاری ومسلم کی حدیث پر ہوگا - مثلا ایک حدیث بخاری یا مسلم یا دونون مین ہے جسے زیدنے روایت کیا ہے اور ایک حدیث فرض کرو کہ ابن ماجہ مین صحیح ہے جسے خالدنے روایت کیا - اب اگر زید وخالد دونون کی روائتین موافق ہین تو بہت خوب ہے ورنہ جہانتک ہوسکے گا خالد کی روایت تاویل کرکے اس زید کی روایت کے موافق کرینگے بصورت عدم موافقت خالد کی روایت ترک کرینگے اور زید کی روایت پر عمل کرینگے اور اگر خالد کی روایت صحیح نہین ہے تو کچھ موافق کرنیکی حاجت نہین ہر بہر طور عمل زید کی حدیث پر ہوگا تو ثابت ہوا کہ بخاری ومسلم کی صحت اہل سنت مین اعلے درجہ کی ہے امت کا اسپر اجماع ہے کہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ بخاری ومسلم ہے - معلوم ہوا کہ ڈاڑھی کی کوئی حد قبضہ وغیرہ ثابت نہین بلکہ اسبات کی ممانعت بہت ہی صحیح ہے وتاکید ہے کہ داڑھی مین دست اندازی نکیجاوے اپنی حالت پر چھوڑ دیجاوے کچھ قطع وبرید نکیجاوے افضل یہی ہے اور بعض علماء نے اسقدر اجازت دی ہے کہ جو بال بہ نسبت سب بالون کی زیادہ دراز ہوجاوے ایسا کہ بڑا معلوم ہو اوسکو کترکر برابر کردینا چاہیے خواہ عرض مین ہو یا طول مین اور امید ہے کہ شاید اسقدر تعرض کچھ مضر نہو - محرر سطور کہتا ہے اسقدر تعرض سے بھی احتراز اولے ہے احتیاط اسی مین ہے تاکہ پوری پوری اتباع سنت میسر ہو کیونکہ آپنے فرمایا اوفروا

یعنی اعفوا اللحٰی ترکہا علی حالہا ۔ یعنی اپنی اصلی
حالت پر چھوڑ دو کچھ قطع نہ کرو ۔ انبیاء سابقین اور اونکے سردار خاتم
النبیین صلوات اللہ علیہم اجمعین اور اصحاب و تابعین و اولیاء و شہداء و
علماء و حفاظ المحدثین رضی اللہ عنہم اجمعین کا اسی سنت پر عمل رہا ہے سوا سکے
اسکو فطرتی سنت کہتے ہین صحیح مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ فرمایا
حضرت نے دس چیزین فطرت سے ہین قص شارب اعفاء لحیہ مسواک کرنا ناک مین
پانی ڈال کر صاف کرنا ناخن تراشنا انگلیون کے جوڑ دھونا بغل کے بال اوکھاڑنا موے
زیر ناف تراشنا انتقاص الماء یعنی استنجا کرنا اور بعض علماء کے نزدیک اسکے معنی
ہین کہ میانی پر پانی چھڑکنا پیشاب کرنے کے بعد تاکہ قطرہ کا شبہ نہ ہے چنانچہ یہ مضمون
اور احادیث سے بھی ثابت ہے ۔ فطرہ کے معنے مین اختلاف ہے ۔ امام نووی نے
ذکر کیا کہ ابو سلیمان خطابی نے کہا کہ اکثر علماء کے نزدیک فطرہ سنت ہے اور کہا ایسا
ہے ذکر کیا ہے ایک جماعت نے سوا سے خطابی رح کے کہ فطرہ سنن انبیاء صلوات اللہ علیہم
اجمعین سے ہے ۔ اور کہا تورپشتی رح نے فطرہ دین ہے اور سند پکڑی اللہ تعالے
کے اس قول سے فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا درک الارب مین ہے حضرت
کی ریش مبارک بہت گھنی سینہ مبارک بالون سے بھرجاتا تھا لیکن طول معلوم نہین

کسقدر تھا کمال درجہ حسن وجمال کے ساتھ تھی امیر المومنین عمر رضہ اور علی رضہ اور
عثمان رضہ رضی اللہ عنہم اجمعین بہت گھنی داڑھیاں رکھتے تھے کہ سینہ مبارک بھر جاتا تھا
اور شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے حلیہ شریف مین ہے کہ آپکی
ریش مبارک بہت طویل وعریض تھی - اور بیسچم مسئلہ بغل کے بال اوکھاڑنا
سنت ہے اور منڈانا نورہ لگاکر اڑالنا بھی جائز ہے صحیح مسلم مین حضرت سے
دش چیزون کا فطرتی سنت ہونا روایت کیا گیا منجملہ اونکے نتف الابط ہے بنا برین
حدیث امام طحاوی رحمہ حنفی نے کہا اوکھاڑنا مونڈنے سے افضل ہے - حکایت ہے
یونس بن عبد الاعلے سے کہ مین امام شافعی کے پاس گیا اور اونکے پاس شخص
بغل کے بال مونڈ رہا تھا امام شافعی رحمہ نے فرمایا جانتا ہون کہ نتف سنت ہے
لیکن درد کی برداشت نہین ہے معلوم ہوا کہ جنکو ہمیشہ سے عادت نتف کی ہے
اونکو نتف دشوار ہے بوجہ سختی بالون کے - امام غزالی رحمہ نے کہا نتف مستحب ہے
اور صاحب عادت کو سہل ہے اور جسکی عادت حلق کی ہے اوسکو حلق مین حلق ہی
کافی ہے کیونکہ نتف مین اوسے تکلیف ہوگی مقصود اپنے نظافت و نظافت مین ترجیح
ہونا جیسا کہ نتف سے حاصل ہوتا وہ حلق مین بھی حاصل ہوگا - ظاہر کیا اسی
تقریر کو شیخ الاسلام ابن حجر مکی نے بھی اور مدنی نے کہ ہم ہمارے شیخ کو ہمیشہ کرتے
کہ حلق وہی نفع دیگا جو نتف سے لیکن نتف مین یہ حکمت و نکتہ ہے کہ بغل محل
بوے ناخوش ہے کیونکہ وہان انجرے مسامات مین نجس رہتے ہین اور نتف سے
بال کی جڑین بہت ضعیف ہوجاتی ہین اسوجہ سے بو خفیف ہوجاتی ہے وہ عفونت
نہین رہتی اور حلق سے بال کی جڑین سخت مضبوط ہوجاتی ہین اس علت سے
بو زیادہ متعفن ہوجاتی ہے معلوم ہوا کہ اتباع سنت مین ہزارون فائدے ہین
بعض ظاہر بعض مخفی نہین جانتے اونکو مگر اولے الابصار - متبع سنت اس دولت سے مالامال

۵ زیادہ ہین بعض ائمۂ
دین سے آپ کے حالات مین مستقل
کتاب لکھی ہے انہین سے امام سخاوی رح ہین
کا جواہر والدرر فی ترجمۃ ابن حجر رح مین آپکے حالات
لکھے یہ آپ کے شاگرد ہین اسیطرح امام بلقینی نے مستقل
کتاب لکھی ہے اور امام عالی مقام احمد قسطلانی نے رح
صاحب مواہب لدنیہ وارشاد الساری شرح کلان
صحیح بخاری آپ کے خادم وشاگرد ہین امام شوکانی نے
رحمہ اللہ نے بدر الطالع مین آپکی بہت مدح و ثنا کی ہے
سنہ ۸۵۲ھ ہجری مین رحلت فرمائی رضی اللہ تعالی عنہ
۱۲ ق (فـــ) صحیح بخاری شریف کی شرحین
ساٹھ سے کچھ اوپر ہوئی ہین اونمین سے ایسی
شرحین بہت کم ہین کہ ایک جلد دو جلد مین ہون
بہت سی شرحین دس جلد مین اور بعضی بیس جلد
ہین اور بعضی چار پانچ جلد مین اور صاحب قاموس
کی شرح چالیس جلد مین ہے ان سب مین
اعلیٰ درجہ فتح الباری شرح صحیح البخاری کا ہے
جسے امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ
نے تصنیف کیا ہے

[illegible]

مقید ع اول اس سے محروم مولوی فتح محمد تائب کا یہ شعر خوب ہے۔ شوق رکھہ سنت
گرامی سے + ہے شرف اُنکی غلامی سے + جو کوئی پیرو رسول نہین + لاکہ طاعت کرے
قبول نہین امام نووی رح شرح صحیح مسلم مین فرماتے ہین نتف بالاتفاق سنت ہے اور نتف
افضل ہے جسکے ہو سکے اور حلق و نورہ بہی جائز ہے - اور بعض کے نزدیک اگر کوئی
اور صورت ازالہ کی نہ ممکن ہو تو کترنا بہی اس قیاس پر جائز ہے بہر طور ازالہ موے
بغل ضروری امر ہے ادب ششم مسئلہ حلق حلق عانہ سنت ہے صحیحین مین
ابی ہریرہ رضہ سے روایت ہے حضرت نے فرمایا ہی پانچ چیزین فطرہ سے ہین ختان، استحداد
قص شارب تقلیم اظفار نتف ابط - کہا امام نووی رح نے استحداد حلق عانہ کو کہتے ہین
اسکا نام استحداد اسواسطے ہے کہ اسمین استعمال حدید ہے یعنے موسی (جسے استرہ کہتے ہین)
اور حلق عانہ سنت ہے اور مراد اوس سے نظافت ہے اس موضع کی اور حلق افضل ہے
(اتباعًا للسنۃ) اور نتف و قص اور نورہ بہی جائز ہے اگر حلق ممکن نہو اور عانہ سے
وہ بال مراد ہین جو ذکر اور اوسکے اطراف مین ہوتے ہین ایسا ہی قبل عورت اور
اوسکے اطراف کے بال اور منقول ہے ابی العباس بن سریج سے کہ مراد وہ بال ہین جو
اطراف حلقہ دبر مین پیدا ہوتے ہین پس حاصل ہوا اس مجموع سے کہ سب
بال جو قبل و دبر اور اون دونون کے اطراف ہون اونکا حلق (یا ازالہ جس طرح
ہو سکے) مستحب ہے - طبًا عورتون کو نتف مردون کو حلق مفید ہے کیونکہ حلق
بہی نورہ مضعف اور عورتون کو نتف مفید لغرض لطافت موضع ہے - اور امام
احمد رح سے ایک قول ہے کہ اگر مقراض سے بہی کترلے تو جائز ہے - بہر طور مردون کے
حق مین حلق افضل ہے اگر یہ ممکن نہو تو جسطور سے ازالہ ہو سکے کرے ترک ازالہ
ممنوع ہے چالیس روز کے اندر اندر ضرور ہے کہ ازالہ کرے ورنہ اشد ممنوع
مکروہ ہے جیسا کہ جلد ۲ مین اسکا بیان پیشتر گذرا ادب ہفتم مسئلہ ناخن تراشنا

سنت و فطرۃ سے ہے جیساکہ صحیحین کی حدیث سے معلوم ہوا اور مستحب ہے کہ جانب راست سے تراشے - اور جسقدر حدیثین اسکے فضائل و تعیین اوقات مین وارد ہوئے ہین اور جو حدیثین وقت معینہ کے خلاف خاصکر بدھ کی روز تراشنے کی ممانعت مین یا فضیلت مین وارد ہوئے ہین سب کی سب موضوع و باطل ہین جو چاہے کتب موضوعات امام شوکانی و ملا علی قاری حنفی و علامہ ابن طاہر حنفی وغیرہ سے کے مصنفات کو ملاحظہ کرے انکے معاینہ سے بہت بڑے فائدے ہین منجملہ اوسکے یہ بھی ہے کہ ملاؤن کے وعظ اور صوفیہ اور زمانہ حال کے مشائخ اور پیرجی صاحبان کے رسائل کی قلعی کھلتی ہے علمار کے مصنفات کا حال معلوم ہوتا ہے کہ کون اس بحر کا غواص اور کون ناآشنا ہے - علامہ ابو الحسنات رح نے موضوعات ابن الجوزی رح مع تعقبات سیوطی رح طبع کرا دے جزاہ اللہ تعالے - **ادب ہشتم مسئلہ** ختنہ کرنا سنت و فطرۃ سے ہے چنانچہ حدیث صحیحین مین وارد ہے جیساکہ پیشتر لکھا گیا - اول جسنے ختنہ کیا ابراہیم علیہ السلام ہین (کما مر) ابو الحسنات رح نے تعلیق مین لکھا کہ اسی سال کی عمر تھی (کما فی الصحیحین) کہ اپنے موضع قدوم مین ختنہ کیا - اور لکھا کہ ابن حبان کی روایت مین ہے کہ ایکسو بیس ۱۲۰ سالکی عمر مین ختنہ کیا بعدہٗ اسی سال زندہ رہے ابراہیم علیہ السلام سے ابتک یہ سنت جاری ہے کوئی کلمہ گو ایسا نہین کہ اسے ترک کرتا ہو البتہ بالغ نو مسلم اس سے محروم رہتے ہین کہ اب اس سن مین ہمکو ضرور نہین ابراہیم علیہ السلام کے حال کو نہین دیکھتے کہ کس عمر مین ختنہ کیا - ختنہ کرنا امام مالک امام ابو حنیفہ اور اکثر علمار کے نزدیک سنت ہے اور امام شافعی اور اکثر علمار کے نزدیک واجب ہے اسواسطے کہ ختنہ شعائر اسلام سے ہے - امام ابن شریح رح نے کہا ستر عورت واجب ہے بالاتفاق پس اگر ختنہ کرنا واجب نہوتا تو اس فعل کیواسطے کشف عورت جائز نہوتا پس جواز کشف دلیل ہے وجوب کی - امام شافعی کے نزدیک عورت پر ختنہ کرنا واجب

ف - یہ مین شک نہین کہ آپ اسوقت کے مجدد اور مجتہد ہین کیونکہ جو صفات جامع دیانت ان منصبون کے صحیح سننے بیان کیئے ہین آپ مین اوس سے زیادہ موجود ہین لیکن تعصب نے بعضون کو اندھا کر رکھا ہے کہ ایسے چشمہ فیض کو غنیمت نہین جانتے ۱۲

اسقدر کہ قطع کرے وہ ادنی جزاوس جلد کا جو اعلا فرج پر ہے - اور مرد اسقدر قطع کرے کہ حشفہ یعنے سر ذکر کھلجاوے - اور اختلاف ہے اوقات ختان مین بعض کے نزدیک بلوغ سے پہلے ولی پر ختنہ کرنا واجب ہے - اور کہا بعض نے مستحب ہے ختنہ کرنا یوم ولادت سے ساتوین روز کہا امام نووی نے کہ اگر انسان غیر مختون مرے تو صحیح یہ ہے کہ اوسکا ختنہ نہ کیا جاوے دوسرا قول بعض کا یہ ہے کہ ختنہ کیا جاوے صغیر ہو یا کبیر - تیسرا قول یہ ہے کہ کبیر کا کیا جاوے اور صغیر کا نہ کیا جاوے - فائدے ظاہری ختنہ مین یہ ہین کہ اوس موضع مین میل نہین جمتا قطرہ نہین رہتا جماع مین لذت زیادہ ہوتی ہے - محرر سطور کہتا ہے کہ اس فقیر کو امام شافعی کی دلیل وجوب ختان اسنادپر اطلاع نہین ہوئی سنن ابی داؤد مین ام عطیہ انصاریہ سے مروی ہے ایک عورت مدینہ مین ختنہ کیا کرتی تہی عورتون کا تو فرمایا رسول اللہ صلعم نے بہت جہکا کر ختنہ مت کیا کر (یعنے جلد موضع ختان حد سے زیادہ مت تراش) کیونکہ اوسمین حظ ہوتا ہے عورت کو اور پسند ہوتا ہے خاوندکو - امام ابو داؤد جو اس حدیث کے مخرج ہین کہتے ہین کہ یہ حدیث قوی نہین - شاید امام شافعی رح کے نزدیک اسکے سوا کوئی اور دلیل ہوگی یا یہی حدیث بذریعہ رواۃ ثقاۃ پہونچی ہوگی واللہ اعلم بالصواب **ادب نہم مسئلہ** خضاب کرنا سنت ہے آنحضرت صلعم وصحابہ رضہ کے قول وفعل وتقریر سے ثابت ہے مولانا ابو الحسنات نے تعلیق مین لکھا کہ دیلمی نے روایت کی انس سے کہ اول جسنے حنا وکتم سے خضاب کیا ابراہیم علیہ السلام ہین - صحیحین مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا البتہ یہود اور نصاری نہین رنگتے ہین (یعنے خضاب نہین کرتے) پس تم اونکی مخالفت کرو - یعنے خضاب کرو - صحیح مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ ابو قحافہ فتح مکہ کے روز آئے اور سر و ڈارہی اونکی ایسی سفید جیسے ثغامہ پس حضرت صلعم نے فرمایا بدلو اوسکو کسی چیز سے اور بچو سیاہ رنگ سے - اس سے پایا جاتا ہے کہ سیاہ رنگ کے سوا سب رنگ جائز ہین - اور امام ترمذی نے ابو ہریرہ سے

روایت کی فرمایا رسول اللہ صلعم نے بدلو صورت بڑھاپے کی اور مت مشابہت کرو یہود کی
یعنے وہ خضاب نہین کرتے تم بھی نکرو گے تو مشابہت ہوگی - کہا امام ترمذی نے اسباب مین زبیر و
ابن عباس و جابر و ابی ذر و انس و ابی رمثہ و جہدمہ و ابو الطفیل و جابر بن سمرہ و ابی جحیفہ
و ابن عمر سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے - اور ترمذی کی دوسری روایت مین ہے
کہ بہتر شے جس سے تم بڑھاپی کی صورت بدلتے ہو حنا و کتم ہے - کتم کے معنی مین اختلاف ہے
بعض کے نزدیک برگ نیل ہے اور بعض کے نزدیک ایک قسم کی گھانس ہے جو وسمہ کے ساتھ
ملائی جاتی ہے - اگر کتم سے برگ نیل ہی مراد لیجاوے تو لازم ہے کہ صرف حنا لگا دین یا صرف
کتم یا دونون کو باہم مرکب کرکے اور ایسا نکرین کہ اول مہندی لگا دین بعدہ اوسکو دہو کر
کتم لگا دین کہ اس ترکیب سے خالص سیاہ رنگ پیدا ہوتا ہے جو اشد ممنوع و مکروہ اور
بعض کے نزدیک حرام ہے اور واقعی اوسکی حرمت مین کیا شک ہے کہ جسکا نتیجہ حدیث مین
یہ وارد ہوا ہے کہ جنت کی بو تک نہ سونگھے گا یعنے اندر جانا تو یکطرف آس پاس بھی
نہ پھٹکنے پاویگا - اب خواہ مکروہ سمجھو یا حرام مگر صحیح حدیث مین اسکا عوض وارد
ہوا ہے (اللہم احفظنا) کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین مذہب ہمارا یہ ہے کہ

ایمان و اسلام کا خضاب سرخ یا زرد اول جنے سیاہ خضاب کیا فرعون ہے یعنی یہ ایجاد اوسکی ہے امام طبرانی نے روایت کی کہ آپ حکم کرتے تھے بال کے رنگ بدلنے کا عجمیون کی مخالفت کیواسطے غرضکہ جا بجا احادیث سے تاکید خضاب و حکم اجتناب عن السواد صاف صاف ثابت ہے ۱۲ ق

۴ خضاب سیاہ [illegible] حرام ہے [illegible] باتفاق [illegible] مین [illegible] احادیث [illegible] خضاب سیاہ [illegible] حدیث [illegible]

۳ مسائل [illegible] چنانچہ عادت [illegible] حدیث [illegible] فرمایا امام شوکانی نے [illegible] الاحادیث الصحیحہ [illegible] خضاب [illegible] احادیث صحیحہ [illegible] وارد ہوا ہے اور امام احمد نے [illegible] روایت کیا کہ خضاب الاسلام و خضاب الایمان الحمرۃ ۲

که خضاب شیب کا مستحب ہے مرد و عورت دونون کیواسطے زرد رنگ کا ہو یا سرخ کا سوائے
سیاہ رنگ کے کہ وہ حرام ہے بمذہب اصح اور کہا قاضی عیاض نے اختلاف ہے خضاب
اور جنس خضاب مین - بعضون نے کہا خضاب نہ لگانا افضل ہے اور روایت کین حدیثین
تغیر شیب مین اور کہا کہ حضرت نے خضاب نہین کیا - اور کہا بعضون نے خضاب افضل ہے
کہ آنحضرت وصحابہ نے اور تابعین نے خضاب کیا ہے جنس مین یہ اختلاف ہے کہ اکثر سلف
زرد خضاب کرتے تھے اور ایک جماعت نے حناو کتم سے خضاب کیا (یعنے سرخ) اور بعض
نے زعفران سے - اور ایک جماعت نے سیاہ رنگ سے - محرر سطور کہتا ہے خضاب بسواد
کی خبرین یا موضوع وضعیف ہین اور یہ قابل استدلال نہین اور بفرض صحت بھی قابل
احتجاج نہین کیونکہ خبر موقوف یعنے صحابی کا قول ہو یا فعل مقابل مین حدیث صحیح مرفوع
کے لائق حجت نہین ہوتا چنانچہ بیشتر بیان اسکا گذرا ہے چہ جائیکہ یہ خبر مخالف ہو اوس
حدیث مرفوع کے جو صحیحین مین ہے جسکا معارضہ و مقابلہ سنن اربعہ کی صحیح حدیثین بھی
نہین کر سکتین اور اگر بسند صحیح ثابت بھی ہو جاوے کہ بعض نے خضاب سواد کیا ہے
جیسا کہ سعد رض اور حسین رض بن علی رض کے نسبت مروی ہے کہ وہ دونون سیاہ خضاب
کرتے تھے تو ہم کہین گے کہ شاید اونکو اسکی ممانعت نہین پہونچی اور یہ ممکن ہے اور کثیر الوقوع
کہ صدہا صحابہ رض کو ہزارہا حدیث نہ ملین بوجہ عدم تدوین احادیث اور یہ محال ہے کہ باوجود
مطلع ہونیکے ایسے جلیل القدر صحابہ فعل منہی عنہ پر مصر ہون - حالانکہ خبر سعد رض اور
حسین رض غیر صحیح ہے - کہا امام طبرانی رح نے صواب یہ کہ اجازت و ممانعت خضاب
دونون صحیح ہین اور انمین تناقض نہین بلکہ بات یہ ہے کہ امر خضاب اوسکے واسطے
ہے جسکا شیب ابی قحافہ کے مثل ہو اور ممانعت اوسکے لئے ہے جسکے بال بالکل سفید
نہون کھچڑی ہون - اور کہا امام نووی نے صحیح تو یہی ہے جو اول ہمنے ذکر کیا موافق
سنت کے یعنے یہہ کچھ ضرور نہین کہ بال سب سفید ہون تب ہی خضاب کرے - ملا علی قاری

[illegible]

وارد ہوا ہی تعجب ہو ان پر
وجوب اجتناب پر ہے تعجب نہیں واجب ہی کہ سیاه
خضاب سے عذر کرین اور یہ ظاہر ہو کہ ترک واجب
گناه کبیره ہی کہیں سیاه خضاب کو گناه کبیره ہی سوا اسکے ائمہ نے اسکو حرام
کہا ہی اور امام ابن حجر مکی نے ایک رسالہ بنایا ہی جس میں خضاب سیاه کو کبائر سے شمار
کیا اور یہی حق ہی جیسا کہ علامہ عصر ابی الحسنات نے تعلیق میں لکھا ہے کہ وعید
جسقدر احادیث صحیحین کے علاوه اور کتب میں ہین اور جسقدر ائمہ نے وعید شدید
اور تحریم خضاب سواد کے وارد ہوئی ہے احادیث صحیحین کیطرف سے ہی ہین اور [illegible]
و روایات نصوص کرنا چاہئے کیونکہ ارتکاب خضاب سواد ترک واجب ہی اور ترک واجب
گناه کبیره ہی اور جسقدر وعید شدید ہوتی ہین اور جس درجہ حرمت میں اسکے کلام ہین
[illegible] اور جہاد وغیره امور ہین باطل ہی بعض صحیح دلائل صحیحہ ہی
تجویز ہو بھی کہ کوئی حدیث کیسی ہی اعلی درجہ کی صحیح و قوی ہو احادیث نافی الصحیحین
کا معارضہ و مقابلہ نہین کر سکتی اور اگر فرض کرو کہ [illegible] بس
مع الفارق [illegible] نصوص تحریم صادق ہی تو یہ وہم کیسا کہ حدیث ہو کہ خضاب [illegible]
جالسین و [illegible] جوامع وصحاح میں ہین مستثنیات طرق صحابہ اور
تابعین سے مروی ہین اور لطف یہ کہ صحیحین میں بھی موجود ہین کہ علماء احکام
متواتر کہا ہی اور متواتر [illegible] متواترات سے بدرجہا ارجح قابل عمل و [illegible] ہی و
اسکی مخالفت لائق تاویل و تطبیق ہی [illegible]
عدم تطبیق عمل ارجح ہے [illegible]
[illegible] صحیحین

اور وه کتب / حدیث نافی [illegible] / مثبت اتفاق تایم / صحیح ہا فی الصحیحین / سکے قاعده سے یہ / حدیث مثبت کی / ترجیح ہو بر عکس / جیسی کہ یہ بات / کہ حدیث خضاب / سیاه متعارض ہی / وجنبوا السواد کے / یعنی خضاب سیاه کی / اجازت ہو ممانعت / دونون باہم متعارض / ہین تو ہم [illegible] تعارض / کیواسطے بھی یہ / شرط ہی کہ متعارض / کا درجہ برابر ہین کوئی / مسئلہ ایسا ہو [illegible]

[illegible]

حنفی نے مرقاۃ شرح مشکوۃ مین لکھا ہے کہ بہت ظاہر میرے نزدیک یہ بات ہی کہ احادیث
نفی محمول ہین خضاب راس پر اور اثبات اوسکا ڈاڑھی کے سفید بالون پر واللہ اعلم
حاشیہ ابن ماجہ مین ہے والاکثر تدل علی تحریم الخضاب بالسواد - امام مالک رح نے موطا مین
ایک قصہ روایت کیا اوسمین ہی کہ عائشہ رض نے کہلا بھیجا کہ ابو بکر صدیق رض خضاب کیا کرتے تھے
کہا امام مالک رح نے معلوم ہوا کہ حضرت نے خضاب نہین کیا ورنہ عائشہ رض یہی کہلا بھیجتین
لیکن ابن عمر رض سے روایت ہے کہ زرد خضاب اور ابو رمثہ اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے
کہ سرخ خضاب متعدی کا آنحضرت نے کیا - لیکن حضرت عائشہ رض و انس کا انکار بہ عدم تقویت
اور انس رض کا یہ کہنا کہ حضرت خضاب کے زمانہ تک نہین پہونچے اور بالون کا رنگین ہونا
کثرت استعمال طیب سے تہا - اور جابر بن سمرۃ رض سے نسائی مین مروی ہے انسے دریافت کیا
گیا حال حضرت کے بالون کی سفیدی کا جواب دیا جب آپ تیل لگاتے سفیدی نہ معلوم
ہوتی اور جب نہ لگاتے تو معلوم ہوتی یہ سب اقوال اسپر دال ہین کہ آپ نے کبھی خضاب
نہین کیا الا الشاذ و نادر - ابن ماجہ مین ہے ام سلمہ رض نے عثمان بن وہب کو موے مبارک
آنحضرت دکہلائے مخضوب بحنا وکتم تھے اور صحیح بخاری مین ہے مخضوب تھے اور اسمین کلام
نہین کہ یہ غالباً وہی بال ہین جو تقسیم ہوے تھے یعنے سر کے - تو اب بعض نے یہ تاویل کی ہی
کہ آپ سر پر استعمال طیب وحنا بوجہ درد سر کے کرتے تھے نہ بغرض خضاب اور یہ بہی احتمال ہی
کہ بالون کی سرخی اصلی ہو جیسا کہ بعض بالون مین میلان سرخی پایا جاتا ہے - مگر یہ تاویلین
ناتمام ہین اور جواب اون صحابہ کی خبرون کا جو خضاب آنحضرت کے راوی ہین اور جنہین خود
دیکھکر بیان کیا ہے کچہ نہین بن پڑتا - کہا ملا علی قاری حنفی نے اور صحیح وہی ہی جو صاحب
نہایہ نے کہا ہے البتہ مختار یہی ہی کہ رسول اللہ صلعم نے کبھی کسی وقت خضاب کیا اور اکثر
اوقات ترک کیا پس جسنے جو دیکھا اوسکی خبر کی اور وہ صادق ہے اور اسی طرح تطبیق
دی امام نووی رح نے جیسا کہ گذرا - اور لکھا علامہ ابو الحسنات رح نے تعلیق ممجد مین لیکن

۵ اور حدیث خضاب زرد وبا سرخ اور حنا وکتم کی ان ائمہ ثقات عالی درجات نے اپنی مصنفات مین بیان کی ہی بخاری - مسلم - احمد نسائی - ابی داود - ترمذی ابن ماجہ - حسن بن سفیان - ابن ابی عاصم - بغوی باوردی - ابن قانع وابن السکن - طبرانی ابن حبان - بیہقی ابن عدی - خطیب ساوی - بزار ابو نعیم - ابو یعلی ابن عساکر - ابن سعد دیلمی - شیرازی وغیرہ ابن جوزی نے بعض سیاہ خضاب کی ممانعت بھی بیان کی ہی اور زرد وسرخ اور حنا وکتم کا استعمال بیان کیا ہی امام ربانی محمد بن حسن شیبانی نے [illegible] بیان فرمایا

خضاب سواد پس غیر جائز ہے کیونکہ روایت کی امام ابو داود و نسائی و ابن حبان و حاکم نے اور کہا حاکم نے صحیح الاسناد ہے ابن عباس سے مرفوعاً کہ آخر زمانے مین ایک قوم ہوگی کہ سیاہ خضاب کریگی جیسے سینے کبوترون کے نہ سونگھینگے وہ لوگ بو جنت کی اور ابن جوزی رح کا اشارہ کرنا اسکے ضعف پر کچھ ٹھیک نہین کیونکہ اونہون نے سند لی ہے حدیث سعد رض و حسین سے حالانکہ یہ صحیح نہین پس شاید اون دونون کو یہ حدیث (منع خضاب سواد) نہ پہونچی ہو۔ اور کلام ہونا اوسکے بعض رواۃ پر ایسا نہین کہ اوسکو محل احتجاج سے خارج کردے اور اسی وجہ سے ابن حجر مکی نے رسالہ زواجر مین خضاب بالسواد کو کبائر سے شمار کیا ہے اور اسی کی تائید کرتی ہو وہ خبر جو امام طبرانی نے مرفوعاً ابی الدرداء سے روایت کی ہو کہ آنحضرت نے فرمایا جسنے سیاہ خضاب کیا اللہ تعالے قیامت کے دن اوسکا منھ سیاہ کریگا۔ اور امام احمد نے روایت کی بدل دو صورت بڑھاپے کی اور بچو سیاہ خضاب سے اور روایت ابن ماجہ جسمین یہ مضمون ہو سیاہ خضاب بہتر ہو کہ تمہاری طرف عورتین راغب اور تمسے تمہارے اعدا خائف ہوتے ہین ضعیف ہو اسکی سند مین بہت ضعیف راوی ہین تو یہ حدیث نہین معارضہ کرسکتی روایات صحیحہ کا اور اسی حدیث ضعیف سے بعض فقہاء نے جہاد مین خضاب سیاہ کا جواز لکھا ہے (ابو الحسنات) محرر سطور کہتا ہے حالانکہ سیاہ خضاب بہرحالت ممنوع اشد مکروہ بلکہ حق یہ کہ حرام ہے جسکی جزا کی حضرت نے یہ بشارت دی کہ بوے جنت نہ سونگھینگے اور اللہ تعالے بروز قیامت اوسکا منھ سیاہ کریگا اللہ تعالے سب کو توفیق توبہ نصیب کرے (آمین)

ادب دہم مسائل متفرقات زینت

مسئلہ عورتون کو مہندی لگانا مستحب ہو سنن ابو داؤد مین عائشہ رض سے روایت ہے کہ ہند بنت عتبہ نے کہا یا نبی اللہ مجھسے بیعت لیجیے تو آپ نے فرمایا جبتک تو اپنے ہاتھون کا رنگ نہ بدلے گی مین تیری بیعت نہ لونگا تیری دونون ہتیلیان تو گویا درندہ کی ایسی ہین ۔ یہ اسواسطے فرمایا کہ مہندی ضرور لگا دے مردونکی مشابہت نکرے

ورنہ مثل مردون کے عورتون کی بیعت مین دست بدست بیعت نہین لیجاتی زبانی معاہدہ ہوتا ہے اور حالانکہ بوجہ معصومیت اسکو جائز تھا اور ہمارے ان پیران زمان ومشائخ دوران کو بوجہ عدم معصومیت یہ فعل جائز نہین مگر خود بدولت آپکو فرشتہ سمجھتے ہین بیعت کے علاوہ فاسقہ عورتون سے پاچپی کراتے ہین - اور ابو داؤد و نسائی مین عائشہ رض سے مروی ہے، ایک عورت نے پردہ کی اوٹ سے اشارہ کیا اور اوسکی ہاتھ مین کتاب تھی (یعنے کتاب حضرت کو دینی لگی) رسول اللہ صلعم نے اپنا دست مبارک کھینچ لیا اور فرمایا مین نہین جانتا مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا ہاتھ ہے عورت نے عرض کیا کہ عورت کا ہاتھ ہے اپنے اوس سے فرمایا اگر عورت ہوتی تو اپنے ناخونون کو مہندی سے رنگتی یعنے ہاتھ نہ سہی ناخن ہی سہی کچھ تو عورت ومرد مین فرق رہے - حضرت عائشہ رض مہندی اسواسطے نہ لگاتی تھین کہ حضرت کو اوسکی بو ناپسند تھی اور دوسری عورتون کے بارہ مین فرمانا کچھ مضائقہ نہین جیسا کہ ابو داؤد مین کریمہ بنت ہمام سے مروی ہے مسئلہ مرد اگر ہاتھ پانو مین مہندی لگاکر تاکہ عورت کے مشابہ ہو تو وہ مخنث قابل شہر بدر ہے اور حدیث مین ایسے مرد پر جو عورت کے مشابہت کرے اور ایسی عورت پر جو مردون سے تشبہ پیدا کرے لعنت وارد ہوئی ہے، سنن ابی داؤد مین ابی ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم کے روبرو ایک مخنث لایا گیا دونون ہاتھ اور پانون اوس نے مہندی سے رنگے تھے فرمایا رسول اللہ صلعم نے کیا حال ہے اسکا لوگ بولے تشبہ کرتا ہے یہ عورتون کے ساتھ پس حکم دیا اوسکے واسطے رسول اللہ صلعم نے پس نکالا گیا نقیع کی طرف تو آپسے کہا گیا کیا ہم اوسکو قتل کر دین آپ نے فرمایا مین نمازیون کے قتل کرنے سے منع کیا گیا ہون - معلوم ہوا کہ مخنث بوجہ نماز کے قتل سے بچگیا مسئلہ مردون کو حمام جانے کی اجازت اور عورتون کو سخت ممانعت ہے - سنن ابو داؤد و ترمذی دوارمی مین ام المومنین عائشہ سے مروی مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مردون اور عورتون کو حمام جانے سے منع کیا پھر رخصت دی

بقیہ صفحہ ۴۱ [illegible] ولیکن خضاب کرنا سفید بالون کا پس تحقیق وارد ہوئی [illegible] خضاب کے مشروع ہونے کی تاکید جیسا کہ صحیحین وغیرہ مین حدیث ابی ہریرہ [illegible] نے فرمایا تحقیق یہود و نصاریٰ نہین خضاب کرتے ہین

مردون کو کہ تہبند باندہکر جاوین اور روایت ہے سالم سے کہ حضرت عائشہ رض کے پاس کچہ عورتین
اہل حمص کی ائین حضرت عائشہ رض بولین شاید تم وہی ہو کہ عورتین تمہارے یہان کی حماموںمین
جایا کرتی ہین وہ بولین ہان عائشہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلعم کو سنا آپ فرماتے تہے
کوئی عورت ایسی نہین کہ اُتارے اپنے کپڑے اپنے شوہر کے سوا اور گہر مین مگر یہ کہ پہاڑ ڈالا اوسنے
وہ پردہ جو اوسکے اور اوسکے رب کے درمیان تہا۔ ابی داؤد مین ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلعم نے فرمایا بہت جلد تمہارے واسطے ارض عجم فتح ہوگی اور اوسمین تمکو وہ گہر ملینگے جنکو حمام
کہتے ہین تو اوسمین دو مرد بغیر تہبند کے نجاوین اور عورتون کو اُنمین جانے سے منع کرو مگر بیمار و زچا
سنن نسائی و ترمذی مین جابر رض سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے جو ایمان رکہتا ہو اللہ اور
پچہلے دن پر تو نہ بہیجے اپنی عورت حمام مین اور جو ایمان رکہتا ہو اللہ اور پچہلے دن پر تو نہ داخل
ہو حمام مین بغیر ازار کے اور جو ایمان رکہتا ہو اللہ اور پچہلے دن پر تو نہ بیٹہے اون لوگون کے دسترخوان
پہ جسپر دور چل رہا ہو شراب کا مسئلہ ران چہپانا چاہیئے جرہد سے روایت ہے کہ نبی صلعم گذرے
اونکے پاس سے اور وہ ران کہولے ہوے تہے تو آپنے فرمایا ڈہانک لو تم اپنی ران کیونکہ ران
عورت ہے۔ امام مالک رح کے سوا اکثر علماء کے نزدیک ران عورت ہے روایت کیا اس حدیث
کو امام ابی داؤد رح و ترمذی رح نے اور کہا ترمذی نے حسن ہے مسئلہ تیل لگانا سنت ہے
شمائل ترمذی مین ہے کہ حضرت اپنی بالون کو تیل سے خوب تر رکہتے تہے۔ اور ابو قتادہ اور
جابر کی حدیث پہلی بیان ہوئی مسئلہ سرمہ لگانا سنت ہے سنن ابی داؤد مین ابن عباس رض
سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے تم سفید رنگ کے کپڑے پہنا کرو اسلیے کہ یہ بہتر کپڑے تمہارے
سب کپڑون مین ہے اور اپنے مردون کو اوسمین کفنایا کرو اور تمہارے لئے اثمد بہت اچہا
سرمہ ہے آنکہ کی روشنی زیادہ کرتا ہے اور پلک کے بال اوگاتا ہے (یعنے سرمہ اصفہانی)
اور ترمذی مین ابن عباس رض سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا تم اثمد لگاؤ کہ وہ صاف کرتا ہے
بینائی کو اور اوگاتا ہے پلکون کو اور کہا کہ آپکے ایک سرمہ دانی تہی کہ اس سے آپ سرمہ

خضاب کا حکم

شیخ یابین اور وہ حدیث

جمیع ذراری کے سفید بالان کو کہا ہے کیونکہ وہ نور

ہاں مسلم کی حدیث امام احمد و ابوداؤد و نسائی و ترمذی و ابن ماجہ

وابن حبان نے روایت کیا اور کہا امام ترمذی نے حدیث صحیح ہے مشروعیت

خضاب کی اس سے ثابت ہے کیونکہ تبدیل ثابت ہے صحیح کی کردہ نور عدم جواز

خضاب ہو دال نہین کیونکہ نور اوسکا بعد خضاب کے اوس نور سے زیادہ

سیاہ بال خضاب کا ہے اسطرح کہا ہے کہ احادیث سے صاف معلوم

ہوتا ہے کہ امر سفید بالون کا اور یہ نہایت ہے اور اسکا خضاب کرنا

کیونکہ سنت مو زبیج کہ سفید بالون کو دو رنگ دینا ہے تاکہ کوئی پیدا

نہ سمجھے کہ جوان جانتے دوسرے کہ ایک قسم کی حیلہ کرنا

سفید بالون سے کے ساتھ گناہ کرنا اسپر تہ سے اگ بہت مشکل ہے

اور سفید بال اشارہ بھی ہین نور سپید ہوت کا اور اس امر کا اس حالت کا

مرد کو اور عالت جسمین موت سے ... یہ بال نکل آئے

کے سبب ... خضاب ... سفید ... کے ... دونون مین ... ہین

خضاب کے ... بشاشت ... زیادہ مشکل ... بعد ... شریعت ... ہو جاوے ... رنگ صحیت

کو دور ... بلکہ ... مقصد ... سفید ... جسکا ... شریعت ... ابتدا

تاسب ... سیاہ ... اسکے ... خضاب ... کی ...

ہے جسکا بیان ... تا کہ ... ۳

تمت ۳

بالاوین ابھوا اسیکے بعینہ

منظور ہو اگر مشرکین اور اہل کتاب سے

تشبیہ پیدا ہو اسیواسطے فرمایا کہ خضاب کرو اور اونکی بڑی فضیلت

بیان فرمائی کہ فضیلت سابقہ برقرار رہے البتہ اونکی اور دنیا کیونکہ مشرکین یا اہل کتاب

کی موافقت نکرو اور مطلق سفید بالون سے رنگ ڈالنے کو فرمایا

کمی بیشی کی مقدار نہین مقرر فرمائی اسپے بجا اوس نور کے یہ نور ہو بیشک

دونون کا حکم ہے نور علی نور کا مضمون ہو گیا اسواسطے کہ اگر سیاہ

خضاب کا ارشاد ہوتا تو البتہ سیاہ بال ہو جاتے کہ تمیز ہوتی کہ کبھی

سفیدی بھی تھی یا ہمیشہ سے یہ نوجوان ہین اور نور سفیدی بالکل محو

ہو جاتا اور بعض خضاب ہی کا ثواب ہوتا اگر شاید شریعت نے اسمین

نور سمجھا یا کچھ اور مصلحت ہو المراد رسول اور سلف اعلم ہین اسوجہ سے

خضاب سیاہ کی ممانعت فرمائی اور جو رنگ بانور کا ہوتا ہے اوس رنگ کے علاوہ

ہر رنگ کے استعمال کا جواز عطا فرمایا کہ سفیدی سابقہ جو نور ہے

دور ہو جاوے یہ رنگ جو سیاہ ہو اسکے وہ دلالت کرے اور یہ نور کا بیان اب

سفید نہین ہے تو اب یہ خضاب نور علی نور ہوگیا اب اگر وہ سفید بال اون

حسن والا دونون نور سے محروم رہتا ہے جو اس نور کو سیاہ سے ... کا نام

امام ربانی جناب شیخ ... کا کہ سفیدی نور تھی اور سیاہ خضاب نور ... اور

ہوگیا ... اگر کوئی ایسے کہ ... حدیث لا تنتفوا الشیب ...

... سفید بال ... یہ دونون

لگاتی تہے ہر شب تین سلائیان اس آنکہ مین اور تین اوس آنکہ مین ابو داؤد مین ہے
کہ آپنے حکم فرمایا اثمد روح کا یعنے خوشبو دار کیا ہوا مشک سے۔ اور چاہیے کہ سلائی طاق
ہون خواہ طاق ہون ہر ایک مین یا دونون آنکھون مین ملکر اور چاہیے کہ شروع کرے
داہنی جانب سے۔ من اکتحل فلیوتر مسئلہ مستحب ہے کہ ہر کام مین ابتدا جانب راست
سے کیجاوے چنانچہ حدیث عائشہ رض صدیقہ اسپر ناطق ہی جو اس رسالہ مین پیشتر
لکھی گئی (مگر استنجا اور ناک صاف کرنے مین) بقیہ بیان زینت از قسم نعال و لباس
مع اونکے انواع و اجناس کے اس رسالہ کے دوسرے حصہ مین انشا اللہ تعالے لکھا جائیگا
واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلواۃ والسلام علی حبیبہ سید المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

فائدہ اصول فقہ و حدیث مین یہ قاعدہ مقرر ہے کہ قول فعل صحابی کا حدیث صحیح مرفوع کے
مقابلہ مین حجت نہین ہے کہا علامہ محمد طاہر حنفی رح نے مجمع البحار مین والموقوف ما روی عن
الصحابی من قول او فعل متصل او منقطع وہو لیس بحجۃ۔ موقوف وہ ہے جو روایت
کیجاوے صحابی سے سند اوسکی متصل ہو یا منقطع حجت نہین ہے ایسا ہی مقدمہ
جامع ترمذی مین ہے اصح یہی ہے کہ حجت نہین ہے۔ اور امام نووی رح نے مقدمہ
صحیح مسلم مین کہا صحیح جدید قول امام شافعی کا یہی ہے کہ موقوف حجت نہین۔ اور امام
ابن الہمام رح قدوۃ الحنفیہ نے کہا ہمارے نزدیک یعنے حنفیہ کے نزدیک حجت ہے
جبتک کہ سنت کی نفی نکرے یعنے اگر سنت کے مخالف نہو۔ اور امام شوکانی نے
الیمانی رح نے کہا تحقیق مقرر ہوی ہے یہ بات کہ افعال و اقوال صحابہ رض کے حجت نہین ہین
اور کہا مذہب جمہور علمار کا یہی ہے حق یہ ہے کہ اللہ تعالے نے سال امت
کی طرف سوائے محمد رسول اللہ کے کوئی رسول نہین بھیجا اور نہ اونکے سوا کسیکی
متابعت کا حکم فرمایا۔ ایسا ہی سلف کا دستور تھا کہ موقوف کو ترک کرتے اور حدیث
پر عمل کرتے یہ منقول ہے امام شافعی رح سے بواسطہ کتاب ام کے حجۃ اللہ البالغہ مین

اور اسیکے مؤید علامہ ہارون رح حنفی نے قول امام ابن عبد البر رح کا ناظورۃ الحق مین لکھا ہے
اور حق یہی ہے کہ سواے رسول کے کوئی خطا سے معصوم و محفوظ نہین خواہ کوئی ہو اور
کہین ہو اور کیسا ہی ہو وما ینطق عن الہوا ان ہو الا وحی یوحی کسکی شان ہے
اور صفت من یطع الرسول فقد اطاع اللہ مین کون آپ کا شریک ہے۔ جب یہ قاعدہ
اصول معلوم ہو چکا کہ قول و فعل صحابی بمقابلہ حدیث مرفوع حجت نہین تو جو لوگ
انسے کم درجہ کے ہین اونکا قول و فعل کب بمقابلہ حدیث رسول صلعم لائق حجت و تمسک
ہوگا۔ صاحب اتحاف النبلاء نے لکھا کہ امام ابن القیم رح کے فوائد سے ہے کہ ابن
عمر رض حدیث اعفاء لحیہ کے راوی ہین مع ذلک بقدر قبضہ داڑھی رکھتے باقی کترتے
شاید یہ بات حضرت کی حدیث سے ہوگی کہ ابن عمر رض جسقدر قبضہ سے زیادہ ڈاڑھی
ہوتی تراش ڈالتے ولیکن حدیث اعفاء لحیہ اسکی منکر ہے۔ مگر ابن عمر کے اتباع سنت
مین بہت حریص ہونے کی وجہ سے یہ بات پائی جاتی ہے کہ اونکو اسکی رخصت کا علم ہوگا
اور ایک روایت مرسل بیان کی جو ابو صالح سمان تک منتہی ہوتی ہے اور مجوز ہے
قص ما زاد علی القبضۃ کی اور کہا امام احمد و ابراہیم نخعی و شعبی و سفیان ثوری وغیرہم
اسکی رخصت کے قائل ہین۔ محرر سطور کہتا ہے یہ تقریر اول سے آخر تک مشکوک و مخدوش
ہے بچند وجوہ۔ اول یہ کہ فعل ابن عمر رض مختص ہے حج و عمرہ کے ساتھ اسکے سوا غیر
ثابت ہے جیسا کہ صحیح بخاری ابوداؤد نسائی آثار امام محمد رح سے ثابت ہے اور روایت
ابوداؤد کی زیادہ تر صحیح ہے ہمارے دعوے کی اور ثابت کرتی ہے کہ یہ فعل مختص
بہ حج و عمرہ تھا اور ابن عمر رض کے سوا اور صحابہ بھی کرتے تھے چنانچہ جابر رض سے روایت
ہے کہ ہم لوگ لیتے تھے حج و عمرہ کے سوا ہمیشہ ڈاڑھیون کو چھوڑ دیتے تھے معلوم
ہوا کہ یہ بھی اسکے خواص سے ہے اور اگر اس سے نہ احتجاج کیا جاوے بوجہ لفظ
سبال کے مضطرب و محتمل ہونے کے تو شہادت کتب احادیث مرقومہ بالا کافی ہے

اسلئے مختص بحج وعمرہ ہونے پر۔ دوئم فعل موقوف ہے بمقابلہ مرفوع حجت نہین اور
اگر حدیث جابر جو حکماً مرفوع ہو سکتی ہے تمہاری دلیل ہے تو یہی ہمارا دعوے
اختصاص ہے اولیس فلیس ۔ سوم فرض کرو کہ حدیث جابر حکماً مرفوع ہے
یا اثر ابن عمرؓ بوجہ کمال اتباع سنت دال ہے اخذ فعل نبوی پر تاہم حدیث
متفق علیہ جو دال ہے وجوب اعفاء لحیہ پر مقدم ہے بوجہ اصح واقوے واحوط اور قولی
ہونے کے اثر ابن عمر پر چہارم یہ کہ حدیث اعفاء دال ہے وجوب پر اور اثر ابن
عمر حفصت یا جواز پر اور امر مقدم ہے اباحت پر بحکم اصل انہ یقدم الامر علے الاباحۃ
پنجم یہ کہ حدیث اعفاء پر عمل کرنے مین احتیاط ہے اسواسطے مقدم ہے بحکم اس اصل
کے یقدم اقرب الی الاحتیاط ۔ ششم یہ کہ حدیث اعفاء کے مقوی دلائل بہت ہین لہذا
مقدم ہے بحکم اس قانون کے انہ یقدم ما عضدہ دلیل آخر علی ما لم یعضدہ ہفتم حدیث
اعفاء قولی ہے لہذا ولیقدم القول علی الفعل کے حکم سے مقدم ہے ہشتم یہ کہ حدیث
اعفاء مین تصریح حکم عام طور پر بصیغۂ جمع ہے بخلاف اثر ابن عمر کہ مختص وغیر مختص
ہونے مین محتمل غیر مصرح ہے لہذا بحکم قانون انہ یقدم ما کان فیہ التصریح بالحکم علے ما لم
یکن کذالک کے مقدم ہے نہم بوجہ عمل اکثر سلف دہم بوجہ موافق ہونے عمل خلفاء
راشدین کے انہ یقدم ما عمل علیہ اکثر السلف علی ما لیس کذلک ۔ وانہ ان یکون
موافقا لعمل الخلفاء الاربعۃ دون الآخر ۔ غرضکہ دلائل عقلی نقلی بے شمار ہین
بخوف طول ترک کئے اور حدیث ابو صالح سمان مرسل ہے اور یہ بمقابلہ سند غیر
مقبول ہے غرضکہ ڈاڑھی کترنا ذرا سی بھی جائز نہین بحکم حدیث آنحضرت جو کہ صحیح
مین ہے وھو المطلوب فقط



باہتمام جمال محمدی [illegible]

فاعلم ان [illegible] اللحیۃ [illegible]

[illegible] امام [illegible] احفا [illegible] اعفاء [illegible]

[illegible]

نوی والی ہے امام شافعی رحمۃ [illegible]

اعفوا کرتے تھے اور اثرم نے امام احمد کو [illegible]

روایت کیا ہے آپ نے اعفاء شارب [illegible] اور یہ بھی سنت کہتے تھے اور

امام احمد رحمۃ اللہ سے اور امام شافعی رحمۃ اللہ سے احفا و قصر دونوں کا

نقل کیا ہے۔ علامہ ابو محمد رحمۃ اللہ نے معنی میں احفا و قصر دونوں

کو مخیر کیا ہے اور [illegible] امام شوکانی رحمۃ اور امام

نووی رحمۃ اللہ کی تفسیر احفا کو دیکھا ہے کہ احفوا اطال علی الشفتین

احفاء کے معنی ہیں [illegible] استیصال کو کہتے ہیں جیسا کہ

صحاح و قاموس و کشاف اور سائر کتب لغۃ میں ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ نے بعض علما سے احفاء و قصر دونوں کا

مخیر ہونا روایت کیا ہے اور علامہ طحاوی رحمۃ

[illegible] جماعت صحابہ سے احفاء روایت کی ہے

اور علامہ شوکانی امام ربانی [illegible]

خفا ہیں ۱۲ [illegible]

غلط نامہ متن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۲	وصحتہ	الرحمہ	۳۵	۱۴	شارح	شارع
۲	۱۴	علیہ	علیہم	۳۶	۴	ان بکھو	انھکو
۹	۶	[illegible]	[illegible]	۳۷	۷	کثرت	کثرت
۱۳	۱۱	جابر	جابر	۳۹	۱	[illegible]	تحریر
۱۶	۶۰	الاذا اسا	الاوا اسا	۲۸	۱۰	امرو	او فروا
۲۰	۷	مسلم	مسلم	۲۸	۱۱	احوا	ارجو
۲۰	۸	و	او	۳۰	۱۱	فطرہ	فطرت
۲۱	۹	[illegible]	تقلیم	۳۱	۱۴	کم	کم
۲۲	۴	شارب	شارب	۳۱	۲۱	اولی الالکھا	ادلوا الا

غلط نامہ حاشیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۳	ودود	ودود	۳۶	۵	حس	حسن
۹	۱۴	اسکا	اسکے	۳۸	۱۱	بکرد	بکرد
۹	۱۶	حج	حج	۳۳	۱۴	ملک	ملوک
۱۱	۷	سوطی	سوطا	۳۴	۱۹	صحیح	ضخیم
۲۲	۳	فندق	خندق				
۲۳	۲۹	دری	دلی				
۲۳	۳۴	طالسی	طیالسی				
۲۴	۱۰	تحریم	وغیرہم				
۲۴	۱۳	شنوی	سوی				

الحمد للہ کہ آئینہ جمال محمدی
جسے جناب مولوی قربان علی
صاحب نے مسرت درست
فرمایا چھپکر تیار ہوگیا۔